البدر

یعنے

مشاہیر شہداے بدر کی پاک زندگی کا سچا فوٹو و تاریخ عرب و جغرافیہ ملک
عرب کا سچا حال و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی سوانح عمری معہ
حالات غزوات و جنگ بدر و اصحاب بدر کی پوری لایف معہ اسماء و کنیت
و ملائکہ بدر پر سر سید سے اختلاف اور اسکا پورا جواب معہ تحقیق رجال و حالات
ضروری وغیرہ

جسمین سوانح عمری حضرات خلفای اربعہ رضی اللہ عنہم بھی ہے

مرتبہ

ماہر جلیل ظہیر احمد شاہ ظہیری سہسوانی مولف کتب اسلام مقیم بدایون مولوی محلہ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۸۹۸ء

تقریظ جناب عالم المعی فاضل لوذعی منصور باطن شبلی ظاہر ممدوح اکابر واصاغر شمس العلما جناب مولانا شاہ محمد حسین صاحب آلہ آبادی

راقم سطور ایک گمنام شخص ہی نہ علما مین معدود نہ مشایخ کی شمار مین ایسے ہیچمیرز کی راے کیا اور آفرین یا نفرین اُسکی کس مصرف کی مگر یہ ضرور ہی کہ علم کے جمال بے زوال کا فریفتہ اور اُسکے حُسن دلفریب کا شیفتہ ہون تجلی محبوب کسی پیرایہ مین ظہور کرکے سامنے آئے عاشق دلدادہ سے بدون اَشْهَدُ اَنْ لَاحَبِيْبَ اِلَّا اَنْتَ کہے کیونکر رہاجاے اِسوقت میرے سامنے علم کا ہلال جمال بدر ہوکر پیش نظر ہی جسکی نور وضیا روشنگر بصیرت وبصر ہی یعنے رسالہ بدر میرے مکرم معظم مولوی ظہیر احمد شاہ صاحب کا تصنیف کیا ہوا میرے مطالعہ سے گذرا - اُردو زبان مین آجتک مین نے تو ایسی کتاب دیکھی نہ سنی تحقیق مین انتخاب تدقیق مین لاجواب متاخرین ومتقدمین کی تحقیقات کا لب لباب تعجب تو یہ ہی کہ ہر بدر کے لیے اول ہلالیت لازم ہی یہ حیرت انگیز بدر ہی کہ ابتدا ہی سے بدر ہوکر عالم افروز ہوا اور اپنی خداداد روشنی سے جہالت کا ظلمت سوز ہوا میرے نزدیک اس زمانہ میں ایسی تصانیف کا ہونا کمال نفع بخش ہی نہین بلکہ ایسے رسالون کی مسلمانون کو بے انتہا ضرورت ہی مصنف نے جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا محض معمولی تصنیف نہین کی بلکہ اہل اسلام کے لیے خصوصًا تشنہ کامان علم کا ایک سرچشمۂ فیض جاری کر دیا - مین نے نہایت عجلت مین بے اختیار یہ چند سطرین کتاب کے اصلی حالات مین لکھی ہین =

تقریظ جناب شمس العلما مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڈھ فیلو الہ آباد یونیورسٹی =

مین نے اس رسالہ کو اجمالی طور سے دیکھا - مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایک مفید رسالہ ہی - اور معقول اسلوب کے ساتھ لکھا گیا ہی - مصنف نے اصحاب بدر کی تحقیق مین نہایت محنت اور جانفشانی کی ہی واقعات عام کتب سیر کے مطابق ہین - مجموعی حیثیت سے مین اس کتاب کو مفید اور اُردو زبان کے لیے ایک مفید اضافہ

سمجھتا ہون =

تقریظ جناب عالم یکتا فاضل بی ہمتا مہر سپہر شریعت بدر فلک طریقت حقیقت و معرفت آگاہ جناب مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب فصیحی غازی پوری مرحوم

فقیر نے اس رسالۂ البدر کو من اولہ الی آخرہ دیکھا ماشاء اللہ عجب لطف اور معقول اسلوب کے ساتھ حضرت مصنف صاحب نے تکمیل و تحقیق و تدقیق اور بڑی جان فشانی سے تحریر فرمایا ہی مجموعی حالت اسکی لایق مرحبا اور قابل تحسین ہی عام مسلمانون کے فائدہ کی کتاب ہی کہ حالات شہداء بدر سچے واقعات کے ساتھ مرقوم ہین فقیر اسکے معائنہ سے کمال درجہ مسرور ہوا جزاہ اللہ خیر الجزاء بڑی خوبی اسمین یہ ہی کہ یہ رسالہ مع تحقیق رجال و فوائد جلیلہ کے ساتھ لکھا گیا ہی ہندوستان مین یہ پہلا رسالہ ہی جو اپنا آپ نظیر ہی =

تقریظ جناب مستطاب معلی القاب اعلم العلما محب الفقرا مقبول اہل اللہ جناب نواب محمد اسحاق خانصاحب بہادر سی ایس مدار المہام ریاست رامپور دام اقبالہم

مین نے البدر کے بعض مقامات دیکھے ہین اور جہان تک میرا خیال ہی وہ ایک نہایت عمدہ تالیف ہی اور ضرور جمہور مسلمانان کے قابل قدر ہی۔ مولف صاحب نے جو ایک بہت مستعد اور ذہین شخص ہین بہت سی مستند کتب سیر و تواریخ سے واقعات جنگ بدر کو اخذ کر کے ایک عمدہ گلدستہ تیار کیا ہی جسکی خوشبو یقین ہی کہ بہت سے دماغون کو تر و تازہ کریگی اور اُن مسلمانون کو جنھین علم عربی مین دستگاہ حاصل نہین ہی کہ وہ کتب عربی کا مطالعہ کر سکین بہت صحت کے ساتھ اسلام کی ایک بہت بڑی ابتدائی جنگ سے جس مین بڑے بڑے کارنمایان ہوے ہین پورے پورے اور سچے واقعات ظاہر کریگی یہ کتاب امید ہی اُردو زبان مین ایک عمدہ تاریخ سمجھی جائیگی =

تقریظ جناب افضل الحکما افسر الاطبا جناب مولوی حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب بہادر دہلوی خلف الصدق حکیم محمود خانصاحب مرحوم معالج خاص ومشیر باختصاص ہز ہائنس جناب نواب محمد حامد علیخان صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام اقبالہم

مین نے "البدر" کے بعض اجزا کو دیکھا اسکے مولف مولوی ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی ہین جنکی ذہانت اور محنت کا ثبوت اُنکی تالیفات سے بآسانی مل سکتا ہی۔ "البدر" ایک ایسی تاریخ اور دلچسپ واقعے کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہی جس سے اُردو کا ذخیرہ ابتک محروم تھا۔ ظہیری صاحب نے اس خدمت سے نہ تنہا اُردو پر احسان کیا بلکہ ہندوستان کے مسلمانون کی ایک بڑی آبادی کو شکر گزاری کا موقع دیا۔ مجھے امید ہی کہ حضرت مولف صاحب کی یہ سعی مشکور ہوگی اور ہندوستان کے مسلمان "البدر" کی قدردانی مین سبقت کرینگے۔

تقریظ جناب تاج العلما حضرت مولانا حافظ حکیم قاضی علی احمد صاحب محدث ومورخ رئیس بدایون

توسلنا باهل البیت جمعًا + وبالاصحاب اقمار بدوری + الی المولی الحبیب الابطحی + فحصل ربنا ما فی الصدور۔ اللّٰهم یارب انی اسالک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة وجبرئیل ومیکائیل واسرافیل وابی بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ والباقین من العشرة المبشرة وعمران بن حصین وجمیع الصحابة والملائکة البدریین صلوٰة الله تعالیٰ علیهم اجمعین عزیزی مولانا حافظ حکیم ظہیر احمد شاہ صاحب ظہیری صدیقی سہسوانی نزیل بدایون کی کتاب البدر کالبدر اتمام ہی محدثانہ تنقید رجال حلیہ تصحیح اعلام ہی لغت واعراب مین لاجواب ہی تحقیق وتدقیق مین انتخاب ہی اب کہ علم کی جہل کا شباب ہی ایسے وقت مین یہ پہلی کتاب ہی شلہ لا عین رأت ولا اذن سمعت والباقی یوم التلاقی۔

تقریظ جناب معین القوم انربیل ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب بہادر ایل ایل ڈی کی سی ایس آئی علی گڈھ

رسالۂ البدر کو مین نے سرسری طور پر دیکھا - اس رسالہ کے مصنف ہمارے مخدوم مولانا ظہیر احسن شاہ صاحب سہسوانی ہین - جنکا فضل و کمال اور تقدس اہل اسلام مین مسلم ہی = اور یہی فضل و کمال اور تقدس اس رسالہ کے مقبول ہونے کے لیے کافی شہادت ہی مولانا نے غزوۂ بدر اور اصحاب بدر کے حالات لکھنے مین یقیناً نہایت محنت اُٹھائی ہی اور بہت سی کتابون کے ورق گردانی کے بعد جنکی روایات عامہ اہل اسلام مین تلقی بالقبول کی نظر سے دیکھی جاتی ہین ایک جدید تصنیف ملک کے سامنے پیش کی ہی اور ہمکو امید ہی کہ کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ کے خیال سے بہت سے لوگون کی نظر اس رسالہ پر پڑیگی اور اُسکو مولانا کا تبرک سمجھکر آنکھوں پر رکھین گے - جبکہ متعدد علما اور مشایخ نے اس رسالہ پر تقریظ لکھی ہی تو اس رسالہ کی نسبت کوئی نئی بات لکھنے کی ضرورت نہین ہی نہ مولانا کا فضل و کمال اور تقدس ہماری تعریف کا محتاج ہی =

تقریظ جناب مولانا حکیم رضی الدین احمد خان صاحب بہادر فلو پنجاب یونیورسٹی رئیس دہلی

دنیا مین جب کوئی شخص جدت یا جدید مذمت پیدا کرتا ہی تو خواہ مخواہ اُس سے تمام آدمی انٹرسٹ حاصل کرتے ہین اور اُس سے فائدہ اُٹھانیکی کوشش کرتے ہین جسکی مثالین بہت مل سکتی ہین ایسا ہی شخص معزز قوم سمجھا جاتا ہی اسوقت میرے سامنے کتاب البدر رکھی ہوئی ہی اور اُسکو مین دیکھ رہا ہون مولانا ظہیری کی جدت قابل تعریف ہی جو آپ نے البدر مین دکھائی ہی آپ نے قوم کیواسطے البدر کو نہین لکھا ہی بلکہ علم کے ہلال کو فلک کمال پر چمکایا ہی جسکی روشنی سے قوم کی آنکھین منور ہونگی آپکی تصنیف و تالیف سے بہت سی اور بھی کتب ہین ملک و قوم جو کچھ بھی آپکی قدر کرے کم ہی مین نے بے اختیار یہ چند سطر بطور تقریظ لکھدی ہین "البدر" کی تعریف کے واسطے میرے پاس اسوقت وقت کم ہی والسلام علے من اتبع الہدے —
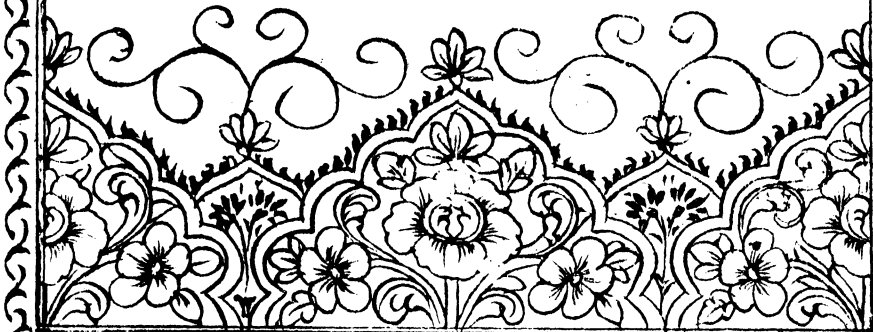
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیدوار رحمت رب العالمین وشفاعت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم خادم قوم ظہیر احمد شاہ ظہیری ابن جناب مولانا حکیم فتح محمد صاحب سہسوانی مقیم بدایون خدمت مین ارباب فضل وہنر کے عرض کرتا ہو کہ اگرچہ قدیم سے علوم قدیمہ کی روح عربی زبان کے جسم مین ساری ہو اسلامی دنیا کے تمام فضلا اُس زبان مین اپنی تصانیف مدون کرتے چلے آئے ہین۔ اور ایسی تحقیق وتلاش سے مطالب بہم پہونچا کر خوش سلیقگی سے منتظم کیا ہو کہ اُس سے زیادہ وبہتر نہ کسی نے کیا اور نہ کوئی کر سکتا ہو۔ جس علم وفن کو دیکھا جائے اُنکی چراغ ہدایت کی روشنی کے بغیر آنکھین فائدہ نہین اُٹھا سکتین ہر راہ کے وہی بدرقہ اور ہر مقصود کے وہی سبیل ہین۔ پس جس کام مین کسی جدید ندرت کا شمول کیا جائے وہ اپنی اُسی حد تک جدت رکھتی ہو ورنہ فی الاصل وہی کچھ ہو جو ظاہر کیا گیا اس حیثیت سے قدیم علوم وفنون کی تالیف وتصنیف ایسی ہو کہ گویا چلی ہوئی راہون پر چلنا یا چبایا ہوا نوالہ نگلنا مگر ملکی ضرورتون کے لحاظ سے اُسکو دوسرے پیرایہ مین ظاہر کرنا جس سے اُسکی عام واقفیت خاص فائدہ مند ہوسکے ایک مستحسن خوبی امر ہو چنانچہ اسی بنا پر ہمدرد ملک وترقی خواہ قوم حضرات نے علوم قدیمہ کی کتابون کے اپنے ملکی زبان مین تراجم کیے اور آسانی و عام فہمی کے دریا بہا دیے جس سے ہر شخص سیراب ہوا اور قومی نیک نامی کے درخت مین شیرین ذائقہ ثمر آیا۔ زبان کو وسعت ملی۔ معمولی کاروبار ہی کے لیے نہ رہی ٹکسالی اور کتابی بلکہ علمی زبان ہوگئی۔ تھوڑے ہی عرصہ مین ہزارہا کتب کی مالک بنگئی ہو اور کسی علم وفن کے جواہرات سے اُسکا گنجینہ خالی نہین۔ اِس خیال مین مجھے ہمیشہ انہماک رہا اور اپنے پراگندہ خیالات کی فراہمی سے اکثر اوقات مختلف کتابین نظم و

اثر کی اسی اپنی مادری زبان مین تالیف و تصنیف کرکے ہدیۂ قوم و ملک کین اور اپنے جگر کاوی کا
صلہ پایا فی الحال مین نے غزوہ بدر کے حالات معتبر تاریخی کتابون سے انتخاب کیے اور انکو جمع کیا۔
اہل جنگ کے نام۔ نسب۔ حال وغیرہ۔ چونکہ یہ امر بالبداہت ظاہر ہی کہ آجکل ہمارے ہندی مسلمان
بھائیون کو اگر کچھ نفع پہونچ سکتا ہی تو صرف اُردو زبان کی تصنیف و تالیف سے کیونکہ وہ ہماری
مادری زبان ہی۔ عربی زبان و علم کی تعلیم و تعلم کا چرچا مغربی زبان کی اشاعت و سلطنت اسلامیہ کے
انتزاع نے کھو دیا ہمارا سرمایہ علمی جو کچھ ہی وہ عربی زبان مین ہی مگر افسوس کہ اب ہمارے ہندی مسلمان
بھائی بوجہ عدم واقفیت اُس سے متمتع نہین ہو سکتے اس خیال نے مجکو اس امر کی جانب مائل کیا کہ
مین ایک مختصر مگر جامع رسالہ اُردو زبان مین اصحاب بدر کے حال مین لکھون تاکہ عام مسلمان بھائی اُنکے
حالات و فضائل سے مطلع ہون جنسے میرے خیال مین اکثر بیخبر ہین۔

سب جانتے ہین کہ اصحاب بدر کی وہ شان عظیم ہی کہ خداوند تعالی نے اُنکی صفت قرآن پاک مین
فرمائی ہی اور والسابقون الاولون اُنھین بزرگونکی شان مین وارد ہی اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
نے قطعی جنتی ہونیکا حکم فرمایا ہی لایدخل النار من شہد بدرًا وحدیبیۃ اور وجبت لکم الجنۃ
مجھسے ناچیز و ناکارہ ہیچدان انسان کی کیا مجال کہ اُن حضرات رحمہم اللہ اجمعین کے فضائل و محامد
لکھنے کا دم بھرے مگر بخیال مذکورۂ بالا ایسے عظیم الشان کام کے انجام پر محض بامید فضل و کرم اللہ تعالے
کے ساتھ ہمت باندھی خدا کا ہزار ہزار شکر ہی کہ اُسنے بطفیل اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
میری آرزو کو پورا کیا یعنی مین نے یہ رسالہ بخیر و خوبی ختم کیا جہانتک مجھسے ہو سکا ہی مین نے بہت تحقیق و
کوشش کے ساتھ روایات معتبرہ کو جمع کیا ہی میرے اس رسالہ کے ماخذ کتب احادیث و سیر معتبرہ من
الکتب المفصلہ ہین الاستیعاب فی احوال الاصحاب لابن عبد البر۔ وزاد المعاد فے
ھدی خیر العباد لابن جوزی۔ خلاصۃ الوفا باحوال دار المصطفٰے۔ وسیف النصر
بالسادۃ الکرام اصحاب البدر۔ وصحیح البخاری وشروحہ۔ ومشکوۃ المصابیح وشروحہ
اشعۃ اللمعات والمرقات۔ وتفسیر معالم التنزیل۔ وھدیہ بہیہ لمولٰنا عبد الرحمٰن قبانی
وجالبۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب۔ تواریخ ابن ھشام۔ ابو الفدا۔ طبری۔
وتاریخ کامل ابن اثیر۔ واسد الغابۃ فی ذکر الصحابۃ۔ وتفاسیر قران وحدیث

و دیگر کتب دینیات و تواریخ عربی و فارسی و انگریزی وغیرہ سے اس کتاب مین مجکو بہت کچھ مدد ملی ہی جنکے مصنفین کا مین کمال شکر گزار ہون) اور بطریق تاریخ ایک کتاب کو منتظم کرکے نام اُسکا **البدر** اور تاریخی نام ذکر واقعۂ بدر رکھا واقف کار حضرات جان سکتے ہین کہ تالیف کسقدر دشوار امر ہی اور وہ بھی ایسے حضرات کے حالات کے متعلق جنکے تذکرے صدہا کتابون مین درج ہین اور قوی و ضعیف روایات کی تمیز دفعۃً دشوار۔ مین نے استعجالاً اس کتاب کو ترتیب دیا اور حتی الوسع کسی ضعیف روایات پر رخ نکیا۔ اول عرب کی مختصر ابتدائی حالت اور سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جغرافیہ ملک عرب لکھا اور پھر غزوہ بدر کے بالتفصیل حالات اور اصحاب بدر کے اسمار مبارک مع کنیت مختصر و ضروری حالات اور اُنکے ورد کا طریقہ مع فضائل اُنکے شامل کیا آخر مین کل اسمار شہدائے بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین لکھے۔ جسکی اجازت ورد اور مجازاً اجازت دہی دیگر حضرات پیشگاہ پیر و مرشد مولانا مولوی سید محمد دلدار علی شاہ صاحب مذاق بدایونی رضی اللہ عنہ سے ہو چکا ہون = شائقین حضرات سے امید ہی کہ اس ناچیز کتاب کو قبول فرما کر میری عظیم جانکاہی و محنت کا صلہ اپنی حسن مقبولیت سے عطا فرمائینگے۔

مختصر عرب کی ابتدائی حالت

ابتدائی زمانہ کی تاریخ عرب کچھ ایسی تاریک ہی کہ اُس سے کسیطرح طرز حکومت اور تمدن انسانی کے حالات پورے طور پر نہین معلوم ہو سکتے نہ اُس سے یہ پتا معلوم ہوتا ہی کہ آیا اہل عرب پہلے کون تھے اور کیا سے کیا ہو گئے بعض مورخین کہتے ہین کہ پہلے اہل عرب ماہی گیر تھے اور جب اسمین اپنا گذارا نہ دیکھا تو ماہی گیری کو ترک کرکے چرواہے کا پیشہ اختیار کیا اسیوجہ سے جنگلون مین رہ پڑے اور جہان پانیکا چشمہ دیکھا وہین پر اپنے ڈیرے ڈال دیے اور اپنے چمڑے کے تمبو تان لیے جب وہان جانورون کے چارہ کا گذارا نہ دیکھا دوسری جگہ چلدیے یون ہی خانہ بدوشی مین اپنی عمر گذرانی پوشاک مین صرف ایک چادر بطور تہبند کمر سے لپیٹ لیتے۔ کھانے مین نیم برشت گوشت = اونٹ کا دودھ = کھجورین = اور کچھ نہ ہوتا تھا جائداد مین مویشی گھوڑے اونٹ لونڈی غلام ہوتے اور یہی سرمایۂ ناز تھا جسکا نمونہ اب بھی فی زمانا بدو قوم مین موجود ہی پھر جسقدر زمانہ کو ترقی ہوتی گئی اُسیقدر تہذیب و شائستگی بھی بڑھتی گئی۔ بعض قبائل جو تمدن پسند تھے اُنھون نے اتفاق کرکے کچھ قطعات ملک بھی منتخب کیے اور اسمین اپنے ڈیرے ڈالکر ایک

آبادی کی شکل قائم کی اور انسانی طرز معاشرت مین زمانہ کی رفتار کے موافق کچھ پڑھنا لکھنا بھی سیکھ لیا اور تجارت و فلاحت مین کوشش کرنے لگے جب اور قومون نے دیکھا تو جلد جلد لوگ صنعت و حرفت مین کامیاب ہونے لگے اور مختلف قسم کی دستکاری اور مختلف قسم کی تجارتون سے اہل عرب بھی شہرۂ آفاق ہوگئے مورخین کی راے ہے کہ عرب مین جو قومین قبل از اسلام موجود تھین وہ باعتبار مذہب مختلف پانچ فرقون پر منقسم تھین بت پرست ـ ستارہ پرست ـ خدا پرست ـ لامذہب ـ معتقد مذاہب الہامی یعنے یہود و نصاریٰ ـ بالتفصیل اُنکے حالات لکھنے کو ایک دفتر چاہیے کہ یہ پانچ فرقہ کیون قائم ہوئے اور اُنکے بانی کون تھے کیونکہ مین نے حالات شہداے بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لکھنے کا ارادہ کیا ہے اور اُسکے شروع پر مناسب معلوم ہوا کہ مین اپنی کتاب عرب کی ابتدائی حالت سے شروع کرون تا اور قومین اندازہ کر سکین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اُسی عرب کی کیا حالت ہوگئی اُسکے تو یورپین مورخین بھی مقر ہین کہ اہل عرب پہلے وقتون مین آفتاب و ستارون و بتون وغیرہ کو پوجتے تھے اور بعد اُسکے کچھ ایسے متفرق ہوئے کہ بعض تو اپنے بزرگون کے طریقہ پر چلتے رہے اور بعض نے دین موسوی و عیسوی اختیار کر لیا ـ یہان تک مذہبونکا اختلاف ہوا کہ طرز معاشرت اور سیاست مدن مین بھی اختلاف ہوگیا اسیوجہ سے اُس زمانہ کو ایام جہالت سے تعبیر کرتے ہین ـ مگر جبسے وہ آفتاب اسلام یعنے قرآن شریف کا نزول شروع ہوا روز بروز ظلمات کفر و شرک کا استیصال ہوتا گیا قلب و خاطر ہر آدمی کا ذوق توحید و عبادت سے مالامال و سطھر ہوا اور نور خدا پرستی سے تمام عالم معمور اور علی سبیل الکمال منور ہوگیا = اقطار زمین سے کوئی شہر اور قصبہ نہ بچا جہان سے خدا پاک کی تسبیح و تہلیل کی آواز نہ آتی ہو اور کوئی موضع اور قریہ نہ رہا کہ باعلان وہان صداے تنزیہ و تقدیس نہ جاتی ہو بالخصوص ملک عرب مین تو شرک و کفر کی بالکل بیخ کنی ہوگئی باوجود مرور دہور آجتک شرک و کفر نے کسیطرح وہان خود و ظہور نکیا جہان کی سفاہت و جہالت پیشتر جہان مین ضرب المثل تھی اور جسجگہ اتباع اوہام و پرستش اصنام صدہا سال تک خاطر پسند و ہر دل عزیز رہی تھی جو عرصہ قلیل بیس بائیس برس کی مدت مین قرآن پاک کی برکت اور حرارت ایمان و غایت نور عرفان کی بدولت اُن لوگون نے خدا کی راہ مین ترک مال و متاع اور صرف عزت و جان تک سے کسیوقت دریغ نکیا ـ اور تمام ملک عرب کو جمیع علوم و فنون کا مرکز و مرجع اور ہر طرح کی تہذیب و شایستگی کا معدن و منبع بنا دیا = ایسا

عجیب وغریب اور بیحد جوش وخروش اسقدر شروع دنیا سے لیکر اباتک کسی مذہبی تعلیم اور دین وشریعت
سے نہین ہوا = دفعتہً ایسا تغیر وانقلاب نظر مخالفین مین اباتک باعث فرط تحیر واستعجاب ہے =
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نپولین اعظم کی راے ہے کہ یہ امر تشریح طلب رہتا ہے کہ وہ
امر اہم جو یقیناً واقع ہوا یعنی دنیا کا فتح ہونا کسطرح سے پچاس یا ساٹھ برس کے عرصہ قلیل مین انجام
کو پہونچا ہوگا اب ہم پوچھتے ہین کہ یہ فتح کن لوگون نے کی تو شاید یہی کہینگے کہ بیابان کی قومون سے
جنکا حال ہمنے سنا ہے کہ تعداد مین کم اور جاہل اور جنگ سے ناواقف اور ناشائستہ اور قوانین سے
بے بہرہ تھے تاہم اُنھون نے تربیت یافتہ لوگون کا مقابلہ کیا جنکے وسائل آمدنی بکثرت تھے حرارت
دینی سے یہ کرامت نہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم کرنے کے لیے وقت درکار ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداک کا زمانہ صرف تیس برس رہا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسلام
کی بنیاد جبر ہے اور وہ تلوار کی تیز دھار کے خوف سے پسند کیا گیا اور اُسکے جذب کی یہ تاثیر تھی کہ وہ
وقتاً فوقتاً پھیلتا گیا- لیکن تاریخ کے پڑھنے والے سچائی سے کام لینے والے سیرت محمدی کے
جاننے والے آغاز اسلام کے رہنما واقف کار جان سکتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ
پہلی تلوار جو سرزمین مکہ مین بلند ہوئی اور جسکی گونج دشت وجبل مین دفعتہً پھیل گئی کیا تھی پھر کہتے ہین
کہ اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا طاقت تھی اور وہ کونسے ایسے طاقت وریار ومددگار تھے
جو تلوار کی قوت سے اُسکے آگے جوش ہمدردی مین اپنا قدم بڑھا رہے تھے آسکے بعد کیونکر کہا جا سکتا
ہے اور کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی بنیاد اسلام کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے ہوئی البتہ تلوار سے
بوجہ مخاصمت کفار کے اسلام کی حفاظت کے لیے بطور حفاظت خود اختیاری کے کام لیا گیا جو عقل
انسانی اور فطرت انسانی کا ایک صحیح عقلی قاعدہ اور تمام گذشتہ اور موجودہ اعوام کا مسلمہ قانون ہے میرا
قول اس باب مین اگر مدعی ہونیکی وجہ سے قابل اعتبار نہین ہے تو کلام مخالفین اسلام کو دیکھو کہ اُنکو
بھی اس بابت کا اقرار ہے کہ اصل اول یعنے ذات وصفات خالق کائنات کا بیان سائر مذاہب و
ادیان کی بہ نسبت اسلام مین بکمال شرح وبسط ہے وہ کام جسکا اہتمام تمام آغاز عالم سے کیا گیا اور اُسکے
واسطے پانچہزار سال تک منجانب اللہ بشمار انبیاء ورسل کا ارسال رہا اور اُسکی بابت ہر ایک نے درجہ
بدرجہ بہت کچھ محنت وسعی اور جانفشانی وعرق ریزی کی باوجود وسعت وقت ومزید فرصت کسی سے

اُسکا سرانجام نہ ہوا حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اور اُنھون نے اُسکا بیڑا اُٹھایا اور بتائید ربانی اپنے کمال ہمت واستقلال کی بدولت وہ سارا بندوبست اختتام کو پہونچایا اور تصرف شیطانی کو کہ مدت سے روے زمین پر ہو رہا تھا ایکدم سے اُڑا یا اور لوگون کو بند ضلالت و دام تزویر سے چھوڑا یا دنیا سے جہالت و تاریکی اور شبہات و شکوک و وہم پرستی کو مٹا کر لوگون کے دل و جان کو خدا کی وحدانیت و احاطہ قدرت اور غیر محدود کمالات سے حیات تازہ بخشی جان ڈیون پورٹ کہتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تھا قرآن سے خوب ظاہر ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے موحد تھے آپ نے بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہ اسوجہ سے کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونے کا مادہ ہی اُسکو زوال ضرور ہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خداے یکتا کی پرستش کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اُسکی نہ کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہ اور نہ اُسکے اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہمارے دل کے پوشیدہ بھید و فنے واقف ہی قدیم ہی حادث نہین ہی اور اُسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی آن مضامین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے دوسری اُور ستاون اور اٹھاون صورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون پر کامل عقیدہ رکھتے ہین اور مفسرین قرآن نے اُنکی اسطرح تعریف کی ہی جیسے ریاضی کے حدود وغیرہ بیان کیے جاتے ہین ایک موحد حکیم بھی مسلمانون کے عام عقیدہ کے موافق نہین ہو سکتا ہی تمام مخلوقات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اُسکا قانون ہر ایک آدمی کے دل مین موجود ہی۔ اور یہ بھی اُسمین لکھتا ہی کہ وہ مذہب جسکی بنا قرآن شریف نے ڈالی ہی اُسمین کمال وحدانیت ہی اور اُسمین خدائتعالی کا مضمون سمجھنے مین کچھ دقت اور ابہام نہین ہی اہل اسلام کے نزدیک اللہ تعالی کی یہ صفت ہی کہ وہ ہر مقام پر موجود ہی اور اُسیکے حکم سے تمام عالم کا انتظام قائم ہی بلکہ اُن کی حکمار کی مانند یہ راے نہین ہی کہ وہ صرف کل اشیا کا خالق ہی اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہی مگر آپ سب چیزون سے علحدہ ہی اور سن بعد یہ کہتا ہی کہ چھٹی صدی عیسوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرق مین پیدا ہوئے اور آپ نے اپنے مذہب کو قائم رکھا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کے اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدائتعالی واحد حقیقی کی پرستش جاری ہی لاکھون آدمیون کے دل مین اس عرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری اور باطنی برکتون

نے جگہ پکڑی اور ہماری صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہو کہ ہم یہ خیال کرین کہ حقیقت مین آپ کے معتقدین آپ کے دل سے قائل تھے اور یہ سچ جانتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی ہو اور آپ سچے نبی ہین۔ ضرور ہو کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اُسکے عمدہ قواعد اور قوانین کے خدا کی طرف الہام ہوتا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کے مذہب سے زیادہ صاف معلوم ہوتا تھا اور جھوٹے اور فاسد مذہبون کے مقابلہ مین بہت عقل کے موافق لکھا ہو۔ ساتوین صدی عیسوی مین کتب آسمانی کی سادگی اُن لوگون کی بد اعتقادیون سے جاتی رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کی صداقت اُس بات سے اور بھی زیادہ معلوم ہوتی ہو کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلے ہوے ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اُسمین اور مذہبون کے مانند خالق کی جاے مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نے اپنے وہم اور قیاس کی متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قائم رہے اور بجائے اُسکے بتونکو نہ پوجنے لگے اور گبن کہ بڑا مشہور مورخ اور مقنن انگلستان ہو اپنی تاریخ مین لکھتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب شکوک وشبہات سے پاک ہو مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کی ستارون اور سیارون کی پرستش کو اُس معقول دلیل سے روکیا کہ جو شے طلوع ہوتی ہو غروب ہو جاتی ہو اور جو حادث ہو وہ فانی ہوتی ہو اور جو قابل زوال ہو وہ معدوم ہو جاتی ہو اُسنے اپنی سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہو جسکی نہ ابتدا ہو نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکا نمین اور نہ کوئی اُسکا ثانی موجود ہو جس سے اُسکو تشبیہ دے سکین وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون سے بھی آگاہ رہتا ہو۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہو۔ اخلاق اور عقل کا کمال جو اُسکو حاصل ہو وہ اُسکو اپنی ذات سے حاصل ہو اِن بڑے بڑے حقائق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اُسکے پیرون نے اُنکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن شریف کے مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ اُنکی تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خدا تعالی کے وجود اور اُسکے صفات پر اعتقاد رکھتا ہو مسلمانون کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت یہ کہہ سکتا ہو کہ وہ ایک ایسا عقیدہ ہو جو ہمارے موجودہ ادراک اور قواے عقلی سے بہت بڑھکر ہو اسلیے کہ جب ہمنے اُس نامعلوم چیز کو زمان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کر دیا تو پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لیے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول جسکی بنا عقل اور وحی پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے

لقب سے ممتاز ہین اور بتون کو ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا انتہی اور ڈاکٹر اسپرنگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مین کہتا ہی کہ انکو نکلتے ہوے آفتاب برستے ہوئے پانی اور
اگتی ہوئی روئیدگی مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تھا اور عرش رعد اور آواز آب اور طیور کے نغمہ
مین حمد آلہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلون اور پرانے شہرون کے خرابات مین خدا ہی کے
قہر کے آثار دکھلائی دیتے تھے انتہی اور راڈویل دیباچہ قرآن شریف مین تحریر کرتا ہی کہ دلیلون سے
ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تھے کہ اپنے
ملک کے لوگونکو جہالت اور ذلت اور بت پرستی سے چھوڑا دین اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش انکی یہ تھی
کہ سب سے بڑے امر حق یعنے توحید آلہی کا جو انکی روح پر بدرجہ غایت مستولی ہو رہی تھی اشتہار کرین ۔
اور میور اپنی کتاب سیرت محمدیہ مین لکھتا ہی کہ ایک زمانہ نامعلوم سے مکہ اور تمام جزیرہ عرب کی روحانی
کیفیت بالکل بیحس ہوگئی تھی گو ایک ضعیف اور ناپائدار سا اثر یہودیت اور نصرانیت یا فلسفہ کا عرب
پر ہوا تھا جیسے کہ ایک دریاچہ غیر روان کے سطح کا ادھر اُدھر لہر کھانا مگر تہ مین محض بیحس و حرکت رہنا
تمام عرب توہمات و ظلم اور بدکاریون مین غرق ہو رہا تھا یہ عام مسئلہ تھا کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیبیونکو
بیاہ لیتا اور اُنکے غرور اور افلاس سے رسم دختر کشی بھی جاری ہوگئی تھی جیسے رسم ہندوون مین بعض
جگہہ ہندوستان مین قوم راجپوت مین ہی اور اُنکا مذہب حد کے درجہ کی بت پرستی پر تھا اور اُنکا ایمان
ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہتھا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی سی ہیئت کا اُنکا
ایمان تھا اُنھین کی رضامندی مناتے تھے اور اُنھین کی ناراضگی سے احتراز کرتے تھے قیامت اور
جزا اور سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اُسکی انھین خبر ہی نہ تھی ۔ گو ہجرت سے تیرہ برس پیشتر مکہ ایسی
جہالت مین مبتلا تھا مگر ان تیرہ برسون نے وہ اثر عظیم پیدا کیا کہ سیکڑون آدمیونکی جماعت نے بت پرستی
چھوڑ کے خداے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی آلہی کی ہدایت کے مطیع
اور منقاد ہوگئے اور خداے مطلق سے بکثرت و شدت سے دعا مانگنے لگے اور اُسکی رحمت پر مغفرت کی
امید رکھنے لگے اور حسنات و خیرات و پرہیزگاری اور انصاف کرنے مین بڑی کوشش کرنے لگے اور
شب و روز اُسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال رکھتے اور یہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنی حوائج کا خبرگیران
ہی اور ہر ایک قدرتی یا طبعی کیفیت مین اور ہر ایک امور متعلقات زندگانی مین بلکہ خلوت و جلوت کے

ہر ایک حادثہ اور تغیرات مین وہ خدائے واحد کی قدرت کو دیکھنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے جو کہ انکی ساری امیدون کیواسطے ماخذ تھے اور انھین کی مناسب اور کامل اطاعت کرتے تھے اس تھوڑے زمانہ مین مکہ اس عجیب و غریب تاثیر سے دو حصون پر منقسم ہو گیا تھا جو بلالحاظ قبیلہ و قوم ایک دوسرے کے درپے مخالفت و ہلاکت تھے۔ مسلمانون نے مصیبتون کو تحمل اور شکیبائی سے برداشت کیا اور گو ایسا کرنا انکی ایک مصلحت تھی مگر توبھی ایسی عالی ہمتی کی بردباری سے وہ لوگ تعریف کے مستحق ہین۔ ایک سو مرد اور عورتون نے اپنے ایمان عزیز سے انکار نکرکے اپنا گھر بار چھوڑ کر جبتک کہ یہ طوفان مصیبت فرو نہو سے حبش کو ہجرت کر لی تھی اور پھر اس تعداد سے بھی زیادہ آدمی اور انمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے عزیز شہر اور مقدس کعبہ کو چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر آئے اور یہان بھی اس عجیب تاثیر نے دو یا تین برس کے عرصہ مین ان لوگون کے واسطے ایک برادری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی حمایت مین جان دینے کو مستعد ہو گئی تیار کر دی اہل مدینہ کے کانون مین یہودی حقانی باتین عرصہ سے گوش گذار کر چکے تھے مگر وہ بھی اسوقت تک خواب خرگوش سے نہ چونکے جبتک کہ روح کو کپکپا دینے والی باتین نبی عربی کی نہین سنین تب البتہ دفعتاً ایک نئی اور سرگرم زندگانی مین دم بھرنے لگے انتہی۔ اور یہ بھی اسمین ہے کہ ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اُسنے یعنی اسلام نے ہمیشہ کیواسطے اکثر توہمات باطلہ کو جنکی تاریکی مدتون سے عرب کے ملک جزیرہ نما پر چھا رہی تھی کالعدم کر دیا اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص ہر ایک جگہ احاطہ کیے ہوئے قدرت کا مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے جسطرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین تھا مذہب اسلام مین سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی ہین یہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیے اور بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام مین کچھ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ محبت رکھین یتیمون کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے غلامون کے ساتھ نہایت شفقت برتنا چاہیے اور نشہ کی چیزون کی ممانعت ہے مذہب اسلام اسبات پر فخر کر سکتا ہے کہ اسمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب مین نہین پایا جاتا۔ بعض مورخین کہتے ہین کہ وہ عام صفت

جسکی بدولت عرب کی طبیعتون نے بیطرح گرمی ظاہر کی ایسی معلوم ہوتی ہی جیسیکہ ابھی مذکور ہوئی اور انکی شوق آمیز طبیعتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلون کو بڑی خوشی سے قبول کرلیا جنکے ذریعہ سے جانون کو قوت اور قوتون کو جوش اور خواہشونکو مزا حاصل ہوا مسلمانون کے زور شور اکثر ایسے تھے کہ اپنے لشکر کشیونکی کامیابیون کو صرف اسباب کا نتیجہ سمجھتے تھے کہ ہمارا دین دین الٰہی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسئلے تھے جنکی بدولت اہل عرب کو فیروزمندی حاصل ہونی ضروری امر تھی اسلیے کہ خداپرستی کا نتیجہ اور جہاد کا ثمرہ بہشت تھا اور آغاز و ابتدا مین بہادر آدمی بہشت کے قابل سمجھا جاتا تھا اور میور سیرت محمدیہ جلد اول مین لکھتا ہی کہ ہمکو یہ بھی معلوم ہی کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اُس قبیلہ کے پاس بھیجدیتے تھے تاکہ اُنکو قرآن شریف اور ضروریات دین اسلام کے سکھلائین اور یہ بھی لکھتا ہی کہ وہ اپنے ساتھ مذہبی امور کی تحریر لیجایا کرتے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ لوگ قرآن پاک کی سورتین لیجاتے ہونگے جسکی صرف فصاحت سے اکثرون نے دین اسلام قبول کرلیا۔ ہم اپنے تائید کلام کے لیے قرآن پاک کی بیسویں سورت کا تذکرہ کرتے ہین۔ ہجرت سے تین یا چار برس پیشتر کا ذکر ہی کہ حضرت عمر الفاروق بمشورہ ابوجہل بہ تہیۂ قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مین تلوار لیے ہوئے گھر سے نکلے راہ مین خبر پائی کہ آپ کی بہن اور بہنوئی دونون مسلمان ہوگئے سیدنا عمرؓ نے یہ خبر سنکر مصمم ارادہ کرلیا کہ پہلے ان دونونکا کام تمام کرون بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤن مگر جب اپنی ہمشیر کے یہان پہونچے اور سورۂ طٰہٰ کی یہ آیت سنی لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ... لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى حضرت عمرؓ اپنے تمام ارادون سے باز رہے اور فوراً کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر تجدید ایمان کیا۔ ایہا الناظرین اسجگہ ہم مناسب سمجھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداک کی کچھ مختصر سوانح عمری بھی لکھین تا ہماری کتاب اس شرف سے بھی محروم نرہے۔

سوانح عمری حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ذات اقدس کے سوا اور ظہیری کیا تھا		نور ہی نور تھا اللہ تھا اللہ اللہ

عنوان کتاب کو بہتر اس ذکر سے کوئی ذکر شایستہ نہین اسلیے لاکھون دفتر سے ایک حرف آپکی ثنائے
پاک مین لولاک لما خلقت الافلاک اور آپکی شان اول ما خلق اللہ نوری اسکا بیان امر معروف
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا آپکے لیے
فرمان واجب الاذعان ہے صلی اللہ علیہ وسلم آپ صحیح النسب قریشی الحسب ہین آپ قبیلہ قریش مین
شریف ترین نجیب الطرفین اور ہر دو جانب سے قریشی ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے منتخب اور برگزیدہ کر لیا کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے
اور برگزیدہ کر لیا قریش کو کنانہ سے اور منتخب کر لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا بنی ہاشم سے مجھکو۔
ابو الفداء اپنی تاریخ مین ایک روایت حضرت سیدنا عمرؓ سے نقل کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تعالے نے سات آسمان پیدا کر کے جو ان مین سب سے بلند تھا اسکو پسند کیا اور
ان آسمانون مین سے جسکو چاہا اپنی بنائی ہوئی مخلوق سے آباد کیا۔ پھر دنیا پر اپنی مخلوقات پیدا کی اور
انمین سے آدمیون کو برگزیدہ اور پسندیدہ کیا پھر تمام آدمیون پر عرب کو شرافت دی اور عرب مین سے
خصوصًا قبیلۂ مضر کو برگزیدہ کیا۔ اور اُس قبیلہ مین سے خاص قریش کو بزرگ بنایا اور قریش سے بنی ہاشم
کو بزرگ تر بنایا اور تمام بنی ہاشم سے مجکو پسند کیا۔ اور ایک روایت حضرت عائشہؓ صدیقہ سے ہے آپ فرماتی
ہین کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا آپ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مین تمام روے زمین پر مشرق سے مغرب تک پھرا کوئی قبیلہ یا قوم یا خاندان بنی ہاشم سے بہتر
نہین پایا اور ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروردگار عالم نے
ہمارے آبا و اجداد کو زنا اور فحش سے ہمیشہ محفوظ رکھا باپ کیطرف سے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف ہین صلی اللہ علیہ وسلم ماں کی جانب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
ہین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نناوے اسماے مبارک سے اسم مسکین کو آپ پسند فرماتے تھے
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آپکی یہ دعا ہوتی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ صلی

اللہ علیہ وسلم روز دو شنبہ بارھوین ربیع الاول ۵۳ قبل الہجرۃ مطابق اپریل ۵۷۱ء واقعہ فیل کے
چالیس روز بعد آپکی ولادت باسعادت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ لونڈی ابولہب نے پہلے آپکو
دودھ پلایا پھر یہ شرف حلیمہ سعدیہ کو ملا آپ نے حلیمہ سعدیہ کے آغوش مین پرورش پائی جب آپ دو برس
کے ہوئے تو شق صدر ہوا حلیمہ سعدیہ نے آپکو مکہ معظمہ پہونچا دیا جب آپ بارہ برس کے ہوئے
تب ابوطالب کے ساتھ سفر شام مین تشریف لیگئے جب آپ بصرہ مین پہونچے بحیرا راہب نے
آپکو دیکھکر کہا ھذا سید العلمین ھذا رسول العلمین صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب
نے بحیرا سے پوچھا تو نے کیونکر جانا اُسنے کہا کہ مین نے دیکھا کہ جب تم درہ کوہ سے باہر آئے کوئی
پتھر ایسا نہین تھا جسنے سجدہ نہین کیا مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ جمادات سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر
کو صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطالب سے کہا تم اُنکو شام مت لیجاؤ وہان یہود اُنکے دشمن جان ہین
ابوطالب نے آپکو مکہ معظمہ واپس کردیا۔ دوسری مرتبہ آپ میسرہ غلام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا کے ساتھ تجارت شام کو تشریف فرما ہوئے میسرہ نے واپس آکر عجائبات راہ اور آپکی دیانت و
امانت کی خوبیان بیان کین چونکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کتب آسمانی سے واقف تھین فوراً اپنے حضور
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے استدعاے نکاح کی آپ نے قبول ومنظور کیا عمر شریف آپکی اُسوقت
پچیس سال کی تھی اولاد امجاد آپکی جو کچھ اسوقت تک اس عالم مین ہی اور جو تا بہ قیامت رہیگی وہ سب
بطن حضور خدیجۃ الکبریٰ سے ہی آپ ہمیشہ غار حرا مین تشریف لیجاتے اور عبادت حق مین مصروف رہتے
صلی اللہ علیہ وسلم قرب زمانہ بعثت مین آپ جس شجر یا حجر کیطرف گذرتے وہ کہتا السلام علیک یا رسول
اللہ اور سجدہ کرتا۔ اکتالیسوین برس واقعہ فیل کے آپ پر وحی الٰہی کا نزول ہوا یہ پہلا موقع ہی کہ
اکتالیسوین برس آٹھوین تاریخ ربیع الاول دوشنبہ کے دن حضرت جبرئیل امین نے غار حرا مین آپکو
سورۂ اقراء باسم ربك الذی سے مالم یعلم تک پڑھایا اور بعد تین برس کے سورہ یاایہا المدثر
نازل ہوئی اور آپکو رسالت برحق اور نبوت کامل مرحمت ہوئی اکثر منکرین جب آپکو دیکھتے بیساختہ
کہتے تھے لیس ھذا الوجہ کذابین یعنے ہرگز یہ مُنھ جھوٹونکا نہین ہی اور فوراً بے طلب معجزہ کے
ایمان لاتے۔ گیارھوین برس بعثت کے باتفاق اہل سیر ستائیسوین رجب کو معراج شریف ہوئی
بعض کہتے ہین کہ حضور کو جسم ظاہر سے معراج ہوئی آپ مع جسم معراج کو تشریف لیگئے بعض کہتے ہین

کہ حضور کو وحی معراج ہوئی مگر یہ باتفاق ثابت ہو کہ حضور کو مع جسم معراج ہوئی - لمولفہ اک پل مین گئے
آئے بھی اک پل مین فلک سے ۔ باقی تھی وہی گرمی بستر شب معراج + حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
سب سے پہلے معراج کی تصدیق کی صدیق خطاب پایا - تیرھوین برس بعثت کے آپنے مکہ سے ہجرت
فرمائی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپنے اپنی ردائے مبارک اُڑھاکر اپنی جگہ سُلادیا -

لمولفہ

تھا جو کچھ حکم خدا حضرت کو وہ کرنا تھا بس ۔ بستر راحت پہ چھوڑا آپکو بے پیش و پس
سخت نادانی ہے بے سمجھے کہے جو بوالہوس ۔ ای باستحقاق بعد از مصطفے غیر از تو کس
تانہادہ پاے تمکین بر مکان مصطفے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ سے باہر نکلے کیسنے
آپکو نہ دیکھا اور نعلین مبارک پائے اقدس سے اُتار لی انگلیون پر چلے تھے کہ آپکے پائے مبارک زخمی ہوگئے
حضرت ابابکر صدیق رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کاندھے پر سوار کرلیا اور غار ثور تک پہونچایا پھر اپنی چادر
پھاڑکر اُس غار کے سب سوراخ بند کردیے مگر ایک سوراخ رہ گیا جسپر اپنی ایڑی پانون کی رکھکر حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر غار کے بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس غار مین حضرت ابوبکر صدیق رض
کے زانو پر سر مبارک رکھکر سورہے جس سوراخ کے منھ پر حضرت صدیق نے اپنا پانون رکھا تھا اُس سوراخ
مین ایک سانپ تھا سانپ کو جب نکلنے کا راستہ نہ ملا ناچار ہوکر حضرت صدیق رض کے پانون مین کاٹا جسکی تکلیف
سے حضرت صدیق رض کے آنسو نکل پڑے بیتابی مین وہ آنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مصفا پر
گر پڑے جسکی وجہ سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی پوچھا صدیق خیر ہے عرض کیا میرے
پانون مین سانپ نے کاٹا ہے فوراً حضور نے اپنا لعاب دہن حضرت صدیق کے زخم پر لگادیا فی الفور قدرت
خدا سے وہ زخم اچھا ہوگیا - کہتے ہین کہ وہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے پاس گیا تھا اور شوق زیارت نبی آخر الزمان ظاہر کیا تھا آپ نے اُس غار کا نشان دیا تھا
کہ بعد ہجرت حضور وہان تشریف لائینگے اسوجہ سے وہ سانپ وہان منتظر زیارت بیٹھا تھا حضرت صدیق رض
جب سب سوراخ بند کردیے اور اُسکو کوئی موقع زیارت نہ ملا مجبور ہوکر اُسنے کاٹا - اور مکڑی کی نسبت بھی ایسا ہی
مذکور ہے کہ وہ بھی ایک مدت دراز سے منتظر قدوم میمنت لزوم تھی - کبوتر جنہنے گھوسلا بناکر انڈے دیے تھے

اُسکی نسل اسوقت تک حرم شریف مین ہی روز دوشنبہ بارھوین یا تیرھوین ماہ ربیع الاول کو آپ
داخل مدینہ طیبہ ہوئے اور بقولے سولھوین ربیع الاول ۱۳ بعثت مطابق دوسری جولائی ۶۲۲ء
عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ اشہر ترین روایت ترسیٹھ یا پینسٹھ برس کی ہوئی۔ ہزار معجزات
سے زیادہ اور بعض کہتے ہین تین ہزار معجزہ حضور سے ظاہر ہوئے۔ اخلاق محمدی حضور کا اسدرجہ بڑھا
ہوا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین دس برس خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین رہا اور کبھی غلطی سے مجھسے کوئی کام بھی بگڑ گیا تو حضور نے مجھسے کبھی یہ نہ فرمایا کہ تونے یہ کام بُرا کیا اور
کیون کیا اور جب ہم اچھا کام کرتے تو آپ دعا فرماتے اور جب کوئی ناخوشی کا کام کرتے تو آپ فرماتے
کان امر اللہ قدراً مقدوراً صلی اللہ علیہ وسلم کام کا یہ عالم تھا کہ آپ گھر کا کام سبکے ساتھ ملکر
کرتے اور اگر نادانی کی راہ سے کوئی آپکو کسی کام کو کہتا تو آپ منع نہ فرماتے صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین
جو سواری ملجاتی تو آپ اسی پر اکتفا فرماتے۔

حلیۂ شریف صلی اللہ علیہ وسلم

قد شریف میانہ اور بمثال سر مبارک بزرگ بحد اعتدال۔ موی سر گھونگروالے کا ہے تا بدوش اور گاہے
تا نرمہ گوش رہتے۔ روے شریف مرآت جمال الٰہی اور آئینہ انوار نامتناہی جبین نورآگین واضح اور
کشادہ۔ ابروے باریک مانند تیغ عریان قریب بہ پیوستگی مثل کمان چشم سرگین بہت سرگین بادۂ حسن
سے سرشار اور سرخ سُرخ ڈورے اُسمین خوشنما نمودار۔ مژگان دراز و زیبا۔ گوش مبارک دور و نزدیک
سے یکسان شنوا۔ بینی پر انوار بلند تھی اور اُسپر نور کا اُبھار تھا۔ رخسارے نرم نرم برنگ گل احمر لبہاے
نازک برگ گل تر۔ دندان نور افشان مثل گوہر آبدار جب تبسم فرماتے تو دانتون کی چمک سے در و دیوار
تک منور ہو جاتے۔ صورت احسن۔ اور فصاحت و بلاغت جسقدر آپکو تھی کسی اور کو خالق یکتا نے
نہ دی تھی۔ لحیۂ مقدس کمال زیبا اور خوب گھنی ہوئی خوشنما۔ گردن شریف برنگ مینائے بہشت بہت
صفا۔ شانے اونچے اونچے اور اپنر بال اور دونون مین کچھ جدائی تھی۔ بغل شریف صاف جس سے
بوئے مشک پیدا۔ سینۂ مبارک چوڑا اور فی الجملہ اُبھرا ہوا تھا شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف تھا مگر
ایک خط موئے باریک سینہ سے ناف تک ہویدا۔ دونون شانون مین مہر نبوت چنانچہ حدیث شریف

مین آیا ہر و بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین - دست مبارک دراز و کلائیان چوڑی اور پر گوشت - انگلیان دراز موافق اعتدال - ناخن شریف غیرت ہلال بنڈلیان بہت مصفا اور باریک کم گوشت نہ چندان دراز نہ چندان عریض بدرجۂ اعتدال - قدم مبارک کبھی خاک راہ سے آلودہ نہ ہوا جسم شریف آپکا کمال روشن اور نورانی تھا - اور جو عضو اعضاے بدن مبارک سے تھا خوشنما اور کمال دلکش اور دلربا تھا - چنانچہ براء بن عازب صحابیؓ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت کو شب ماہ مین حلۂ سرخ دھاری دار پہنے ہوے دیکھا چشم شوق سے بار بار آپکے جمال پر انوار کو مین دیکھتا تھا اور ماہتاب پر نظر کرتا تھا قسم ہے خداے بزرگ کی کہ جسم شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند سے زیادہ روشن تھا اور اُس سے زیادہ پر نور تھا صلی اللہ علیہ وسلم - اب ہم مناسب سمجھتے ہین کہ تعداد غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانون کو آگاہی کے لیے قلمبند کرین لہذا -

تعداد غزوات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہین

ابواء بماہ صفر ہجرت سے ایک برس بعد یہ غزوہ قریش و بنی حمزہ سے واقع ہوا -

بواط بماہ ربیع الاول ہجرت سے ایک برس بعد آپنے سائب بن مظعون کو مدینہ کا حاکم کرکے آپ اس غزوہ مین تشریف لیگئے اور ربیع الاول کے آخر مین آپ فتحیاب ہوئے -

عشیرہ بماہ جمادی الاولی بعد ایک برس ہجرت کے یہ غزوہ قریش سے واقع ہوا -

بدر اولیٰ بماہ جمادی الآخر ہجرت کے ایک برس بعد مدینہ مین زید بن حارث کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ مین تشریف لیگئے اور بعد فتح کے تین ماہ قیام کیا -

نخلہ بماہ شعبان المعظم سنہ ایک ہجری اس غزوہ مین آپ نے عبداللہ بن جحش کو ساتھ آٹھ مہاجرین کے بھیجا اور اسی ماہ مین قبلہ بیت الحرام کی جانب مقرر ہوا -

بدر کبریٰ بماہ رمضان المبارک سنہ ایک ہجری مین یہ لڑائی ہوئی اسی غزوہ کے متعلق یہ کتاب البدر ہے جسکے مشرح حالات اس کتاب مین درج کیے گئے ہین اس لڑائی مین ایک عریشہ یعنے ایک تخت آپکے واسطے تیار کیا گیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے تیر پھینکا اور ملائکہ آپکی مدد کیواسطے حاضر ہوتے اور ابوجہل مارا گیا -

بنی سلیم بماہ شوال سنہ ہجری یہ غزوہ بدر کبریٰ سے سات روز بعد واقع ہوا -

شویق باہ ذی الحجہ سنہ ۲ہجری اس غزوہ مین ابو سفیان سے لڑائی ہوئی۔
ذی امر باہ ذی الحجہ سنہ ۳ ہجری اس غزوہ مین آپنے حضرت عثمان کو حاکم مدینہ کر کے آپ
تشریف لیگئے اور جلد فتح ہوئی۔
فرع باہ ربیع الاول سنہ ۲ ہجری یہ غزوہ ساتھ قریش کے واقع ہوا اور آپنے دو مہینے فرع پر
قیام فرمایا۔
زید بن حارث جمادی الآخر سنہ ۲ ہجری مین یہ غزوہ کنارہ دریا پر واقع ہوا اور خویصہ ابن مسعود
ایمان لائے۔
احد = باہ شوال سنہ ۳ ہجری اس غزوہ مین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کے ہاتھ سے شہید
ہوئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ صاحب لوا ہوئے۔
ذات الرقاع جمادی الاولے سنہ ہجری اس غزوہ مین ابو ذر غفاری رضی کو مدینہ کا حاکم کر کے آپ نخل
کو تشریف لیگئے۔
بدر الموعد باہ شعبان سنہ ہجری اس غزوہ مین قریش کے ساتھ لڑائی ہوئی۔
دومۃ الجندل باہ ربیع الاول سنہ ۵ ہجری اس غزوہ مین سباع غفاری کو حاکم مدینہ کیا اور آپ
تشریف لیگئے۔
خندق اسیکا نام جنگ احزاب بھی ہی باہ شوال سنہ ۵ ہجری اس غزوہ مین قوم غطفان سے
لڑائی ہوئی اور خندق کھودا گیا اور بہت سے معجزات ظاہر ہوئے۔
بنی قریظہ سنہ ہجری اس غزوہ مین حضرت جبرئیل نے آکر قوم مخالف کو تباہ کیا۔
بنی لحیان باہ جمادی الاولی سنہ ۶ ہجری
ذی قرد باہ جمادی الاولی سنہ ۶ ہجری بعد
بنی المصطلق باہ شعبان المعظم سنہ ۶ ہ ... بن نے
افک کیا اور آیۃ تطہیر نازل ہوئی۔
خیبر۔ باہ محرم الحرام سنہ ۷ ہجری اس غز ... بت
بنایا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے

موتہ ماہ جمادی الاولی ۸ھ سنہ ہجری اس غزوہ مین زید بن حارث کو اول سردار لشکر کا کر کے بھیجا پھر آپ تشریف لیگئے =

فتح مکہ ماہ رمضان المبارک ۸ھ سنہ ہجری اس غزوہ مین ابو سفیان ایمان لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یوم فتح کعبہ مین اذان کہی =

حنین ۸ھ سنہ ہجری یہ غزوہ بعد تھوڑے دن کے فتح مکہ سے واقع ہوا اس غزوہ مین ملائکہ واسطے مدد کے آئے =

تبوک ماہ رجب المرجب ۹ھ سنہ ہجری اس غزوہ مین حضرت کی دعا سے پانی برسا اور مسجد ضرار کے کہ منافقین نے بنائی تھی واسطے تخریب ایمان کے توڑنے کو حکم ہوا ۔

عبد اللہ بن رواحہ اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو مع چند اشخاص واسطے مارنے بشیر کے بھیجا =

عبد اللہ بن انیس اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو واسطے قتل خالد ابن سفیان کے روانہ کیا =

ذات السلاسل اس غزوہ مین بطلب عمرو بن عاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی و عمر رضی وغیرہ صحابہ کو بھیجا =

عبد اللہ بن غالب اس غزوہ مین واسطے لوٹنے بنی ملوح کے عبد اللہ بن غالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا =

بن ابی حذرد ۔ اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو لوا عنایت فرمایا اور واسطے لڑائی کے بھیجا =

ابی عبیدہ اس غزوہ مین آپ نے عبیدہ کو توشہ دان خرما عنایت فرمایا اور لڑائی کو بھیجا ۔

عمرو بن امیہ ۔ اس غزوہ مین آپنے عمرو بن امیہ کو واسطے لڑائی ابی سفیان کے روانہ فرمایا ۔

سالم ۔ اس غزوہ مین سالم کو لشکر کا سردار بنا کر آپنے روانہ کیا ۔

عمیر ۔ اس غزوہ مین آپنے عمیر کو سردار لشکر بنا کر طرف بنی خدرج کے لڑائی کیواسطے روانہ فرمایا ۔

بعض مورخین کی راے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنیس لڑائیاں ہین بعض کہتے ہین کہ

شویق باہ ذی الحجہ ۲ھ ہجری اس غزوہ مین ابو سفیان سے لڑائی ہوئی ۔
ذی امر باہ ذی الحجہ ۳ھ ہجری اس غزوہ مین آپنے حضرت عثمان کو حاکم مدینہ کرکے آپ تشریف لیگئے اور جلد فتح ہوئی ۔
فرع باہ ربیع الاول ۳ھ ہجری یہ غزوہ ساتھ قریش کے واقع ہوا اور آپنے دو مہینے فرع مین قیام فرمایا ۔
زید بن حارث جمادی الآخر ۳ھ ہجری مین یہ غزوہ کنارہ دریا پر واقع ہوا اور خولیصہ ابن مسعود ایمان لائے ۔
احد باہ شوال ۳ھ ہجری اس غزوہ مین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ صاحب لوا ہوئے ۔
ذات الرقاع جمادی الاولے ۴ھ ہجری اس غزوہ مین ابو ذر غفاری کو مدینہ کا حاکم کرکے آپ نخلہ کو تشریف لیگئے ۔
بدر الموعد باہ شعبان ۴ھ ہجری اس غزوہ مین قریش کے ساتھ لڑائی ہوئی ۔
دومۃ الجندل باہ ربیع الاول ۵ھ ہجری اس غزوہ مین سباع غفاری کو حاکم مدینہ کیا اور آپ تشریف لیگئے ۔
خندق اسکا نام جنگ احزاب بھی ہے باہ شوال ۵ھ ہجری اس غزوہ مین قوم غطفان سے لڑائی ہوئی اور خندق کھودا گیا اور بہت سے معجزات ظاہر ہوئے ۔
بنی قریظہ ۵ھ ہجری اس غزوہ مین حضرت جبرئیل نے آکر قوم مخالف کو تباہ کیا ۔
بنی لحیان باہ جمادی الاولی ۶ھ ہجری بعد چھ مہینے فتح بنی قریظہ کے یہ غزوہ واقع ہوا ۔
ذی فرد باہ جمادی الاولی ۶ھ ہجری بعد چھ روز غزوہ بنی لحیان سے واقع ہوا ۔
بنی المصطلق باہ شعبان المعظم ۶ھ ہجری اس غزوہ مین حضرت عائشہ صدیقہ پر مخالفین نے افک کیا اور آیۂ تطہیر نازل ہوئی ۔
خیبر باہ محرم الحرام ۷ھ ہجری اس غزوہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صاحب رایت بنایا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا اور اہل خیبر کی صلح واقع ہوئی ۔

موتہ باہ جمادی الاولی ۸ھ ہجری اس غزوہ مین زید بن حارث کو اول سردار لشکر کا کرکے بھیجا پھر آپ تشریف لیگئے =
فتح مکہ باہ رمضان المبارک ۸ھ ہجری اس غزوہ مین ابوسفیان ایمان لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یوم فتح کعبہ مین اذان کہی =
حنین ۸ھ ہجری یہ غزوہ بعد تھوڑے دن کے فتح مکہ سے واقع ہوا اس غزوہ مین ملائکہ واسطے مدد کے آئے =
تبوک باہ رجب المرجب ۹ھ ہجری اس غزوہ مین حضرت کی دعا سے پانی برسا اور مسجد ضرار کے کہ منافقین نے بنائی تھی واسطے تخریب ایمان کے توڑنے کو حکم ہوا۔
عبداللہ بن رواحہ اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو مع چند اشخاص واسطے مارنے بشیر کے بھیجا =
عبداللہ بن انیس اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو واسطے قتل خالد ابن سفیان کے روانہ کیا =
ذات السلاسل اس غزوہ مین بطلب عمرو بن عاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ صحابہ کو بھیجا =
عبداللہ بن غالب اس غزوہ مین واسطے لوٹنے بنی ملوح کے عبداللہ بن غالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا =
بن ابی خدرد = اس غزوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کو لوا عنایت فرمایا اور واسطے لڑائی کے بھیجا =
ابی عبیدہ اس غزوہ مین آپ نے عبیدہ کو توشہ دان خرما عنایت فرمایا اور لڑائی کو بھیجا =
عمرو بن امیہ ۔ اس غزوہ مین آپنے عمرو بن امیہ کو واسطے لڑائی ابی سفیان کے روانہ فرمایا =
سالم ۔ اس غزوہ مین سالم کو لشکر کا سردار بناکر آپنے روانہ کیا =
عمیر ۔ اس غزوہ مین آپنے عمیر کو سردار لشکر بناکر طرف بنی خذرج کے لڑائی کیواسطے روانہ فرمایا ۔
بعض مورخین کی راے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انیس لڑائیان ہین بعض کہتے ہین کہ

چھبیس بعض کے نزدیک ستائیس بعض کے نزدیک چھتیس اور آخر جنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ تبوک ہی نو لڑائیون کے سوا اور لڑائیون مین کشت وخون کی نوبت نہین آئی جنکی تعداد یہ ہی جنگ بدر جنگ احد۔ جنگ خندق۔ جنگ بنی قریظہ۔ جنگ بنی مصطلق۔ جنگ خیبر۔ فتح مکہ۔ جنگ حنین۔ اور جنگ طائف مین بھی خونریزی کی نوبت پہونچی۔ بعض کہتے ہین کہ بارہ لڑائیون مین جدال وقتال کی نوبت آئی اور لڑائیون مین ایسی نوبت نہ آئی =

اور تعداد افواج محمدی کی نسبت مورخین لکھتے ہین کہ اسمین کلام ہی کہ آیا پینتیس سریہ یا اڑتالیس سریہ ہین ایک سریہ چار سو آدمی کے لشکر کا ہوتا ہی اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ظفر پیکر انیس ہزار دو سو مجاہدین کا ہوتا ہی۔ اور تعداد اصحاب کی نسبت مورخین لکھتے ہین کہ جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف کو فتح کیا اُسوقت آپکے ہمراہ دس ہزار مجاہدین تھے۔ اور جنگ حنین مین بارہ ہزار آدمی تھے = اور جنگ تبوک مین ستر ہزار مجاہدین تھے۔ حجۃ الوداع مین اسی ہزار مسلمان تھے جسمین چالیس ہزار ہمراہ رکاب تھے اور بوقت وفات حسرت آیات ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی موجود تھے اسمین یہ نکتہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام بھی گذرے ہین لہذا خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر وقت تک اسیقدر اصحاب پاک سے تعداد انبیاء علیہم السلام سے سبکو آگاہ کر دیا =

صحابی کی تعریف

اہل شرع کے نزدیک صحابی اُسکو کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سراسر فیضان صحبت سے سرافراز ہوا ہو اور دین اسلام پر اُسکا خاتمہ ہوا ہو =

مراتب اصحاب کی نسبت

بعض مورخین کی یہ راے ہی کہ مرتبے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم تیرہ قسم کے ہین بعض کے نزدیک اٹھارہ قسم کے ہین =

اول مرتبہ اُنکا ہی جو اولاً اسلام لائے یعنے عورتون سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور

مردون سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور لڑکون سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ غلامون سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ۔ موالی سے پہلے زیدؓ بن حارثہ۔ اور وہ لوگ جو قبل ظہور دعوت ایمان لائے ؎

بعد اسکے حضرت عثمانؓ غنی اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبد الرحمن بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور عبیدہ اور عبید اللہ اور سعدؓ وغیرہم ایمان لاتے گئے۔

دوم ظہور دعوت پر ایمان لائے والے جنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باعلان خانہ کعبہ مین اول مرتبہ جاکر نماز پڑھی یہ وہ دن ہی جسدن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے آپکے ایمان لانے پر مسلمانون کی تعداد چالیس تک پہونچی جبمین اصحاب اربعہ بھی شریک تھے ان دونون طبقہ کے اصحاب ایک ہی درجہ مین شمار کیے جاتے ہین ؎

سوم درجہ کے وہ مسلمان تھے جو حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت نبوی کے مکہ سے ہجرت کرکے حبشہ کو چلے گئے اُسمین حضرت عثمانؓ بھی شریک تھے۔

چہارم درجہ اُن لوگون کا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے اور قیام کیا ؎

پنجم درجہ اُن انصار کا ہی جو مدینہ مین سب سے اول ایمان لائے۔

ششم درجہ ان لوگون کا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ مین بعد چندے ایمان لائے اور مہاجرین کی مدد کی ؎

ہفتم درجہ اُن بقیہ انصار کا ہی جو مسلمان ہوکر مہاجرین کی خاطر داری مین مصروف ہوئے۔

ہشتم درجہ اُنکا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے تھوڑے دنون بعد مکہ سے مدینہ ہجرت کر آئے ؎

نہم۔ درجہ اصحاب بدر کا ہی جنکی سب خطائین معاف ہین ؎

دہم درجہ اُنکا ہی جنھون نے جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ کے زمانہ مین ہجرت کی ؎

یازدہم درجہ اُنکا ہی جو مقام حدیبیہ ببول کے درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت الرضوان مین داخل ہوئے ؎

دوازدہم درجہ اُنکا ہی جو بعد بیعت الرضوان اور قبل فتح مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے =

سیزدہم درجہ اُنکا ہی جو بروز فتح مکہ معظمہ مشرف باسلام ہوئے =

چہاردہم درجہ اُنکا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ مین بھی شریک ہوئے =

پانزدہم درجہ اُنکا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کم ازکم ایک سال بھی فیض صحبت مین رہے ہین

شانزدہم درجہ اُن لوگونکا ہی جو سن بلوغ مین ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ساعت بھی فیض صحبت پایا =

ہفدہم درجہ انکا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایمان لائے اور حضور کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے -

ہژدہم درجہ اُن لڑکونکا ہی جنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دیکھا ہی =

ذکر سفارت

مورخین لکھتے ہین کہ سنہ ہجری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کے واسطے جو سفارتین سلاطین و امرا کو بھیجین وہ سات تھین پہلی سفارت خسرو پرویز کسرائے ایران کو دوسری ہرکیلوس قیصر روم کو تیسری اصحمہ بن بحیرہ نجاشی حبش کو - چوتھی مقوقس بن نہی حاکم مصر کو - پانچوین حارث بن شمر غسانی گورنر قیصر روم متعینہ شام کو - چھٹی ہوزہ بن علی بادشاہ یمامہ کو ساتوین منذر بن ساوی ملک بحرین کو - اسمین اکثر مشرف باسلام ہوئے مگر خسرو پرویز نے نامہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چاک کرڈالا اور وہ خوار و ذلیل ہوا باقی اس دعوت کا نتیجہ اچھا نکلا کہ جنوبی عرب مین دائرہ اسلام نے بڑی وسعت حاصل کرلی اسوجہ سے کہ ملک یمن اور بحرین مین عام طور سے دعوت اسلام قبول کرنے لگے تھے

پیشین گوئی سطیح وحال تزلزل ایوان کسریٰ

ابو الفدا اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بطن مادر سے جلوہ آرائے مہد جہان ہوئے تو اُسوقت فارس مین نوشیروان عادل کا زمانہ تھا اور اُسکا لقب کسریٰ تھا اُسکا محل جو سو گز اونچا نہایت مضبوط اور عالی شان طور پر تعمیر کیا ہوا تھا بسبب عظمت و جلال میلاد آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم یکایک تنزلزل ہوا اور اُسکے محل کے چودہ کنگرے گر پڑے اور اُسی شب شاہ کسری نے ایک خواب مہیب دیکھا کہ کچھ عربی گھوڑے اشتر قوی کو کھینچے لیے جاتے ہین اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اُسکے بلاد مین پھیل گئی ہی صبحکو خواب سے بیدار ہو کر بادشاہ ایران اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اپنے خواب کا حال اپنے وزرا سے کہا اتنے مین ایک عرضی آتشکدہ فارس کی آئی کہ وہ آگ جو فارسیونکے بڑے آتشکدہ مین ہزار برس سے جل رہی تھی آج اک لخت ٹھنڈی ہو گئی اور اُسیوقت حاکم ایلیا کی عرضی گذری کہ آجکی رات دریاے ساوہ خشک ہو گیا اور فوراً دوسری عرضی اطلاعی عامل طبریہ کی پڑھی گئی کہ آجکی رات دریاچہ طبریہ کا جاری ہونا یکایک بند ہو گیا - یہ عجیب و غریب حالات سُنکر اُسوقت نوشیروان سخت پریشان ہوا بعدازان بمشورہ اپنے مصاحبون کے ان حالات کا جویان ہوا کہ آیا یہ کیا ماجرا ہی بادشاہ نے موبدان قاضی القضات فارس سے (جو دربار مین اُسوقت حاضر تھا) تعبیر خواب و دیگر حالات کو دریافت کیا - یہ قاضی بڑا زبردست عالم تھا اُسنے سوچکر عرض کیا کہ جہان پناہ تعبیر اِس خواب کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ کوئی شخص عرب مین پیدا ہوا ہی اُسکے ظہور کی یہ بشارت ہی جس سے بڑے بڑے کام ہونیوالے ہین اور عنقریب نواح عرب سے کوئی حادثہ پیش ہونیوالا ہی - نوشیروان کی اِس کہنے سے تسلی نہوئی آخر نعمان ابن المنذر کو حکم بھیجا کہ ایک ایسا عالم زبردست ہمارے پاس بھیجو جو ہمارے ہر ایک سوال کا پورا جواب دے سکے - نعمان نے عبدالمسیح بن عمر غسانی کو کہ ملوک شام سے تھا اور جسکی عمر تین سو ساٹھ برس کی تھی اور جو بزمانہ خلافت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تک زندہ رہا اور بروایت دیگر عبدالمسیح بن حبان بن نفیلہ کو کسریٰ کے پاس بھیجا کسریٰ نے عبدالمسیح سے سوالات کیے جسکو سُنکر اُسنے کہا میرا خالو سطیح ملک شام مین رہتا ہی وہ تیرے سوالات کا جواب بہت معقول دے سکتا ہی سطیح ایک شخص کاہن بنی ذیب ساکن جابیہ تھا چھ سو سال کی عمر اُسکو خدا تعالیٰ نے عطا کی تھی اُسکے بدن مین جوڑ و ہڈیان نہین تھین ایک گوشت کا لوتھڑا تھا سر گردن کا نشان مفقود اور مُنھ سینہ مین تھا وہ نہ چلتا تھا نہ پھرتا تھا نہ اُسمین طاقت نشست و برخاست کی تھی مگر جب غصہ مین آتا اور ہوا مین بھر جاتا اُٹھکر بیٹھ جاتا جب اُسکو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجانا چاہتے تو مثل کپڑے کے لپیٹ لیتے اور گٹھری کیطرح اُٹھا کر لیجاتے جب یہ منظور ہوتا کہ سطیح اخبار غیب بیان کرے تو اُسکو ہلاتے جیسے بھری ہوئی مشک کو ہلاتے ہین اُسوقت چونکتا اور اخبار غیب بیان کرتا - القصہ کسریٰ نے عبدالمسیح سے کہا کہ اسیوقت تو اُسکے پاس جا اور میرے سوال کا جواب لا عبدالمسیح روانہ ہوا جابیہ پہونچکر سطیح کے پاس گیا اُسوقت سطیح کو حالت

نزع مین پایا خود سلام کیا اور کسریٰ کیجانب سے تحیت ادا کی کچھ جواب نہ پایا بعدہ عبد المسیح نے چند شعر پڑھے جنمین اپنے آنیکا سبب موزون کیا تھا سطیح نے اُن اشعار کو سُنکر جواب دیا ای عبد المسیح تو بھیجا ہوا کسریٰ کا بھاگتے ہوئے اونٹ پر اِسوقت آیا ہی کہ سطیح قبر مین جانیکو تیار ہی تجکو بادشاہ ساسان نے بسبب اُس اضطراب کے جو اُسکو تزلزل ایوان اور گرنے کنگرون اور بُجھ جانے آگ فارسیون اور خواب دیکھنے موبدون سے پیدا ہوا ہی بھیجا ہی اے عبد المسیح جسوقت تلاوت یعنی قرآن خوانی پیدا ہو صاحب عصا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہون رودخانہ سماوہ جاری ہو دریا ساوہ خشک ہو جائے آتش پارسی بُجھ جائے اُسوقت حکومت فارس بابل سے دور ہو جائیگی مقام سطیح پردہ دنیا پر نرہیگا علم کہانت زمین شام سے اُٹھ جائیگا جسقدر کنگرے ایوان کسریٰ کے گرے ہین اُسیقدر آل ساسان از قسم ذکور و اناث حکومت فارس کرین بعدہ جو آنا ہو وے وہ آئے سطیح یہانتک بیان کرکے گر پڑا اور مرگیا۔ عبد المسیح نے واپس آکر نوشیروان سے یہ سب حال کہا کسریٰ نے جواب دیا چودہ شخصون کی حکومت کو مدت چاہیے اور تقدیر ربانی سے کسیکو خبر نہین کتب تاریخ سے ظاہر ہی کہ ۳۱ سنہ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یزد جرد بادشاہ فارس نوشیروان سے چودھوان بادشاہ آل ساسان مین تھا سعد بن ابی وقاص نے اُسکو مدائن مین شکست دیکر ملک فارس شامل دائرہ حکومت اسلام کر لیا اور سلسلہ سلطنت آل ساسان ختم ہو گیا اور اُس پیشین گوئی کی جو سطیح نے زوال سلطنت آل ساسان کی تھی تصدیق ہو گئی۔

حال نزول قرآن

قرآن پاک کا جب نازل ہونا شروع ہوا اور آپکو دعوت الی الخلق اور تبلیغ احکام و اعلاء کلمۃ اللہ مقصود ٹھہرا اور امر معروف و نہی عن المنکر آیا اور حسب نصوص قرآنی نجات و فلاح دارین اور خیر و صلاح کونین منظور خاطر ٹھہری تو حضور نے بہ نفس نفیس حفظ دین کیواسطے مع اصحاب جلیس محنت و مشقت اُٹھانا گوارا کی اور آیات کریمہ قال اللہ تعالی یا ایہا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ[۵۱] و قال واحکم[۵۲] بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواءھم عما جاءک من الحق = و قال ولتکن[۵۳] منکم امۃ

[۵۱] ای نبی پہونچا دے تو وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی تجھپر تیرے رب کیجانب سے اور اگر نکیا تو نے پس نہ پہونچایا تو نے رسالت اپنی کو۔
[۵۲] پس حکم کر تو اُنمین موافق اُسکے کہ نازل کیا ہی خدا نے اور نہ تابع ہو تو اُنکی خواہشون کا چھوڑ کر اُس چیز کو کہ آیا ہی تجکو حق ۱۲
[۵۳] اور چاہیے کہ ہووے تم مین سے ایک گروہ بلاتے رہین طرف خیر کے اور حکم کرین اچھی بات کا اور منع کرین برائی سے اور وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین ۱۲

یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون وقال واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید العقاب وقال اللہ تعالی ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات پر عمل فرمایا گو حضور انور نے ہر قسم کی تکلیف وزحمت ارباب ضلالت سے پائی مگر تبلیغ رسالت مین سرگرم رہے اور وقت مفاد ارشاد الٰہی (ان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون) کو مقدم سمجھا اور مخالفین اسلام سے شرعًا ہر قسم کا عہد و پیمان لیلیا جسکی مثالین اظہر من الشمس ہین - لکھا ہی کہ ہجرت کے چھٹے سال غزوۂ بنی المصطلق کیا گیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذیقعدہ کے مہینے مین ایک ہزار چار سو سے زیادہ مع جمعیت اصحاب مدینہ سے مکہ شریف کو اونٹون کی قربانی کی غرض سے روانہ ہوے جب آپ ذوالحلیفہ پہونچے توآپ نے احرام باندھا ادھر قریش کو جب خبر لگی کہ گروہ نبوی مکہ مین آتا ہی قریش نے بلاح نام مقام پر اپنا لشکر جمع کیا کہ گروہ نبوی مکہ مین نہ آنے پائے اور خالد ابن الولید اور عکرمہ بن ابی جہل کو مع دو سو سپاہیون کے طلیعہ نام مقام پر مقرر کیا - غدیر الاشطاط نام موقع پر جو حدیبیہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے تو مخبرین اسلام نے قریش کے ارادہ اور تہیہ کی آپ کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ بہ تہیہ جنگ گھر سے نہین چلے تھے اسوجہ سے کوئی سامان حرب سوائے ایک ایک جنبیہ کے ہمراہ نہ تھا اس خبر کے سننے پر راستہ سے سیدھی طرف کو ایک دشوار گذار پہاڑی پر قبضہ کرلیا اور وہان قیام کیا اسی عرصہ مین کفار قریش حدیبیہ تک آچکے تھے اور حدیبیہ اُسی پہاڑی کے نیچے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس منشا کو سمجھانے کے واسطے کہ ہم لڑنے کی غرض سے نہین آئے ہین خراش بن امیہ صحابی کو قریش کے پاس بھیجا مگر اُن کی تحقیر کیے جانے کے سبب سے وہ واپس آگئے اور بجاے اُنکے حضرت عثمانؓ کو بھیجا جنکے استقبال و تعظیم کے بعد اُنکو نظر بند کرلیا گیا - قریش نے خزاعہ قبیلہ مین سے ایک شخص بدیل بن ورقہ کو مع کچھ ہمراہیون کے حضور نبوی مین اس غرض سے بھیجا کہ آپ کے

لہ اور بچو تم اس فتنہ سے کہ نہ پہونچے گا فقط انھین لوگونکو جنھون نے ظلم کیا ہی اور جانو تم تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی -

لہ اور البتہ آزمائین گے ہم تمکو ساتھ ایک چیز کے خوف سے اور بھوکھ اور کمی مالون سے اور جانون سے اور پھلون سے -

لہ اگر توڑ دین قسمون اپنی کو بعد عہد کے اور طعن کرنے لگین تمھارے دین پر پس قتل کرو پیشوایان کفر کو اسواسطیکہ نہین عہد رہا واسطے انکے

آنے کا اصلی منشا کیا ہے جسکا یہی جواب دیا گیا کہ صرف بیت اللہ شریف کی زیارت کی غرض سے ہم آئے ہین - بدیل جب واپس آگیا تو اُس نے قریش سے بہت کوشش کی کہ انکے اور گروہ نبوی کے مابین مصالحت ہوجائے مگر کچھ فائدہ نہوا اور عروہ بن مسعود الثقفی کو مکرر اسی سوال کیواسطے قریش نے بھیجا اُسکو بھی وہی جوابدیا گیا جیسا کہ بدیل کو دیا تھا عروہ نے واپس آکر اُس احترام اور ادب کا برتاؤ بڑی حیرت سے بیان کیا جو اُسنے صحابہ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے دیکھا تھا - قریش کے لشکر مین جب لوگون کا یہ منشا معلوم ہوا کہ حج کے آنیوالون کو روکنا نہین چاہیئے تو قریش نے مجبوراً استدعار مصالحہ کیواسطے سہیل بن عمرو کو قافلہ اسلام مین بھیجا - صلح کی گفتگو مین بہت کچھ مباحثہ رہا اور اسی اثنا مین سہیل نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ اس سال حج ملتوی رکھا جائے اور آیندہ سال مین جب آپ مع صحابہ کے تشریف لائین تو تین دن کے واسطے ہم شہر سے باہر نکل جائینگے اور آپ تین دن تک شہر مین رہین مگر تین دن سے زیادہ قیام نہ فرمائین اور یہ بھی کہا کہ ہمارے مابین دس برس تک کی صلح کا معاہدہ ہو اور اس صلح کی مدت مین اگر کوئی قریش مسلمانون کے پاس پناہ لینے جائے تو اُسکو پناہ نہ دیجاسے اور اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس پناہ لینے آئے تو اُسکو واپس نہ مانگا جائے گو ان شرطون کی سختی کیوجہ سے اصحاب کرام مین کسی قدر گفتگو پیدا ہوئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صلح نامہ لکھنے کا حکم دیا - مضمون صلحنامے کے ارشاد فرماتے وقت (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے لکھے جانے پر سہیل نے اعتراض کیا اور کہا کہ عادت قریش کے مطابق (باسمک اللہم) لکھا جانا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایسا ہی لکھو یعنے (باسمک اللہم) جب حضرت علیؑ نے یہ کلمات لکھے (ھذا ما صلح محمد رسول اللہ) تو سہیل نے پھر اعتراض کیا اور کہا کہ بجاے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد بن عبداللہ لکھا جائے - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا کہ اُس کے کہنے کے موافق ہی لکھا جائے - مگر حضرت علیؑ نے یہ کہا کہ مین رسول اللہ کے کلمہ کو نہین کاٹ سکتا ہون - اُن کلمات کے کاٹنے سے انکار کیا تو آپ نے یہ فرمایا کہ ان لوگون کے میری رسالت کی تصدیق نہ کرنے سے میری رسالت مین کچھ فرق نہین آسکتا آپنے اپنے ہاتھ سے اُن الفاظ کو مٹادیا اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تجھے بھی ایکدن ایسا ہی آنیوالا ہے اس مصالحہ کی تکمیل کے بعد ابوجندل بن سہیل جو اول مسلمان ہوچکا تھا

مگر باپ نے اُسکے بیڑیاں ڈالکر گھر مین بند کر رکھا تھا کسی طریقہ سے بھاگ کر اور بیڑیون سمیت گھسٹ گھسٹا کر حضور نبوی مین جا پہونچا۔ سہیل اُسوقت وہین موجود تھا اُسنے اپنے بیٹے کے مُنھ پر تھپڑ لگائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صلحنامہ کی شرط کے ایفا مین یہ بات داخل ہے کہ میرے حوالہ کردیا جائے رسول پاک نے اُسکے قول کی تصدیق کی اور وہ اپنے بیٹے ابو جندل کو مارتا ہوا لشکر اسلام سے لیچلا آپنے ابو جندل و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صبر کرنیکا حکم فرمایا مگر جبکہ حالت کی یہ صورت ہوئی تو سبکو بڑا افسوس ہوا صلح کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیون کو ذبح کرڈالا اور وہین پر حجامت بنوائی اور مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لیگئے (ماخوذ از کتاب مراۃ العبر) مصنفہ دیار بکرابی سعید پاشا جلد پنجم مطبوعہ ۱۳۰۶ھ ہجری = ایسے اور بھی واقعات ہین اُن سے قطع نظر کرکے اسجگہ ہمنے ایک ہی واقعہ کو قلمبند کرنا مناسب سمجھا۔

تعداد کاتب آنحضرت صلعم

حضور پیغمبر خدا کے کاتب وحی اور منشی حضرات ذیل عثمان بن عفان حضرت علی ابن ابیطالب حضرت خالد ابن سعید بن عاص حضرت ابان ابن سعید حضرت علا ابن حضرمی حضرت زید بن ثابت حضرت عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہم تھے۔ مگر اول درجہ کے کاتب حضرت ابی بن کعب تھے اور یہی لوگ کاتب وحی الٰہی تھے اور تمام مراسلات اور نامے جو سلاطین و دیگر امرا کو جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انھین لوگون سے لکھواتے تھے =

بیان ترتیب قرآن

جب قرآن پاک کا نزول ہوا تو اولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جسوقت نزول قرآن شریف کا ہوتا تھا حضور فوراً ہی اپنے سامنے اُسے لکھوا لیتے اور مطابق تعلیم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ترتیب دیگر آیتون کے ماقبل مابعد مین رکھواتے چنانچہ قبل از وفات شریف اختتام وحی کے ساتھ کتابت قرآن بھی ختم ہوچکی تھی چونکہ وہ تحریر اُس زمانہ کے عام رواج کے موافق جھلی اور چمڑے اور ہڈی اور پتھر اور چھال اور لکڑی پر منتشر تھی جسکا مجلد ہونا غیر ممکن تھا لہذا بخوف تلف بمشورہ حضرت فاروق حضرت صدیق

اکبرنے اُسکو نقل کرایا اور اُسمین یہانتک احتیاط کی کہ حضرت زید بن ثابت سے کہ جو مشہور اور مستند کاتب وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور قرآن کی طرز کتابت سے واقفیت تامہ رکھتے تھے اور حافظ قرآن بھی تھے اُنسے نقل کرایا اُنکے سوا کسی غیر شخص کو اس خدمت پر مامور نہ فرمایا حضرت زیدؓ بن ثابت کو بوقت کتابت قرآن خود بھی اسقدر احتیاط رہی کہ بوقت تحریر کم سے کم دو دو اور آدمیون کی شہادت موقع ہر آیت کی بابت لے لیا کرتے تھے کما صرح بہ الحافظ ابن حجر فی الفتح اور اسی امر کی نسبت انگریزی مورخ جان دیون پورٹ لکھتا ہو کہ حضرت صدیق اکبر نے قرآن شریف کی آیات کو صرف کھجور کے پتون اور جانورون کی کھالون اور بکریون کے شانون کی ہڈیون ہی پر سے نقل نہین کیا بلکہ حافظون کی زبانی بھی لکھا - اور جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت مین زائد نسخون کی ضرورت سمجھی تو اُسی نسخہ کو نقل کیواسطے ام المومنین بی حفصہ سے طلب کیا اور بدستور سابق اُنھون نے بھی اُس کام پر اُنھین زید بن ثابت کو اس مہم کا مہتمم بنایا - اس مرتبہ سات نسخے لکھے گئے جو بحرین اور مکہ معظمہ اور بصرہ اور کوفہ اور یمن اور شام کی جانب روانہ ہوے اور ایک جلد خاص مدینہ منورہ مین رکھی گئی جو اب تک موجود ہو - اور حضرت حفصہؓ کا نسخہ اُنھین کو واپس دیا گیا زان بعد اور نسخون کا نشر اُنھین کی نقل سے ہوا حتی کہ مطبوعہ کلام اللہ شریف اُسیکی نقل ہین =

عرب ایک وسیع جزیرہ نما بحر قلزم کے مشرقی کنارہ پر واقع ہی اُسکے غرب مین بحیرۂ قلزم۔ شمال مین ایشیا
ترکی و سریا۔ جنوب مین بحر عرب خلیج عدن و ابنا باب المندب۔ مشرق مین خلیج فارس و بحر العرب و بحر
عمان ہی اس جزیرہ کو عموماً جغرافیہ مثلث بتاتے ہین اور باب المندب کو اُسکا زاویہ قائمہ ٹھہراتے ہین مگر
فی الواقع اُسکی صورت ایک بیقاعدہ متوازی الاضلاع کی سی ہی صوبہ عمان کو جو ایران کی طرف ہی اور
جسکا دار الحکومت مسقط ہی اگر علیحدہ کر دیا جاوے تو ہر دو حصہ مستطیل بنجاتے ہین۔ ایران۔ سریا۔ مصر۔
ابی سینا کنارہ کنعان سے جسکو قدیم یونانی زبان مین فی نیشیا اور زمانہ متوسط مین فلسطین یا ارض مقدس
اور زمانہ حال مین سریا یا شام کہتے ہین ملا ہوا ہی نہر سویز نے اس ملک کو مصر سے علیحدہ کر دیا ہی رقبہ
اس ملک کا بارہ لاکھ مربع میل اور آبادی ایک کرور سے زیادہ ہی اور طول زیادہ سے زیادہ اٹھارہ سو اور عرض
بارہ سو میل ہی۔

اگرچہ جزیرہ نمائے عرب مین پہاڑونکی چند قطارین واقع ہین مگر بہت بڑا حصہ اس نامی گرامی ملک کا
ہموار اور ریتیلا اور بنجر ہی جو بہت تھوڑے باشندون کی پرورش کر سکتا ہی قدرت سے اگر کبھی کبھی کچھ مینہ برس
جاتا ہی یا کبھی کسی پہاڑ سے کچھ پانی بہ کر آجاتا ہی تو خشک ریگستان اُنکو ایسا پی جاتے ہین کہ کبھی اُنکو میسر نہ آیا تھا
مگر انسانون کی جانون پر آبنتی ہی۔ گرمی کی اس ملک مین یہ حالت ہی کہ مشکون مین پانی خشک ہو جاتا ہی
عرب کے صحرا ئین ایسی زہریلی ہوا چلتی ہی جو باد سموم سے بھی کچھ زیادہ اثر رکھتی ہی جس زمانہ مین یہ ہوا
چلتی ہی اُس زمانہ مین تمام آسمان و زمین متغیر معلوم ہوتے ہین اور نصف النہار کی گرمی شعاعون سے

بچنے کے لیے گھنا سایہ نصیب نہین ہوتا اور نہ مسافرون کی پیاس کھاری پانی سے بجھتی ہو اہل عرب بڑا فخر اس امر کا کرتے ہین کہ ہمارا ملک اور ہم کبھی کسی سے مغلوب نہوے - اور کسی تاریخ مین یہ مندرج بھی نہین ہو کہ عرب کا ملک آجتک مفتوح ہوا ہو ہان ایک وقت مین عرب کا کچھ ٹکڑا قدیم رومیون کے کچھ قبضہ مین رہا اور یمن کا ملک اور اُسکے قرب وجوار کے صوبون کو اکثر فیروز مندون نے پائمال کیا اگرچہ عرب کے رہنے والے تن وتوش مین تناور نہین ہوتے مگر شکل وشمائل کے پورے اور چستی چالاکی کے سچے اور تعلیم وعادت کے باعث سے خطرات اور مہالک مین بیباک اور مصائب سفر سے بے پرواہ ہوتے ہین اور ذکی اور ذہین ہونے کی نسبت چست وچالاک زیادہ ہوتے ہین اور خوے جہلت مین یہ بات زیادہ ہو کہ بڑے زور وشور سے بلا تکلف مرید ومعتقد ہو جاتے ہین اور اونٹ گھوڑ ونکی محنت ومشقت مین شریک وشامل ہوتے ہین اور وہ جانور اپنے آقا کے رفیقون مین معزز وممتاز ہونے سے اور اونٹ گھوڑون سے ایک طرحکی فوقیت حاصل کرتے ہین اور مہمان نوازی مین ضرب المثل ہین -

پرانے عربی جغرافیہ نویسون نے عرب کو پانچ حصون پر تقسیم کیا ہو حجاز - نجد - تہامہ - عروض - یمن - اور زمانہ حال کے جغرافیہ نویس - حجاز - تہامہ - نجد - عمان - حضرموت - یمن - چھ صوبہ ملک عرب کے بتاتے ہین - چونکہ میری کتاب کا تعلق صوبہ حجاز وتہامہ سے ہو لہذا مین اُسیکا حال لکھتا ہون باقی حالات سے ناظرین مجھے معاف فرمائینگے قطعہ حجاز جزیرہ نما عرب کا ایک حصہ ہو جسکے حدود یہ ہین ؎

حجاز کے حدود

شرقاً بادیۃ العرب ونجد - غرباً بحر احمر - جنوباً - یمن - شمالاً بادیۃ العرب - جغرافیہ طبعی کے محقق صوبہ حجاز اور صوبہ تہامہ کو نصف دائرہ منطقہ باردہ شمالیہ اور نصف دائرہ منطقہ معتدلہ شمالیہ مین قایم کرتے ہین جسقدر ملک منطقہ باردہ شمالی اور منطقہ معتدلہ شمالی کے درمیان ہین وہ ایک خاص حالت کے لحاظ سے سرد ملک کہلاتے ہین لیکن یہ تعجب کا مقام ہو کہ منطقہ معتدلہ کی خوشگوار آب وہوا کا کوئی نشان اس قطعہ زمین مین نہین پایا جاتا بلکہ عربی ریگستان حدت ویبوست مین تمام دنیا کے گرم ملکون سے بڑھا چڑھا ہوا ہو اس ملک مین نہ کوئی دریا ہو نہ جھیل ہو - جبل ابو قبیس؟ اور کوہ حرا مکہ مین کوہ احد - مدینہ مین کوہ سینا جہان حضرت موسیٰ خدا تعالی سے ہمکلام ہوے تھے شمالی مغربی گوشہ مین بحر قلزم کے کنارہ پر واقع ہو باقی چھوٹی چھوٹی پہاڑیان اور پہاڑ اس

ملک مین ہین وہ بھی اکثر بے سبزہ زار ہمیشہ آفتاب کی گرم اور تیز شعاعون سے جلتے رہتے ہین اور اُنسے
شعلہ زن مہلک بخارات اُٹھکر انسان کی جان لینے پر آمادہ ہوجاتے ہین =
مکہ کی اور گرد کی پہاڑیان فاران کہلاتی ہین -
مشہور بندرگاہ ملک عرب - عدن - جدہ - مخہ - ینبوع - حدیدہ ہین - بڑے بڑے شہر اس ملک مین کم
ہین - مکہ کی ساٹھ ہزار کے قریب مردم شماری ہی اور شہر مکہ کل عرب کا دار الحکومت ہی جو بحیرۂ قلزم سے
چالیس کوس کے فاصلہ پر آباد ہی جدہ اسکا بندرگاہ ہی اسکے تین طرف پہاڑ ہین مگر چوتھی سمت جسطرف مدینہ
منورہ ہی راستہ صاف ہے پہاڑ کم ہین - مشہور مقام مکہ شریف مین جبل ابو قبیس - غار مرسلات - جبل ثور منی
مسجد الاجابہ - مسجد الرایہ - مسجد الجن - جنت المعلی - مقام حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ - مقام مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مقام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - مکان مولد حضرت علی علیہ السلام - مسجد حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا - مسجد نہر البنی - غار حرا - حرم شریف یعنے خانہ کعبہ - چاہ زمزم ہین - ان سب کے مشرح
حالات جو صاحب دیکھنا چاہین کتب سیر ملاحظہ فرماین جنسے جغرافیہ ملک عرب مین مجکو مدد ملی ہی اور جنکے
مصنفین کا شکریہ ادا کرنا واجب ہی = اسجگہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ حالات تعمیر خانہ کعبہ بغرض دلچسپی ناظرین لکھون

حالات تعمیر خانہ کعبہ

کعبہ مقدس کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے مٹی سے محاذی بیت المعمور کے تعمیر کیا اور
حجر اسود کہ جسمین بندون کے عہد نامہ ہین ایک رکن مین نصب کیا اور بنا ے اولین جہان مین یہی
بیت المعمور ہی کہ واسطے آدم کے بہشت سے دنیا مین اللہ تعالی نے ہنگام ہبوط بہشت سے بھیجا تھا
جسمین ایکدانہ یاقوت سرخ بھی تھا اور قبل ہزار سال تولد ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے خمیر بن ورع
ملقب بہ تیغ بادشاہ کامگار برسم جہانگیری مکہ معظمہ مین پہونچا اور سات تہ جامہ فاخرہ کعبہ کو پہناتے اُسوقت
سے پہنانا جامہ کا کعبہ پر سنت ہوا اور اصح یہ ہی کہ سعد بن کرب الحمیری نے اول چادر کا جامہ کعبہ
پر پہنایا مکہ شریف اسکے اسم بہت ہین مثل بلد الامین وغیرہ اور بغوی نے ذکر کیا ہی کہ اللہ تعالی نے اس
موضع بیت کو قبل ارض سے دو ہزار سال مخلوق کیا اور اُسمین دو فرشتہ تھے کہ دو ہزار سال روز و شب
تسبیح رب جلیل مین مشغول رہتے کعبہ شریف ناف زمین پر ہی اور اُسکو ہنگام طوفان نوح علیہ السلام کے

اللہ تعالی نے چوتھے آسمان پر اُٹھا لیا تھا بعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بغیر سقف کے اُسکو تعمیر کیا اور اُسمین زیورات طلائی معلق تھے جو کوئی اُسکی چوری کرتا اُسپر گر پڑتی وہ فوراً ہلاک ہوجاتا بعدہٗ اللہ تعالی نے مار سفید و سر سیاہ اور دُنب کو واسطے نگہبانی کے پیدا کردیا چنانچہ چھ سو سال تک وہ اُسکے نگہبان رہے اور حافظ نجم الدین فہد فنی نے اپنی کتاب اتحاف الوری باخبار القریٰ مین لکھا ہی کہ طول مکہ کا باب المعلی سے باب شبیکہ تک اور سولیعت سے باب شبیکہ تک ۴۰۷۲ درعہ ہی اور کعبہ دس مرتبہ بنا کیا گیا ہی اول ملائکہ دوم آدم سوم اولاد آدم چہارم ابراہیم پنجم عالقہ ششم جرہم ہفتم قصی بن کلاب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہشتم قریش قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعمر ۲۵ سالگی کے نہم عبداللہ ابن الزبیر دہم حجاج سنہ ۸۰ ہجری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد خلافت مین اضافہ کیا اور ابوجعفر منصور نے کچھ مکانات جدید گرداگرد حرم شریف کے تعمیر کرائے۔ معتضد باللہ عباسی نے شمال کی طرف باب الزیادت تک پشت کعبہ کی طرف باب ابراہیم تک جدید عمارت تعمیر کرکے احاطہ حرم شریف کو بڑھایا۔ سنہ ۹۷۹ ہجری مین سلیمان خان بادشاہ روم نے نئی عمارت حرم شریف کو از سرِ نو بہ کمال پختگی و خوبی تعمیر کرانا شروع کیا جو سلطان مراد خان اُسکے بیٹے کے عہد حکومت مین ختم ہوئی یہی تعمیر اسوقت تک موجود ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ آخر زمانہ مین ایک شخص حبشہ سے اُسکو خراب کرکے خزانہ نکال لیجائیگا خانہ کعبہ پھر تعمیر نہو گا۔ منیٰ کعبہ شریف سے ایک فرسخ ہی جسکا طول دو میل ہی اسجگہ مسجد خیف ہی = چاہ زمزم کعبہ شریف کی دیوار شرقی سے ۳۲ گز مقام ابراہیم سے ۱۴ گز کے فاصلہ پر ہی اس کنوئین کا عمق ۶۷ گز ہی قریب چاہ زمزم ایک مکان موسوم بہ قبۃ الفراشین ہی جسمین اسباب خانہ کعبہ رہتا ہی =

حالات مدینہ منورہ

مدینہ منورہ صوبہ حجاز مین بحر احمر کے بندرگاہ ینبوع سے جانب شمال و مشرق ۱۳۰ میل اور مکہ معظمہ سے جانب شمال تین سو پینسٹھ میل واقع ہی ۲۵ درجہ ۱۴ دقیقہ طول ۴۰ درجہ ۳ دقیقہ عرض ہی آبادی شہر قریب پینتیس ہزار آدمیون کے ہی یہ شہر ایک میدان مین پہاڑیون کے ایک سلسلہ مین واقع ہی اور پہاڑیان مغرب کی طرف سے ایک بڑے صحرا کی حدبندی کرتی ہین۔ چالیس فٹ اونچی دیوار شہر پناہ کی کھچی

ہوئی ہی جسمین جا بجا چالیس برج بنے ہوئے ہین بین بڑے بڑے نفیس پھاٹک ہین۔ جنوبی پھاٹک کا نام باب المصری
ہی شہر پناہ کے باہر کسیقدر آبادی ہی آب وہوا خوش معتدل زمین زرخیز وشاداب ہی باغات و اشجار ثمر کے
نظر آتے ہین۔ زراعت گندم باجرہ جوار کی ہوتی ہی نہرین جا بجا ہین کنوؤن کا پانی بمقابلہ مکہ معظمہ کے اچھا ہی
مدنی علی العموم خوبصورت نیک سیرت۔ خوشخو۔ بردبار۔ نفیس مزاج۔ مہمان نواز۔ خوش پوشاک ہوتے ہین
شہر مین ہر قسم کی جنس دستیاب ہوتی ہی مکہ معظمہ سے گیارہ بارہ روز مین قافلہ یہان پہونچتا ہی =
خاص شہر دو حصون پر منقسم ہی ایک مدینہ منورہ قدیم دوسرا مدینہ منورہ جدید کہلاتا ہی۔ آبادی مدینہ منورہ بجانب
مشرق قبرستان قدیم متصل دروازہ بقیع واقع ہی جسکو جنت البقیع کہتے ہین اسکی دیوار مستطیل ہی اسمین
چند قبہ ہین مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آبادی شہر مین جانب شمال ہی اور اُسکے چھ دروازے ہین باب رحمت
باب السلام۔ باب الجبرئیل۔ باب النساء۔ باب المجیدی۔ باب الزیب۔ اور ایک دریچہ کل حرم مربع مستطیل
ہی۔ صحن مین باغچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی جسمین درخت املی و بیر ہی۔ اور ایک کنوان جناب سیدہ
رضی اللہ عنہا کا ہی جسکے گرد آہنی کٹھرہ ہی۔ مسجد شریف کے بارہ درجہ اور بیاسی ستون ہین دسوین درجہ
کے ستونون مین پیتل کی جالی ڈھائی گز اونچی مزار مقدس کے دیوار کی انتہا سے مسجد تک ہی۔ مدینہ منورہ
سے جانب شمال دو کوس دامن کوہ احد ہی جہان مزار حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہی اور یہین جنگ
احد ہوئی مدینہ منورہ سے بجانب (شمال) ڈیڑھ کوس جبل سلع ہی جسکے دامن مین جنگ احزاب ہوئی۔ مدینہ منورہ
سے بجانب جنوب ڈیڑھ کوس مسجد بنی و باغ بنی نجار مین ہی۔ مدینہ منورہ سے بجانب جنوب چار میل
قصبہ و مسجد قبا ہی جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے اول ہجرت فرما کر فروکش ہوئے تھے۔
بیئر رومہ مدینہ منورہ سے تین کوس وادی عقیق مین متصل مسجد قبلتین جسکو حضرت عثمان غنی نے زر کثیر سے
خرید کے مسلمانون کو وقف کر دیا تھا۔ حنین نواح طائف مین ایک قبہ ہی تبوک ایک قطعہ زمین مابین شام
و مدینہ کے ہی۔ حدیبیہ مکہ معظمہ سے نو میل کے فاصلے پر ایک کنوان یا ایک درخت کا نام ہی جو متصل کنوین
کے ہی اسجگہ اب ہم بدر کا حال شروع کرتے ہین جسکا لکھنا ہمین مقصود ہی اور جسکی وجہ سے ہمین ان حالات
کا لکھنا ضروری تھا غالباً ہمارے ناظرین باقی حالات سے ہمین معافی دینگے =

تحقیق بدر و غزوۂ بدر

قصبہ بدر بندر ینبو سے دو منزل اور بندر رائس سے ایک منزل وادی صفرا سے دس میل ہی بسبب
قرب سمندر یہ قصبہ ریگستان مین ہی یہان مشہور جنگ بدر ہوئی جسکے حالات ہم لکھ رہے ہین اور بدر
کے متعلق مورخین کا خیال ہی کہ بدر ایک کنوین کا نام ہی جسکو بدر نامے ایک شخص نے اس قصبہ مین
کھدوایا تھا اُسی کنوین کے نام سے یہ قصبہ مشہور و معروف ہی بلکہ بخاری شریف اور مسلم شریف مین
حضرت انس رض سے روایت ہی کہ بدر ایک کنوین کا نام ہی جو بطور چشمہ کے تھا اور وہ مدینہ منورہ سے تین
منزل کے فاصلے پر واقع تھا اُسی چشمہ پر ہجرت کے دوسرے سال اسلام کی اول لڑائی ہوئی۔ کفار مکہ
نوسو پچاس اور اہل اسلام تین سو تیرہ تھے ۔ جس سال جنگ بدر ہوئی اُس سال ۲ھ ہجری تھے اسی
سن مین جنگ بدر غزوہ بنی قینقاع غزوہ سویق غزوہ قرقرہ ہوا - اور غزوہ احد وغیرہ کی دو چار لڑائیان
ہوئین اور ہجرت کے چوتھے سال بھی ایک غزوہ بدر ثانی ہوا جسکی نسبت مورخین کی رائے ہی کہ اس مجمع
مین مع گروہ مخالفین (۱۵۰۰) آدمی کا مجمع تھا اس غزوہ مین قریش کے دوبارہ حملے کے خوف سے
مسلمان جمع ہوئے مگر کوئی لڑائی نہین ہوئی = اسوجہ سے اسکا نام غزوہ بدر ثانی ہوا =
غزوہ بدر ثانی کی نسبت مورخین کی رائے ہی کہ مسلمانون کی قریش مکہ سے اس بنیاد پر لڑائی ہوئی کہ مسلمانون
نے ملک شام کا راستہ روک دیا تھا تاکہ دشمنان دین و منافقان بی یقین اہل مکہ کو قافلہ کے آنے جانے
سے دقت اُٹھانا پڑے بلکہ جسقدر لڑائیان اہل مکہ سے ہوئین گویا اسیکا ضمیمہ تھین اگرچہ اُن لڑائیون کی وجہ
سے مسلمان کامیابی کے ساتھ آٹھ سال تک لڑے - مہاجرین رحمہ اللہ اپنے اُن تمام نقصانون کو پورا
کر سکے جو ترک وطن اور اموال سے اُنکو پہونچا تھا گو اُن لڑائیون سے مسلمانون کا رعب بہت بڑھگیا
تھا مگر ملک مین امن و عافیت نہ تھی اور نہ کفار خوبی اسلام سے واقف ہوئے تھے - مگر غزوہ ذیقعدہ
۶ھ ہجری مین یہ کوفت بھی دفع ہو گئی -

ذکر غزوۂ بدر

بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے جہاد کا حکم نازل ہوا یہ پہلا موقع ہی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد شروع کیا یہ بات باتفاق ثابت ہی کہ جس جہاد مین آپ تشریف لیگئے اُسکو اہل سیر غزوہ اور جسجگہ آپ تشریف نہ لیگئے مسلمانون کو بھیجدیا اُسکو سریہ کہتے ہین۔ بالتفصیل ہر غزوہ اور سریہ کا حال لکھنا ایک دشوار امر ہی لیکن اشرف اور عمدہ ترین غزوات غزوہ بدر ہی کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا۔

اسپرٹ آف اسلام مین سید امیر علی جج کلکتہ۔ اور مسٹر واشنگٹن ارونگ اپنی تاریخ مین واقعہ جنگ بدر یون بیان کرتے ہین کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے اشاعت دین اسلام مین بڑی کوشش کی اور رفتہ رفتہ تمام اہل مدینہ کو اپنی بیش بہا اور مقدس تعلیم اور تلقین کے ذریعہ سے مطیع کرلیا چونکہ اُس زمانہ مین اکثر قبائل عرب و یہود اطراف وجوانب سے اکثر شہر مدینہ پر یورش کیا کرتے تھے اسلیے آپ نے مصلحتاً بنظر امن سب سے صلح کرلی اور یہ عہد وپیمان کرلیا کہ کوئی قوم کسی قوم کو نہ ستائے اور ایک دوسرے کو جانی و مالی نقصان نہ پہونچائے۔ قوم یہود کے قبائل بنی نضیر بنی قریظہ اور بنی قینقاع بھی جو مدینہ منورہ کے قرب وجوار مین رہتے تھے اس معاہدہ مین داخل ہوے مگر سنہ ۲ ہجری مطابق سنہ ۶۲۳ع مین کفار مکہ اور اُنکے رفقا نے بیچارے مہاجرین اور انصار کی تکلیف رسانی کی غرض سے اطراف وحوالی مدینہ پر یورش کرنا شروع کیا بلکہ لٹیرونکی طرح مسلمانون کے پھلونکو توڑ لیجانا اور باردار درخت کا کاٹ ڈالنا چوپایونکے گلونکو لوٹ کرلیجانا اُنکے بائین ہاتھ کا کھیل ہوگیا تھا اور غزوہ بدر کے دو سبب صاحب تاریخ کامل ابن اثیر نے اپنی تاریخ جلد (۲) صفحہ (۵۴) وصفحہ (۵۵) مین لکھے ہین ایک عمر بن الحضرمی کا قتل کیا جانا دوسرے ابوسفیان بن حرب کا ملک شام کی تجارت سے لوٹتے ہوے ایک بڑے بھاری قریش کی جماعت لیکر بیس ہزار سے ستر تک یا زیادہ بیان کیجاتی ہی چڑھائی کرنا یہ رمضان شریف کا مہینہ اور ہجرت کا دوسرا سال تھا کہ جب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ابوسفیان بن حرب مع قافلہ شام سے معاودت کرکے حملہ آوری کا قصد رکھتا ہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً سعید بن زید وطلحہ بن عبداللہ کو واسطے دریافت حال قافلہ قریش کے روانہ کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل واپسی ان دونون حضرات کے مدینہ منورہ سے روانہ ہوگئے اور بمقام بقعہ خیمہ زن ہوکر معاندان دلاور کے سازو سامان کو ملاحظہ فرمایا بعدہ بقع سے بروز یکشنبہ بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک سنہ ۲ ہجری مع جماعت مہاجرین وانصار کے جسکی تعداد بقول بعض تینسو تیرہ یا تین سو پندرہ یا تین سو اٹھارہ بیان کیجاتی ہی بدر کی جانب روانہ ہوے۔

بعض مورخین کہتے ہین کہ قافلہ سالار اُس جرگہ کفار کا ابوسفیان بن حرب نابکار تھا اور عمرو عاص اس قافلہ کا

رفیق راہ تھا۔ جب لشکر اسلام بیوت السقیان سے متحرک ہوا تو حضرت ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر اسلام کا شمار کرنا انسب ہی کہتے ہین کہ سواے اُن آٹھ صحابہ کے جو مدینہ منورہ مین بجگہ رہ گئے تھے مثل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے شمار کیے تو تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ یا تین سو ستر شمار مین آئے اور پہتر اسپ اور تین اونٹ اور آٹھ زرہ۔ اور آٹھ شمشیر سامان حرب مین تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب وجمعیت یاران باصفا پر نظر کی اور کفار ناہنجار کی فوج کثیر دیکھی تو خداوند قاضی الحاجات مین دعا کی کہ الٰہی اس قلیل جماعت اسلام کو اپنی حفظ وامان مین لے اور اُنکو برباد نہونے دے یہ تیرے خالص مخلص بندے ہین ۔ بارخدایا ان ایمان والون کی یہ قلیل جماعت ہلاک ہو جائیگی تو دنیا مین خالص تیری عبادت کرنیوالا کوئی بھی باقی نرہیگا یہ دعا ختم نہونے پائی تھی کہ اسی اثنا مین چند لشکریان کفار نابکار بطور مقدمۃ الجیش میدان جنگ مین آئے اور چشمہ کے کنارے آکر ٹھہرے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چند آدمیون سے اُن سبکو مار لیا صرف ایک بچگیا جو فرار ہو گیا آخر وہ بھی مشرف باسلام ہو گیا اور اُسیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بارگاہ باری تعالی مین قبول ہو گئی منقول ہی کہ اُسوقت اہل اسلام مین وہ تہیدستی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آدمی سوار ہوتے اور مرتبہ بمرتبہ کبھی پیادہ پا بھی چل نکلتے چنانچہ اکثر خود حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیادہ پا ہو جاتے۔ القصہ جب بیوت السقیان سے چلے تو ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیث بن عمرو اور عدی بن ابو کو تفحص قافلہ ابوسفیان کے روانہ کیا ان صاحبون نے بدر کی طرف توجہ کی جب بدر پہونچے تو کسی سے دریافت کیا کہ یہان کوئی قافلہ تو نہین آیا ہی کہا سواے اسکے اور کچھ نہین جانتے کہ یہان جابجا شہرت ہی کہ آج یا کل ایک قافلہ قریش کا نواح شام سے آنیوالا ہی بعد ازین دونون صاحب یہ خبر سنکر خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے جو سُنا تھا عرض کیا اور اُسیدن قافلہ ابوسفیان کا آیا ابوسفیان نے محمد بن عمر سے دریافت کیا کہ اس جگہ تو جاسوس محمد بن عبداللہ کے نہین آئے اُسنے کہا مجکو یہ تو نہین معلوم کہ وہ کون تھے مگر ہان دو شتر سوار فلان موضع مین آکر اُترے اور فوراً واپس چلے گئے ابوسفیان اُسیوقت اُس جانب کو گیا چند مینگنی لید کی دیکھین جسمین چھوارے کی گٹھلیان تھین ابوسفیان نے کہا کہ اُن اونٹون نے ضرور زمین یثرب کی گھانس کھائی ہی۔ بیشک شتر سوار جاسوس محمد بن عبداللہ کے تھے اس وسوسہ سے اُسنے سیدھی راہ کو ترک کیا اور دوسرے ساحل کی راہ لی منقول ہی کہ اسی اثنا مین عاتکہ بن عبدالمطلب نے ایک خواب پریشان دیکھا اور اپنے بھائی عباس سے

کہا کہ شب گذشتہ مین نے ایک خواب پریشان ایسا دیکھا ہی مگر جب تمسے کہتی ہون کہ تم اُسکو امانت رکھو اور عقدہ کشائی کی خیانت نکرو عباس نے سنکر اقرار کیا کہ مین کسی سے نہ کہونگا۔ عاتکہ نے کہا کہ ایک شتر سوار ابطح مین اکر کھڑا ہوا اور ندا دیتا ہی کہ ای قریش اپنے قتل کرنیکو دوڑو اور بعد ازین مسجد مین آیا اور آدمی اُسکے متعاقب مسجد مین داخل ہوے اور اُسیوقت وہی شخص بام کعبہ پر سوار ہوا اور تین مرتبہ پکارا اور پھر مین نے اُسکو کوہ ابو قبیس پر سوار دیکھا کہ قریش کو قتلگاہ کی طرف بُلاتا ہی بعد ازان اُسنے اُسی پہاڑ پر سے ایک پتھر اُٹھایا اور چارون طرف کو گھما کر پھینکا تو اُس پتھر کے ریزون سے کوئی گھر قریش کا خالی نرہا جس گھر مین اُن ریزون سے کچھ نہ کچھ گزند نہ پہونچا ہو۔ اس حالت مین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ قریش کسی بلاے سخت مین مبتلا ہونیوالے ہین اور سواے قریش اور قوم کہ جو مکہ مین رہتی ہی وہ بھی اُس سنگ سے زخم نصیب ہوئی۔ عباس نے وصیت عاتکہ پر صبر نہ کیا اور اُس راز کو ولید بن عتبہ بن ربیعہ دوست اپنے سے کہا اور اُس سے تاکید کی کہ تو کسی سے اس راز سربستہ کو نہ کھولنا اُسنے بلا تامل اپنے باپ سے بےکم و کاست کہدیا۔ نقل ہی کہ یہ راز اُسی روز ابو جہل کے کان تک پہونچا دوسرے روز بر وقت طوف کعبہ عباس سے ابو جہل نے اہل قریش کے سامنے کہا کہ ای ابو الفضل کتنے دن ہوے کہ یہ عورت یعنی عاتکہ منصب نبوت پر پہونچگئی عباس نے کہا کون عورت ابو جہل نے کہا تیری بہن عاتکہ۔ اُسنے دریافت کیا کہ کس وجہ سے ابو جہل نے اُس خواب کو بیان کیا۔ وہ سُنکر خاموش ہو رہا اور کہنے لگا کہ مجھے خبر نہین ابو جہل نے پھر سرزنش و ملامت شروع کی کہ خاندان بنو ہاشم کی بڑی چالاک عورات ہین کہ دعوی نبوت کرتی ہین سبحان اللہ مرد تو اس قابل نہ رہے کہ دعوی نبوت کرین مگر عورت نے بے سلیقے گھر مین بیٹھے بیٹھے سیکھ لیے ہین ای عباس مین تین دن اور اُس خواب کا اثر دیکھتا ہون اور منتظر ہون اور پھر بعد تین روز کے اگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا تو بے شبہہ تمام روساے عرب کو مکاتبت لکھکر طلب کرونگا اور زیا نکاری خاندان بنی ہاشم کا انسداد چاہونگا کہ ہمیشہ مرد طرح طرح کے جھونٹ بولتے تھے اب عورتون نے بھی وہی شعار اختیار کیا ہی اس قسم کی پریشان باتین کہکے ابو جہل تو رخصت ہوا مگر مردمان بنو ہاشم کو خبر ہوئی اُنھون نے عباس کو آکر شرمندہ کیا کہ ابو جہل ہمیشہ خاندان بنو ہاشم کو دباتا ہی اور کہہ لیتا ہی جو اُسکے جیمین آتا ہی اور اب عورتونکو بھی زیانکار کہنے لگا تیری ہمت و غیرت نے ان باتون کے سننے کو قبول کیا اور اُسکی تردید اُنھین کلمات سے نہ کی اُسنے کہا کہ البتہ مین ابو جہل کی سخت باتین سُنکر اس لحاظ سے خاموش ہو رہا کہ مبادا قوم مین فتنہ نہ اُٹھے اگر ایکی ناگوار اور ناہموار ایسی باتین کہیگا تو بے شبہہ اُسکو ایسا سمجھاؤنگا کہ قدر و عافیت کھل جائیگی کہتے ہین کہ تیسرے دن عاتکہ کو خبر ہوئی کہ ابو جہل نے ایسی شوخ شوخ باتین کہین ہین

وہ گھر سے باہر برغضب ہوکر نکلی اور مسجد الحرام کی طرف چلی جب ابوجہل سنے اُسکو دیکھا مسجد الحرام مین سے
بھاگا اور اسی اثنا مین ضمضم غفاری کہ جسکو ابوسفیان سنے بیس مثقال سونا دیکر واسطے خبر رسانی قافلہ اور اطلاع
وارادہ غارت محمدؐ بن عبداللہ کی طرف کو مکہ بھیجا تھا آپہونچا اور اسی شتر پر جسپر وہ آیا تھا چڑھے چڑھائے اہل
مکہ کو آواز دی کہ ای اقارب ابوسفیان اور ای ساکنان بطحی تمھارا قافلہ رستہ مین رُکا ہوا ہی اور محمدؐ بن عبداللہ نے
اُسکو گھیر لیا ہی اور وہ اُسکو غارت و ہلاک کرنا چاہتا ہی اگر اسوقت قافلہ کی امداد کرو گے ممکن ہی کہ جانبری ہو جائے
ورنہ جان و مال کی عافیت ہرگز نہین اور اہل ملک کی دیر کرنی اُن گرفتاران بادیہ کربت کے حقین بڑی بدشگونی
ہی اس آوازکے سُنتے ہی تمام مکہ مین ہل چل پڑ گئی اور ایسی پریشانی اور بدحواسی ہوئی کہ آلات حرب بھی گھرون
سے لینا بھول گئے الا بنی ہاشم اس خبر کو سنکر گو نہ خوش ہوے اور عاتکہ بنت عبدالمطلب کو سب نے صادق
البیان تبلایا الغرض باہم استمداد کے تہیہ مین ایک دوسرے کو بلاکر طلب و تقاضا رفاقت کا کرتا تھا اور سب اندرون
مکہ ایک جگہ جمع ہوتے جاتے تھے مگر کچھ خود بخود لوگونکے دلونپر ایسا رعب و خوف چھایا کہ جرأت کرتے تھے
اور رہجاتے تھے اور اکثر آدمی اس مہم کیوجہ سے چھپ گئے اور بہت انکار کرنیکو آمادہ ہو گئے ابوجہل اور عقبہ
بن ابی معیط اس مہم مین بہت ساعی اور مساعی تھے اور جو شخص چلنے مین تاخیر کرتا تھا اُسکو سرزنش کرتے تھے
چنانچہ امیہ بن خلف نے پیری کا بہانا کرکے چاہا کہ نجاؤن اس سے ابوجہل چڑھ گیا اور گھر سے عطریات
لاکر اُسکی پوشاک مین ملنے لگا یعنے اب تو عورت ہو گیا تیرے عطر لگانا چاہئے اس حرکت سے امیہ کو غیرت
آئی اور چار و ناچار اُٹھکر ہمراہ ابوجہل ہوا = اور ابولہب کو کہتے ہین کہ ہرچند سمجھاتے رہے مگر وہ نہ گیا لیکن
اُسکے بارہ مین یہ خیال کرتے ہین کہ وہ اس بات سے خفا ہو گیا کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب کو جو ابوجہل نے
بیفائدہ سخت و سست کہا اور اکثر روشن رائے و بیدار مغز لوگ مثل حارث بن عامر اور عتبہ اور شیبہ اور
حکیم بن حزام اور پسر امیہ اور ابوالبختری اور عاص بن منبہ و متالم و متقطر کہتے تھے کہ کوئی شکل ایسی نکلے
کہ جسکی وجہ سے اس معرکہ مین ہم شریک نہون اور طوفان بے تمیزی مین ہماری جانین تلف نہون مگر
ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ ہر ایک کو بجز معیت چارہ نہ تھا مجبوراً گھرون سے نکلے اور ایک جگہ
جمع ہوئے اور علی الرسم شگون لیا گیا مگر خلاف مقصود نظر آیا اسوجہ سے پھر لوگ بیدل ہو گئے مگر ابوجہل
نے کہا فال و شگون لینا شیوہ عورتونکا ہی اور ہمیشہ ایک ساحال فال و شگون کا نہین ہوتا۔ اس وہم مین کیون
گرفتار ہوتے ہو جلد مستعد اور آمادہ ہو جاؤ اگر دیر کرو گے تو معاملہ دگرگون ہو جائیگا۔ منقول ہی کہ عتبہ اور شیبہ

گھرون سے زرہ بکتر لیکر باہر نکلے اس اثنا مین عداس سے دریافت کیا گیا کہ تو اُس شخص کا حال بیان کر جسکے واسطے ہمنے انگور کھانے کے لیے تجھے لیکر بھیجا تھا اور تو اُسکے روبرو بیٹھکر اُسکی باتون مین مشغول ہوگیا تھا اور ہمسے غافل تھا اور جب واپس آیا تو تو نے آکر بیان کیا کہ وہ شخص نبی برحق ہی عداس اس قصہ کو سُنکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ واللہ وہ شخص پیغمبر ہی اور رسول داور ہی اگر تم میرا کہنا مانو تو خدا کیواسطے رسول سے لڑنے مت جاؤ اور اس مہم مین شریک نہ ہو کہ جو شخص اُس سے لڑیگا کبھی فتحیاب نہوگا اور اُسکا دشمن ہمیشہ خوار و زبون رہیگا عداس ان باتونکو کہتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا عتبہ و شیبہ نے دریافت کیا کہ تو اِس سرگذشت کے بیان کرنے مین روتا کیون ہی اُسنے کہا کہ مین اسواسطے روتا ہون کہ اگر تم اس لڑائی مین جاؤگے تو بے شبہہ مارے جاؤگے حکیم بن حزام کہتا ہی کہ جب مین سنے یہ باتین عداس سے عتبہ اور شیبہ کے پاس جاکر سنین مجکو اس مہم سے پرہیز و گریز ہوا اور ارادہ سے معاودت کی مگر توفیق رفیق نہ ہوئی بعد ازین عاص بن منبہ آیا اُسنے عداس سے دریافت کیا کہ تو کیون روتا ہی اُسنے کہا کہ میرے سید یعنی سردار کو رسول خدا کے مقابلے کو لیے جاتے ہو۔ مین قیاس کرتا ہون کہ یہ اپنے قتلگاہ کو جاتے ہین کیونکہ رسول سے لڑنا خدا سے لڑنا ہی اور خدا سے کون عہدہ برا ہوسکتا ہی عاص نے کہا کہ ای عداس تو نفس الامر مین محمد بن عبداللہ کو رسول جانتا ہی اُسنے جواب دیا کہ بے شبہہ اور بے شک محمد بن عبداللہ رسول برحق اور نبی صادق ہین حکیم کہتا ہی کہ حالانکہ عاص اس بات کو سُنکر ایمان لایا مگر کفار کے ہمراہ جاکر قتل ہوا۔ بعض کہتے ہین کہ اس معرکہ مین عداس نہین گیا اور بعض کا قول ہی کہ عتبہ اور شیبہ کی رفاقت سے چلا گیا ۔ القصہ مجمع اہل قریش بدر کے چلنے کو تیار ہوا مگر اُنکو مکہ کے خالی رہنے سے ایک اندیشہ بنی کنانہ کی عداوت کا ہوا اور باہم گفتگو کرنے لگے کہ کیا مشکل واقع ہوئی ہی کہ اگر جوش مین کمک قافلہ کے لیے جاتے ہین تو بنی کنانہ کی طرف سے دل مطمئن نہین اور اگر نہین جاتے تو ایک تشویش جانب سلامتی قافلے سے ایسی ہی کہ کھانا پینا حرام ہوگیا ہی اس گفتگو مین شیطان سراقہ بن مالک کی صورت مین متمثل ہوکر مشرکون سے مخاطب ہوا کہ تم میری شان و شوکت اور رعب و داب کو جانتے ہو۔ بنی کنانہ کی کیا مجال کہ بی اذن میرے پانی بھی پی سکین چہ جاے خون اشامی قوم ۔ تم بلا خدشہ و اندیشہ چلے جاؤ مین نے تمکو امن دی اور اپنی حفاظت کو کفیل و وکیل تمھارے عیال و اطفال کا کیا کسیطرح کا گزند و آسیب سر مو بھی تمھارے بال بچون کو نہین پہونچیگا اسبات کو سُنکر عتبہ خوش وقت ہوگیا اور تمام قریش خوش حال و فارغ البال ہوگئے اور نوسو پچاس آدمی مسلح سات سو شتر سوار اور ایک سو اسپ باد پہ رفتار اور پچاس پیادے زرہ پوش نہایت مستعد جنگ و

قدم کشا ہوے اور سامان عیش و نشاط بھی ہمراہ لیا تھی کہ وہ عورتین جو رونق محفل نہایت حسینہ جمیلہ ترانہ سنج نغمہ پرداز باسوز و گداز تھین اپنے ساتھ لین جسجگہ فروکش ہوتے محفل ناز و نعم آراستہ کرتے تھے اور عورت خوش آواز و نغمہ ساز کو گواتے اور اہل اسلام کی ہجو کرتے تھے اور اپنے فخریہ راگ اور تازہ بتازہ نغمات چھیڑتے اور مسلمانون کی تضحیک کرتے گویا اُنکی محفل مین جو حالات ہزل و نشاط واقع ہوتی تو اُس مضحکہ کا مصداق مسلمانون کو ٹھہراتے تھے اور ہر مقام پر قریش سے ہر روز کوئی سب کی دعوت کرتا اور دور جام و چنگ و رباب سے رنج سفر کو بھلاتا ۔ منقول ہو کہ اثناء قطع مراحل مین ایک روز عتبہ و شیبہ خواب عاتکہ کو بیان کرتے اور متشوش ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ انجام کار دیکھیے کیا ہوتا ہو اسقدر مین ابو جہل آیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ذکر تھا اُنھون نے اُس حکایت کا اعادہ کیا ابو جہل نے کہا کہ تمھاری عقلین بالکل سلب ہوگئین غور تو کرو مردون کو تو دعوی ٔ رسالت ہوا اب عورتون کو بھی دعوی نبوت ہونے لگا ۔ قبیلہ بنی ہاشم ایک نہ ایک ایسا ہی افترا اُٹھاتے ہین اگر اس سفر سے جلد فراغت حاصل ہوئی تو مکہ مین جاکر اس امر کی تجویز معقول کیجائیگی اور اس بہتان کا بندوبست دہ کر دونگا کہ تم دیکھوگے اُنھون نے کہا کہ ای ابو جہل تو کیا کہتا ہو یہ سب باتین قرابت قریبہ اور صلہ رحم تبلاتی ہین پھر کہا کہ اگر مصلحت سمجھتا ہو تو اب بھی ہم مکہ کو اُلٹے پھر جاوین ابو جہل نے کہا کہ پہلے تو تمنے اپنی قوم سے موافقت خفیہ کرلی ہو اور اب ظاہر یہ بہتان کرتے ہو ۔ کیون اپنی ذلت اور رسوائی کو سب پر شائع کرنا چاہتے ہو ۔ واللہ تم گمان کرتے ہو کہ ہم تمھاری ہمراہی سے قوی دل ہین اور جب تم اُلٹے چلے جاؤ گے تو پریشان و مضطر رہ جاوینگے ۔ تم یہ بھی جانتے ہو کہ مین ایکسو اسی آدمی اپنے ہمراہ رکھتا ہون جہان چاہون مقام کرون اور جسجگہ چاہون چلا جاؤن پھر مجھے کسکی پرواہ ہو اور خواہش ہو ۔ جدھر کو تمھارا جی چاہے چلے جاؤ کہین پر کیا دار و مدار ہو عتبہ اور شیبہ نے اس خودستائی کو سنکر کہا کہ ہوش مین آ ای ابو جہل تیری کیا مجال ہو کہ تو بے ہمارے ایسی دلیری کرے اور اگر کریگا تو خود ہلاک ہوگا اور اپنی قوم کو ہلاک کریگا ۔ عتبہ نے شیبہ سے کہا کہ یہ شخص نہایت شوم شل بوم ہو ہمکو محمد بن عبداللہ کے ساتھ ایسی کیا قرابت ہو کہ اُسکو نہین حالانکہ ہمارا بیٹا ابو حذیفہ بھی محمد بن عبداللہ کے ساتھ ہو اگر اُسکے قول پر ہین خیال مراجعت آئے تو کچھ بیجا بھی نہین ۔ شیبہ نے کہا کہ اگرچہ پھرنا ہمارے حق مین فائدہ بخش ہو الا مکہ مین جب پہونچینگے تو تمام قوم سرزنش اور ملامت کریگی ۔ اب یہ ہی کہ طوعاً و کرہاً چلے چلو اور اُسکے کہنے پر نہ جاؤ آخرالامر وہان سے قافلہ ان مشرکونکا چلدیا اور مقام جحفہ پر پہونچا ۔ جہیم بن صلیب بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف نے خواب مین دیکھا کہ ایک اسپ سوار ایک شتر سوار کو ہمراہ لیکر لشکر قریش

کے پاس آیا اور کھڑے ہو کر بآواز بلند کہنے لگا کہ ای عتبہ اور شیبہ اور ربیعہ بن اسود اور امیہ بن خلف اور
ابو البختری اور ابو الحکم ہشام اور نوفل بن خویلد اپنے مقتل مین آ گئے اور ارادہ ازلی نے اُنکو مقام فنا پر پہونچا دیا
اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث اپنے بھائی کے پاس بھاگ گیا بعد ازین اُس سوار نے ایک لکڑی اپنے اونٹ
کے ماری اور اپنے لشکر گاہ مین جا پہونچا پھر یہ دیکھا کہ اسقدر خون بہا کہ منا الغون تک کے خیمے اُس خون سے تر ہو گئے
جب جہیم نے اُس خواب کو بیان کیا اور سب نے سُنا تو ابو جہل بولا کہ لو اور تماشا دیکھو یہ دوسرا نبی قبیلہ عبد مناف سے
پیدا ہوا پھر ابو جہل نے کہا کہ کل کو اس خواب پریشان کی تعبیر جب معلوم ہوگی کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے
اصحاب کو قتل کرینگے جملہ احباب ابو جہل نے سنکر کہا کہ ای جہیم تجھے شیطان نے دھوکا دیا ہی اور ایسے دھوکہ
کی تعبیر الٹی ہوتی ہی تو کل دیکھنا کہ محمد اور اُسکے اصحاب مقتول اور اسیر ہونگے۔ وہ بیچارہ ان اقوال کو سنکر خاموش
ہو رہا مگر شیبہ نے عتبہ سے کہا کہ ابو جہل پاس سخن کرتا ہی۔ اور خواب عاتکہ اور جہیم کو کذب کہتا ہی اور عمدا اس کو
نامعتبر تبلاتا ہی حالانکہ تمام عمر اُسنے کبھی جھوٹ نہین بولا = ہمارا دل نہین چاہتا کہ اس مہم مین شریک ہون بلکہ
اُلٹے پھر چلین عتبہ نے کہا کہ اُلٹے پھرنے مین تو البتہ سو طرح کی ہنسی ہوگی مگر یہ بات سچ ہی کہ محمدؐ رسول خدا ہین
ایسا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اگر محمد صادق رسول خدا ہین تو ہم نہین لڑتے یہ لوگ لڑینگے اور مارے جائینگے
اور ہم اپنے دین و دنیا کو اس رسوائی اور بیحیائی سے رائگان نکرینگے اور اگر واقع مین دعوی خلاف ہی تو اول
مخلوق کیا تھوڑی ہی اُسکی مہم کے لیے وہی کافی اور وافی ہین اس بات کو باہم پسند کیا اور دل مین خوب ٹھان
لیا کہ ہم محمدؐ سے نہ لڑینگے - بعد ازین ابو جہل انکے پاس آیا اور حقیقت ارادہ کو دریافت کیا اُنھون نے انکار کیا
ابو جہل نے اس قسم کے دلائل کفر آرا بیان کیے کہ پھر وہ خون گرفتہ مفت جان دینے پر راضی ہو گئے اور قتل
ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتفاق کر کے تمام پریشان بخت آگے کو بڑھے اس کمک کی خبر ابو سفیان کو پہونچی
ابو سفیان نے قیس کو بھیجا کہ تو آگے بڑھکر قوم کو منع کر کہ بدر کو نہ جائین اور محمدؐ اور اصحاب محمدؐ اگر دو چار ہون تو ان سے
کوئی تعرض نکرین کیونکہ غرض ہماری قافلہ کی حفاظت تھی سو قافلہ ہمارا بخیر و خوبی حسن تدبیر سے سلامت نکل گیا=
وگرنہ اہل یثرب سے ایک جگھڑا مول لینا پڑتا۔ قیس بالتمام تبلیغ پیام بہت تیز خرامی کر کے قریش سے آملا اور
پیام گزاری بے کم و کاست کی۔ ابو جہل نے سنکر کہا کہ واللہ باللہ جبتک ہم مقام بدر تک نہ پہونچ لین اور ایک دو دن
مقام کر کے اپنی بزم عیش و نشاط با فراغ خاطر آراستہ نکرلین جبتک ہمکو خواب و خور و عیش و آرام و شراب
پینا اور ناچ دیکھنا حرام ہی بعد اس اہتمام کے ہم اُلٹے پھرینگے اور بہت طمطراقی سے معاودت مکہ کرینگے تاکہ

ہماری یورش کی عرب مین دھاک ہوجائے اور کوئی شخص ہمارے قافلہ سے بار دگر آنکھ نہ ملاسکے وگرنہ ہمارا آنا اور بغیر کارنمایان کیے ہوے پھر جانا عبث درعبث ہی - قاصد پیام گذار نے اس خطاب کو سنکر ابو سفیان کے گوش گزار کیا ابو سفیان نے بہت تاسف کیا اور کہا کہ ایسا ابرام عمرو بن ہشام یا ابوجہل سرکش کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُنکے دماغون مین بوے ریاست بہت ہی اور سیدھے رستہ کو نہ کبھی چلے ہین نہ چلینگے اور تم دیکھنا کہ محمدؐ سے انکا مقابلہ ہوگیا تو وہ خوار و ذلیل اُنکو ہونا پڑیگا کہ یاد کرینگے یہ کہکر قافلہ تیز خرام کیا اور دم زدن مین داخل بیت الحرام ہوا - منقول ہی کہ اخنس بن شیرین نے بعد پہونچنے قافلہ کے مقام مکہ راستہ مین قافلہ قریش سے کہ جو بمقابلہ ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم جاتا تھا کہا کہ تمھارا قافلہ تو مکہ مین فایز ہوا اور جمیع مال و منال کی سلامتی رہی اب تم بھی اُلٹے پھر جاؤ اور زیادہ قدم نہ بڑھاؤ اور محمدؐ سے تعرض نکرو کہ بیجا ہی کیونکہ اگر وہ دعوی نبوت کرتے ہین تو نفس الامر ہی اُسکا دعوی صادق ہی تم کیون لڑتے ہو تم بھی مردمان افضلترین سے ہو کیسلیے کہ وہ تمھارے بھتیجے ہین - کینے ابوجہل کے اغوا سے اس نصیحت کو نہ سُنا الا بنی زہرہ کی فہم مین یہ بات آگئی اور اخنس سے کہا کہ واقع مین تو ٹھیک کہتا ہی مگر کیا تدبیر کرین کہ ہم مکہ کو پھر جائین اُسنے کہا کہ تدبیر مراجعت مین بتلاتا ہون تم اپنے قبیلہ مین سے کسی ایک آدمی کو اونٹ پر سے گرادو اور وہ شخص گرتے ہی فریاد کرے کہ مجھے سانپ نے کاٹا ہی مین کوئی دم کا مہمان ہون - اُسوقت تم باتفاق کہنا کہ جبتک یہ شخص موت سے بہرہ مند نہین ہوتا تب تک ہم آگے نہین بڑھینگے اور اگر اسکا ایسا ہی اضطراب رہا تو بے شبہہ ہم مکہ کو چلے جاینگے چنانچہ بموجب فہمایش ایسا ہی کیا اور اس حیلہ سے نکل گئے =

اُدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معترضہ ہوکر بروز جمعہ تاریخ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۲ ہجری بمقام بدر پہونچے اور قیام کیا آپ نے زبیر و سعد بن ابی وقاص اور لبیس کو بغرض تفحص حال روانہ کیا اور اشارتاً یہ بھی کہدیا کہ اسطرف یعنے ظریب[۱] کیطرف جاؤ یقیناً اس قلیب[۲] کے نزدیک جو ظریب سے ملا ہوا ہی مشرکین کا کچھ کچھ حال معلوم ہوگا چنانچہ وہ سب حضرات اسی جانب روانہ ہوئے جب قلیب پر پہونچے تو شتران آبکش کو مع قریش کے سقون کے پایا سقے اصحاب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر بھاگ گئے جو رہ گئے تھے وہ گرفتار کر لیے گئے وہ گرفتار لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے آپ نے اُنسے قریش کا حال دریافت کیا بعدہ آپ نے بمشورہ حباب بن المنذر چشمون اور کنوئن کے قریب ریگستان مین مقام کیا اُسوقت پانی برسنے سے ریت جمگئی تھی خدا تعالی نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ اللہ تعالی تمکو ظفر یاب کریگا دشمن کے

[۱] نام موضع - مقامات مدینہ منورہ [۲] موضع ایست مقامات مدینہ طیبہ ۱۲

قافلہ پر یا لشکر پر اُسوقت آپکے لشکر یونکا یہ دل چاہتا تھا کہ قافلہ سے مقابلہ ہو اسلیے کہ لشکر ایک جماعت کثیر باسامان و سلاح تھے اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ جماعت قلیلہ بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالی کو اپنی قدرت دکھانی اور اسلام کی نصرت بڑھانی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا اور لشکر ہی سے مقابلہ کی ٹھہری اگرچہ لشکر کفار مسلمانون کے لشکر سے سہ چند تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مسلمان صرف تین سو اٹھارہ تھے اور کفار ایکہزار تھے لیکن کفار انکو مسلمان دوچند ہی معلوم ہوتے تھے اور مسلمانونکا رعب کافرون کے دل مین ایسا سما گیا تھا کہ پریشان تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر مین پہونچے آپ نے اپنے اصحابکو ہر کافر کی جاے قتل کا نشان تبلا دیا کہ اسجگہ فلان اسجگہ فلان مارا جائیگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ قسم فرماتے ہین کہ کسی نے اُن مقامات سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلائے تھے ایک بالشت بھی تجاوز نکیا لکھا ہی کہ لشکر کفار کو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کے حقمین یہ دعا مانگی کہ الٰہی یہ ننگے ہین انھین کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہین انھین کھانا کھلا۔ الٰہی یہ پیادے ہین انھین سواری دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعد فتح بدر ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد وجنس کثرت سے نہو۔ اصحاب بدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ترآسی[۸۳] مہاجرین اکسٹھ[۶۱] انصار۔ اور ایک سو ستر خندروی تھے = لکھا ہی کہ اسی اثنا مین ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اہل قریش جو قافلہ کی کمک کو آئے تھے قافلہ تو مکہ پہونچگیا مگر وہ لوگ ارادہ بدر کا رکھتے ہین اور اُنکا یہ تہیہ ہی کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو قتل کرین جناب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ مہاجرین اور انصار سے لیا کہ ہم قریش سے مقابلہ کرین یا نہین۔ پہلے حضرت صدیق اکبر نے مجمع مین کھڑے ہو کر عرض کیا کہ نامستحسن ہی بلکہ احسن یہ ہی کہ مقابلہ کیا جاے۔ بعد اسکے سیدنا فاروق عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوے۔ اور عرض کیا کہ قریش اپنے جاہ وحشم پر نہایت مغرور ہین اور بوجہ غلبہ قوم کسی سے انھین ذلت وخواری نہین ہوئی اسیوجہ سے سرکشی انکا شعار ہو گیا ہی بلکہ اکثر مشرف باسلام ہو کر پھر کافر ہو گئے یہانتک کہ قطعی دین واسلام کے سخت دشمن ہو گئے اور دشمن ہی نہین یہ لوگ قطعی طور پر دین اسلام کو دنیا سے نیست ونابود کرنا چاہتے ہین جبتک یہ لوگ اپنی سزا کو نہ پہونچینگے تب تک دین اسلام کو رونق نہوگی یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور دونون کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور فرمایا کہ الٰہی عمر رضی اللہ عنہ راست کہتا ہی کہ یہ تیرے یگانے تجھسے بیگانے ہین یہ تیری تصدیق کبھی نکرینگے۔ حضرت مقداد نے کہا کہ ہم کبھی ایسا نہ کہینگے جیسا کہ بنی اسرائیل نے

حضرت موسیٰ سے کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۔ یعنے جاکے تو اور تیرا رب
لڑے ہمتو یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین کہ ہم آپ کے ساتھ آگے پیچھے داہنے بائین ہر طرف لڑینگے
اور جہانتک آپ ہمین لیجائینگے ساتھ جائینگے چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر
مدینہ منورہ مین لڑائی کو آئیگا ہم اُس سے لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپکے ساتھ نکل کر لڑینگے چونکہ مدینہ مین دو
قومین آباد تھین ایک اوس دوسری خزرج تیسری یہودیہ بھی مدینہ مین آباد تھی وہ تین قبیلہ تھے ایک بنی قینقاع
دوسرے بنی نضیر تیسرے قریظہ یہ ہم قسم قبائل اوس و خزرج تھے ہم قسم اُسکو کہتے ہین کہ باہم معاہدہ کر لیتے تھے
کہ ہم ایک دوسرے کے دشمن کے مقابلہ پر مددگار رہینگے۔ مدینہ کے یہودی اوس و خزرج سے کہا کرتے تھے کہ
عنقریب کوئی نبی مبعوث ہونیوالا ہے جسکے ساتھ ہوکر ہم تمسے لڑائی لڑینگے لکھا ہے کہ قبیلہ اوس اور خزرج کے لوگ
ہر سال حج کی غرض سے مکہ کو جایا کرتے تھے مگر یہودی نہین جایا کرتے تھے جب مکہ معظمہ مین انکو معلوم ہوا کہ ایک
شخص دعوی نبوت کرتا ہے کہنے لگے کہ شاید یہ وہی پیغمبر ہین جنکا ذکر یہود کیا کرتے ہین پس ہمیں وہ سبقت نہ لیجائیں
کچھ لوگون نے آکر دعوت اسلام قبول کی۔ ایاس بن معاذ نے کہا کہ یہ نبی عربی ہین ابو الحیسر نے اُسکو مارا اور ڈانٹ دیا
لیگیا اُسکے بعد بزمانہ حج چھ شخص آئے ابو امامہ عوف بن حارث رافع بن مالک قطبہ بن عامر عقبہ بن عامر جابر بن عبداللہ
یہ لوگ مشرف باسلام ہوے اور بیعت کی اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے ہین اگلے سال بارہ آدمی بغرض حج کو آئے
جسمین پانچ پہلے سوا جابر اور سات اور وہ بھی مشرف باسلام ہوئے یہ بیعت عقبہ ثانیہ ہے ان مین ذکوان
رضی اللہ عنہ آنحضرت کی خدمت مین رہ گئے باقی چلے گئے پھر اگلے سال ۷۰ آدمی آکر مشرف باسلام ہوے اور
بیعت کی یہ بیعت عقبہ ثالثہ ہے بیعت عقبہ اسی سے مراد ہے۔ مورخین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
انصار سے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھے کہ آپکو اس معاہدہ یعنے بیعت عقبہ کا خیال ہے کہ ہم باہر مدینہ کے
آپکے شریک نہونگے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا معاہدہ موافقت کا بروقت آنے دشمن کے ہے لیکن جب ہم آپ پر
ایمان لائے اور آپکو نبی برحق سمجھا تو اب ہماری جان ہمارا مال آپ پر قربان ہے آپ کہین ہون اگر آپ ہمین
حکم دین کہ سمندر مین گھس جاؤ ہم چلے جائینگے۔ دشمن کے مقابلہ کو ہم کسطرح انکار کر سکتے ہین اور ہماری جان
نثاری آپ اُسوقت ملاحظہ فرمائینگے جب ہم کسی دشمن کا مقابلہ کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی آپ ہماری جان نثاری
سے راضی ہونگے صحابہ کبار کی تقریر سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ بخاری شریف میں
مروی ہے کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو فر مشرکین نابکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر سجدہ مین رکھا

اور بارگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوئی اور اس آیت کو پڑھتے ہوئے حضور نے سجدہ سے سر اٹھایا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنے قریب ہے کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیر لیگی چنانچہ مطابق پیشین گوئی آیۂ موصوفہ کے ہوا۔ مورخین کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میدان بدر مین مقیم ہوئے تو آپکے لیے ایک سایبان کھجور کے پتونکا تیار کیا گیا اس عریش یعنے سایبان مین آپ مع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوئے اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچکر کھڑے ہو گئے اور پہرہ دینے لگے قریش کے بر سر میدان آنے سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس ترتیب صفوف مین مصروف ہوئے یہ پہلا موقع ہے کہ اسلام مین صف بندی کی گئی اگر صف سے کوئی آگے بڑھتا تو آپ اُسکو ایک چھڑی لگاتے چنانچہ بوقت تعدیل صفوف سواد بن عزیہ صف سے آگے بڑھا آپ نے اُسکے پیٹ پر ایک چھڑی لگائی وہ پھر صف مین جا ملا اور عرض کیا یارسول اللہ صلعم مجکو اس ضرب کا عوض دیجیے آپ نے اپنا جسم مقدس کھولا اور فرمایا بدلہ لے سواد نے فوراً آپ کے شکم مبارک سے سینہ اپنا لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا آپ نے فرمایا اسکا کیا سبب عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ملاحظہ فرماتے ہین کفار سے مقابلہ کا وقت ہے مجکو یہ اندیشہ ہوا کہ اگر مین قتل ہوگیا تو آپ سے ملاقات اخیر ہو گئی اسلیے مین نے معانقہ کی یہ صورت پیدا کی جب صفوف آراستہ ہو گئین تو آپ نے علم لشکر کا مصعب بن عمیر کے حوالہ کر کے حکم دیا کہ لشکر کا رخ بجانب مغرب رہے اس حکم کے بعد آپکے لشکر کا رخ مغرب کو کفار کا مشرق کو ہو گیا میرسمینہ لشکر اسلام ابوبکرؓ اور میرسمینہ لشکر کفار ہبیرہ بن ابی وہب اور بقول بعض حارث بن عامر تھا بعد ترتیب صفوف لشکر فریقین سب سے اول عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ مین آئے۔ اُنکے مقابلہ کو تین آدمی شجاعان انصار سے نکلے کفار نے کہا کہ ہمکو اپنے برادران قریش سے مبادرت منظور ہے تب حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ کو آئے حضرت علی شیبہ کے مقابل ہوئے حضرت حمزہ عتبہ کے مقابل ہوئے ان دونون صاحبون نے اپنے مقابل کو جاتے ہی مار لیا۔ اور عبیدہ نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور خود بھی زخمی ہوئے مگر حضرت علیؓ نے اپنے حریف سے فراغ پا کر ولید کو بھی قتل کر ڈالا حضرت علیؓ اور حمزہ ان کفار کو مار کر اپنے رفیق عبیدہ کو لیے ہوئے اپنی جماعت مین داخل ہوئے مگر عبیدہ کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اُسکے صدمہ سے وہ شہید ہو گئے۔ پھر لڑائی اُس دن سخت بہت ہی سخت لڑائی ہوئی بیچارے مسلمان اپنی قلیل جماعت کے سبب ایک بلند مقام پر کھڑے

ہوے کفار کے وار کو نہایت ہوشمندی سے روک رہے تھے جب دشمن انکے مقابلہ کو لب چشمہ بہاڑی
کے نیچے آتے تو یہ اسقدر تیر برساتے کہ کفار زخمی ہوکر تاب مقابلہ نہ لاکر منتشر ہوجاتے - اسی ہنگامہ مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے زیر شامیانہ اپنے چبوترے پر دعا مین مشغول ہونا شروع کیا حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ آپکی رفاقت مین ہوئے کہ حضرت پر ایک غشی طاری ہوئی جب ہوش مین آئے فرمایا - ابھی مجھسے خداوند عالم
نے بذریعہ وحی وعدہ فتح دیا ہی - یہ کہتے ہوئے تخت سے نیچے اترے - اور مسلمانون سے فرمایا کہ نعرہ اللہ اکبر
کہتے ہوئے دشمنون پر حملہ کرو خدا انکو فتح دیگا اور فرمایا کہ حورین تمھارے واسطے منتظر کھڑی ہین جنتین تمھارے
لیے کھلی ہوئی ہین جو شخص دین اسلام کیواسطے خدا واسطے لڑیگا بے حساب جنت مین داخل ہوگا پھر تو مسلمان
بے تحاشا کفار پر جا گرے اور ایک دم مین تہ وبالا لشکر کفار کو کر دیا - مشکوٰۃ شریف مین حضرت عبدالرحمن بن عوف
سے مروی ہی فرماتے ہین کہ مین نے بروز جنگ بدر اپنے چپ و راست پر دو نوجوانون کو دیکھا مین دلمین
نہایت خوش ہوا ایک نے اُسمین سے مجھسے پوچھا کہ ابوجہل کو جانتے ہو پہچانتے ہو مین نے کہا پہچانتا ہون
اس سے تمھارا کیا مطلب ہی اُنھون نے کہا کہ ہمنے سنا ہی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا بُرا کہتا ہی
اگر ہم اُسے دیکھ پائین تو اُس سے جدا نہون جبتک کہ ہم دونون مین کوئی جام اجل نہ پی لے - یہ دونون
انصاری تھے ایک کا نام معاذ دوسریکا نام معوذ تھا یہ دونون بیٹے عفراء کے تھے انکی مان کا نام عفراء تھا
اسی نسبت سے وہ مشہور تھے لکھا ہی کہ اسی ہنگامہ سخت مین ابوجہل سامنے سے گھوڑا کوداتا ہوا آیا مجھسے پوچھا
کیا یہی ابوجہل ہی مین نے کہا ہان وہ دونون نوجوان تلوارین میان سے کھینچکر باز کیطرح جھپٹے اور جاتے ہی
ابوجہل کو واصل جہنم کر دیا - مدارج مین ہی کہ قاتل ابوجہل کے معاذ اور معوذ تھے بعض کے نزدیک صحیح یہ ہی
کہ معوذ شریک قتل نہ تھا بلکہ اُسکے قاتل دونون معاذ تھے ایک معاذ بن عمرو - دوسرا معاذ بن حارث اور مان
ان دونون کی ایک تھی جسکا نام عفرا ہی اور معوذ اسی عفرا کا بیٹا اور معاذ حارث کا بھائی ہی مگر شریک قتل ابوجہل
نہ تھا مشکوٰۃ مین صحیحین کی حدیث متفق علیہ یون ہی (والرجلان معاذ ابن الجموح و معاذ بن عفراء) اور مرقات
شرح مشکوٰۃ مین ہی (وھما اخوان امھما واحد و ابوھما مختلف) اور آخر مشکوٰۃ مین اصحاب
بدر کے شمار مین ہی صاحب مرقات شرح مین لکھتا ہی کہ شریک قتل ابوجہل ایک تو معاذ بن عمرو ہی دوسرا
معاذ بن حارث ہی جو بھائی حقیقی معوذ بن عفراء کا ہی - حدیث مین وارد ہی کہ بعد فتح بدر جب دونون نے
دعوی قتل ابوجہل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون کی تلوارین دیکھین اور فرمایا کہ تم دونون

نے قتل کیا مگر سلب ابوجہل کا معاذ کو دلایا بعد از ین معوذ پھر لڑائیکو گئے اور شہید ہوئے (سلب سلاح وغیرہ اسباب
کو کہتے ہین جو مقتول کے پاس ہو امام شافعی کے نزدیک اسکا مستحق ہمیشہ قاتل ہی - اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جب امام کہدے کہ جو جسکو مارے سلب اُسکا تب وہ قاتل کا ہوتا ہی ورنہ مال غنیمت مین تقسیم ہو جاتا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز جنگ بدر یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیون مین بھی ایسا فرمادیا کرتے تھے) صحیحین
مین ہی کہ بعد اختتام جنگ بدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کوئی ہی جو ابوجہل کی خبر لاوے - آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سُنکر حضرت عبداللہ بن مسعود اُٹھے اور جنگ کیطرف چلے - دیکھا کہ ابوجہل زخمون
سے چور نیم بسمل پڑا ہوا ہی - حضرت عبداللہ نے اُسکی داڑھی پکڑی ابوجہل نے پوچھا کسکی فتح ہوئی انھون
نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی یہ کہکر اُسکا سر کاٹ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گذرانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ کافر اس امت کا فرعون تھا ابوجہل کی عمر اُسوقت جسوقت
کہ قتل کیا گیا ستر برس کی تھی = سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد مین لکھتا ہی کہ جب سر ابوجہل کا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا - کہ یہ مجکو بہت پسندیدہ ہی بہ نسبت بہترین
شتر عرب کے = یہ فقرہ انکا (جو کتب تواریخ ابن ہشام - ابن اثیر - ابوالفدا - طبری - اور دوسری تصنیفات مین
عام اس سے کہ وہ متقدمین یا متاخرین کی ہون کہین بھی پایا نہین جاتا) محض نادرست و غیر معتبر ہی بعض مورخین
کی راے ہی کہ یہ نصرت بدر فی الواقع خدا کی جانب سے تصور کیجاتی ہی کیونکہ اس لڑائی مین مسلمان بہت قلیل
تھے مگر ہر ایک تازہ دم اور خوش اور بشاش تھا اور کفار باوجود کثیر التعداد کے پریشان و مضطر تھے مگر خدا تعالی
نے مسلمانون کی مدد کیواسطے آسمان سے ملائکہ کو جنکی تعداد پانچہزار تھی بھیجدیا تھا جنھون نے گروہ کفار کے سر کاٹ
ڈالے اُسکا پورا تذکرہ ہم اس رسالہ مین ذکر ملائکہ بدر مین بیان کرینگے لکھا ہی کہ مسلمانون کو صاف طور سے معلوم
ہوتا تھا کہ ہمارے دشمنون سے کوئی ہماری خاطر لڑ رہا ہی جیسا کہ معلوم ہوتا تھا کہ بغیر وار لیے کفار کے سہارے
سامنے لنگڑا پڑتے ہین اور کوئی کہنے والا کہ رہا ہی کہ ای حیزوم ای حیزوم (فرشتے) دشمنون کے لشکر مین گھس پڑو حتی کہ
چند ہی منٹ مین ملائکہ نے کفار کو بھگا دیا اور اُنکا مُنھ موڑ دیا - بعض مورخین اس موقع کی نسبت اپنے دو خیال
ظاہر کرتے ہین کہ ایک وجہ تو یہ تھی کہ جب یہ لڑائی ہوئی تو موسم سرما تھا اور عین حملہ کے وقت مسلمانون کو یہ امداد
غیبی ملی کہ ملائکہ مسلمانونکی مدد کو آئے اور کفار سے لڑے دوسرے ایک ایسی ہوا ایک پہاڑ کیجانب سے اُٹھی اور
تیز چلی کہ تمام کفار کی آنکھون مین خاک گھس گئی جسکی وجہ سے اُنکو کچھ نظر نہ آتا تھا ادھر سردی نے تمام جسمونکو

ایسا جکڑ دیا تھا کہ کوئی ہاتھ پیر تک نہ ہلا سکتا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عین ہنگامہ
جنگ مین ایک مٹھی خاک اور کچھ کنکریان لیکر کفار کی جانب پھینک مارین اور فرمایا (شَاهَتِ الْوُجُوْهُ) یعنے
بڑے ہوئے یہ مُنھ وہ خاک اور کنکریان کافرون کی آنکھونین اور مُنھ مین جالگین اور اُسکے پہونچتے ہی تیزی کفار
کی جاتی رہی اور ذرا بھی دیر نگذری تھی کہ وہ سب بھاگ گئے اسکی بابت خداتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔
(وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى) یعنی نہین پھینک مارا تمنے جسوقت پھینکا لیکن اللہ نے پھینک مارا
اسکی ایسی تاثیر قوی ہوئی کہ ایک مشت خاک اور کنکریون نے دم بھر مین کفار کا مُنھ پھیر دیا جو طاقت بشری سے
خارج ہی لکھا ہی کہ یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ بدر مین واقع ہوا چنانچہ بیہقی اور ابن جریر اور
ابن منذر نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین اللہ تعالی سے عرض
و معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ای رب اگر اس جماعت مسلمانون کو تو ہلاک کرڈالیگا تو پھر روے زمین پر کوئی
تیرا عبادت کرنیوالا نرہیگا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی الٰہی لیکر آئے اور فرمایا کہ ای محمدؐ ایک مٹھی خاک
لو اور کافرونکے مُنھ پر پھینکدو لکھا ہی کہ وہ خاک ہر کافر کی آنکھون مین اور مُنھ مین اور نتھنون مین ایسی پہونچی کہ وہ سب
پریشان ہوکر بھاگے اُسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حملے کو حکم دیا تا کفار کو ہزیمت
ہو جو پکڑے جائین وہ قتل کیے جائین۔ لکھا ہی کہ سرداران قریش سے جسقدر قتل ہوے اور اسیر ہوے اُنکا
قصہ اسی آیۂ موصوفہ مین ہی۔ (فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ) الآیۃ انتہی۔ اور طبرانی
اور ابوشیخ اور ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے بھی کنکریان پھینکنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ بدر مین لکھا ہی
اور غزوہ حنین مین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ ہوا تھا چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت عباس سے
روایت ہی کہ جنگ حنین مین جب لڑائی خوب گرم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریان لیکر کافرونکے
مُنھ پر پھینک مارین فرمایا کنکریان پھینکتے ہی تیزی کفار کی جاتی رہی جس تیزی سے کہ وہ لڑائی تھی اور صورت
شکست اُنپر خود بخود طاری ہوئی اور سلمہ بن الوع سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
مٹھی بھر خاک اُنکی مُنھ کی طرف پھینکی اور فرمایا بری ہوے مُنھ سب دشمنونکے آنکھونین وہ خاک بھر گئی کہ وہ سب
آنکھین ملتے ہوے بھاگ گئے۔ لکھا ہی کہ غزوۂ بدر مین ستر آدمی بڑے بڑے نامی مثل ابوجہل کے تھے قتل ہوئے
اور ستر اسیر ہوئے اس لڑائی مین حضرت علی کے ہاتھ سے بڑے بڑے کافر قتل ہوئے اُنکی تفصیل یہ ہی ولید
بن عتبہ۔ عبداللہ بن المنذر۔ حرملہ بن عمر۔ عاص بن سعید۔ حارث بن ربیعہ۔ نوفل بن خویلد بن اسد خنظلہ

بن سفیان بن حارث - نصر بن حارث - زید بن ملیص - عامر بن عبداللہ - عمیر بن عثمان - یزید بن تمیم - ابو قبیس بن ابو ولید - معوذ بن امیہ - عبداللہ بن رفاعہ - حاجر بن سائب - اوس بن المعیر - منبہ بن الحجاج - عاص بن منبہ - ابو العاص بن قیس - لکھا ہی کہ قبل قتل ابو جہل بنی مخزوم نے جمع ہو کر ابو جہل کو اپنے حلقہ مین کر لیا تھا اور باری باری اُنھون نے دھوکہ دینے کی غرض سے تین شخصون کو زرہ پہنائی اور وہ تینون مارے گئے اُسکے بعد ابو جہل معاذ اور معوذ کے ہاتھ سے قتل ہوا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہی - ایک روایت مین لکھا ہی کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابو جہل کا سر کاٹنا چاہا تو اُس ملعون نے کہا کہ میرا سر کندھون کے اتصال سے کاٹنا تاکہ دوسرے سرون مین جو رکھا جاوے تو بڑا معلوم ہو - اور مرتے وقت بھی کلمات کفر اور تکبر ہی کہتا رہا اسیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ملعون کو اپنی امت کا فرعون کہا تھا چونکہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جو فرعون تھا وہ شقاوت مین بلند رتبہ تھا جتنا یہ ملعون تھا اُس فرعون نے مرتے وقت تو کلمۂ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہوا اور حضرت کی اُمت کے فرعون نے مرتے وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے ہی کہے - روایت ہی کہ بروز بدر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ سرداران قریش سے تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترک دین اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف نے بہ سبب دوستی سابق کے اُسکو اور علی اُسکے بیٹے کو اپنے ہمراہ لے لیا اور زرہین جو اُنھین لڑائی مین ملین تھین دونون ہاتھ مین لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہونکو ڈال دو ہمین بچا لو تمھین زیادہ فائدہ ہوگا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہین ڈال دین اور ایک ہاتھ سے اُمیہ کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُن دونون کو آپ ساتھ لیے جاتے تھے راستہ مین جب حضرت بلال نے دیکھا تو چلائے اور کہا کہ اے مسلمانو یہ دشمن خدا امیہ بن خلف ہی ایسا نہو کہ یہ بچ جاوے مسلمانون نے جھپٹکر اُسے اور اُسکے بیٹے کو قتل کر دیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے کہ خدا رحمت کرے بلال پر میری زرہین اُنھون نے کھودین اور میرے اسیرونکو قتل کرا دیا - ایک مورخ لکھتا ہی کہ اس لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ کفار کا بہت کچھ مال و اسباب ہاتھ لگا اور ستر قریشیونکو زندہ گرفتار کیا اور ستر کفار بالکل جان سے مارے گئے جنکی نعشین معرکۂ کارزار مین پڑی رہین اور سب چند زخمی ہو کر میدان سے بھاگ گئے اور مسلمانون کی طرف سے صرف تین سو چودہ آدمی تھے چودہ مسلمانون نے شربت شہادت پیا جنکے اسماے گرامی صفحۂ دنیا مین شہداے اولین دین اسلام شمار کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا کی نعشونکو تلاش کر کے بہت اعزاز سے دفن کیا اور کفار کے کشتون کو ایک غار کھدوا کر زیر زمین کر دیا -

کلام کرنا حضرت کا مقتولین بدر سے

روایت ہی کہ بعد فتح جنگ بدر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مقتولین کو چاہ بدر مین ڈلوا دیا بعد اُسکے متصل اُس کنوے کے آپ کھڑے ہوئے اور ایک ایک کا نام لیکر آپنے پکارا اور فرمایا ہمنے تو جو خداوند عالم نے ہمسے وعدہ کیا تھا پورا پایا تمنے بھی جو کچھ خدا تعالی نے تمسے کہا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے جسمون سے کلام کرتے ہین جنمین روح نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمسے زیادہ سنتے ہین =

حال اسیران بدر

روایت ہی کہ ستر آدمی جو اسیر ہوکر آئے تھے اُنمین ایک عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہین جو کوئی اُنھین پائے قتل نکرے اسیوجہ سے فرشتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانا حضرت عباس کو قتل نہونے دیا بلکہ گرفتار کرا دیا گو حضرت عباس اُسوقت مسلمان نہ تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے مسلمانون کے خیرخواہ تھے لکھا ہی کہ مسلمانون نے سب اسیرون کے ہاتھ باندھ دیے تھے اور حضرت عباس رض کے ہاتھ بہت سخت باندھ دیے تھے جسوقت رات کو حضرت عباس کراہتے تھے حضور سرور عالم اُنکی آواز سنکر بیقرار ہو جاتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آتی تھی ایک صحابی نے یہ حال دریافت کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کا بند ڈھیلا کر دیا وہ خاموش ہوے آپ نے یہ بات سنکر اور سب اسیرون کے ہاتھون کے بندون کو ڈھیلا کر دیا۔

امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر مین ابوالیسر[1] نے اسیر کیا تھا ابوالیسر ایک حقیر اور کمزور آدمی تھا اور حضرت عباس ایک مرد قوی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ عباس کو کیسے گرفتار کیا عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد دی کہ مین نے پہلے اُسکو نہ دیکھا ورنہ پھر کبھی آپ نے فرمایا کہ تمھاری مدد کی ایک ملک کریم نے (یعنے فرشتہ نے)۔

[1] ابوالیسر بفتح یای تحتانیہ وسین مہملہ مفتوحہ وراے مہملہ صحابی انصاری بدری ہین نام کعب بن عمرو بن عباد ہی عمر اُنکی سو برس کی ہوئی اور ۵۵ھ ہجری مین مقام مدینہ طیبہ مین وفات پائی کذا فی التقریب ۱۲

مشورہ دربارۂ اسیران بدر

روایت ہو کہ اسیران بدر کے معاملہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کبار سے مشورہ کیا حضرت عمرؓ عنہ نے عرض کیا کہ یہ لوگ ائمۃ الکفر ہین یعنے کافرون کے سردار ہین سبکو قتل کیجیے کہ ہیبت اسلام ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام مین ہین اُنکو اُنھین کے حوالہ کیجیے تا قتل کرین عقیل کہ اُنکے بھائی علی کو اور عباس کو اُنکے بھائی حمزہ کو اور میرے فلان کو مجھے دیجیے تاکہ ہم سب قتل کرین تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ محبت خدا و رسول کی ہمپر اقارب کی محبت پر غالب ہو اور حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ لوگ فدیہ لیکر چھوڑ دیے جائین شاید آیندہ یہ لوگ دین اسلام قبول کرلین اور اُسوقت مین مسلمانون کو بسبب مال فدیہ کے زیادہ تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی راے کو پسند کیا اُسوقت دو قیدی قتل کیے گئے تھے - ایک نضر جس نے قرآن پاک کی تضحیک اور اہل اسلام سے بغاوت کی تھی دوسرے عقبہ نامی کافر جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ آپ نے کعبہ مین اول وعظ فرمایا تھا سخت یورش کی تھی اور ابو بکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکے پنجہ سے چھڑایا تھا =

مورخین کی راے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے قیدیون کو بنظر ترحم اس شرط پر رہا کیا تھا کہ پھر وہ کبھی کفار کے شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ نکرین مابقی اسیرونکو مہاجرین اور انصار کے حوالہ کیا کہ زر فدیہ لیکر چھوڑ دین تاوقتیکہ اُنکے عزیز و اقارب اُن تک نہ پہونچ لین = لکھا ہو کہ قیدیونکی نگہداشت اسطرح کی کہ جو آپ نہ کھایا اُنکو کھلایا آپ پیادہ چلے اُنکو سواری پر بٹھایا آپ ایک ایک خرمہ پر اکتفا کی اُنکو گیہونکی روٹیان کھلائین جو وہان بہت ہی کمیاب تھین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ دل آدمیون کے اللہ تعالی نے بعضے سخت اور بعضے نرم بنائے ہین مگر مثال عمرؓ کی کہ انبیا مین سے نوحؑ اور موسیٰ ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی - رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ؕ یعنے اے پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پر کافرون سے کوئی گھر بنانیوالا = اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی - رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؕ اے رب ہمارے مٹا دے اُنکے مالون کو اور سخت کر اُنکے دلونکو کہ وہ ایمان نہ لاوین جبتک نہ دیکھین عذاب الیم کو - اور مثال ابو بکر صدیقؓ کی کہ انبیا سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ ہین - حضرت ابراہیم نے فرمایا مَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہو اور جسنے میرا کہنا نہ مانا پس بیشک تو بڑا گناہ بخشنے والا ہو بڑا مہربان - اور حضرت عیسیٰ کا مقولہ

اپنی امت کے حق مین یہ ہی (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) یعنے تو
اگر انھین عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر بخشدے تو تو زبردست ہی حکمت والا = چونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مین حلم تھا اسواسطے کہ آپ رحمۃ اللعالمین تھے آپکو راے ابوبکر صدیق کی پسند
آئی اور آپنے فدیہ لیکر کل اسیران بدر کو چھوڑ دیا اسپر عتاب الٰہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی = لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے اگر نہوتا ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالی کیطرف سے کہ پہلے ہوچکا ہی
بے شک پہونچتا تمھین اُسمین جو لیا تمنے عذاب الٰہی بڑا = یعنی خدا تعالی نے پہلے سے یہ حکم لکھدیا ہی کہ خطاے
اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا۔ اور حکم فدیہ لینے کا تمنے باجتہاد دیا کہ اُسمین خطا ہوئی لہذا تمسے مواخذہ نہوا
آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپنے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذ
کے کہ اُنکی بھی رائے مثل عمرؓ کے تھی کوئی نہ بچتا۔ اس مقام کے متعلق ہمارے علما کی راے ہی کہ انبیاء کرام حکم
باجتہاد بھی دیتے ہین اور اُسمین خطا بھی ہوتی ہی لیکن خدا تعالی انبیا علیہ السلام کو خطا پر قائم نہین رکھتا فوراً
اُسپر مطلع کر دیتا ہی = بعض کہتے ہین اگرچہ اُسوقت اُس حکم پر عتاب ہوا اسواسطے کہ اُس زمانہ مین واسطے
جمانے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن اس شریعت مین حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیۃ مذکورہ سے
پہلے اللہ پاک نے ارشاد بھی فرمایا ہی کہ جب تک نبی خوب خونریزی کفار کی نکرلے تب تک اسیرون سے فدیہ لینا نچاہیے
اسسے بھی معلوم ہوا کہ بعد خونریزی کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت اسلام کے فدیہ لینا مناسب نہین ہی روایت
ہی کہ حضرت عباسؓ نے فدیہ دینے مین اپنی بے مایگی کا عذر کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شرم
کی بات ہی کہ تمھارا چچا قریش مین مال فدیہ کے لیئے اپنا ہاتھ پھیلاوے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس
سفر کے تم جو سونا ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباسؓ نے کہا بیشک تم نبی برحق
ہو اُس سونیکی کیسکو خبر نہ تھی بیشک خدا تعالی نے تمھین اُسکی خبر کر دی یہ کہکر حضرت عباسؓ مشرف باسلام ہوے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو مکہ شریف مین رہنے کی اجازت دی کہ تمھارا وہین رہنا
مناسب ہی = اور منجملہ اسیران بدر کے ایک ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے کہ بی بی زینب
آپکی دختر انکے نکاح مین تھین اُنکے فدیہ مین بی بی زینب نے کچھ زیور بھیجا اُسمین ایک حمائل بھی حضرت بی بی خدیجہ
رضی اللہ عنہا کی تھی کہ اُنھون نے اپنی بیٹی کے جہیز مین دی تھی آپکو وہ حمائل دیکھکر حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ
عنہا یاد آئین آپ رونے لگے اور آپنے صحابہ سے کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے

صحابہ نے یہ بات بدل وجان قبول فرمائی آپنے ابوالعاص سے یہ وعدہ لیا کہ مکہ مین پہونچتے ہی حضرت بی بی زینب کو مدینہ مین پہونچا دین اور اُنھین رخصت کیا بعض مورخین کی رائے ہی کہ ابوالعاص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ مسلمان ہو جائے اور مدینہ مین رہے مگر وہ ایمان نہ لایا مجبور ہو کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ تاوقتیکہ یہ شخص بعوض فدیہ کے آپکی دختر نیک اختر حضرت بی بی زینب کو واپس ندے اسکی رہائی نہو۔ اسنے یہ شرط کو قبول کر لیا۔ اور آپ نے غلام زید کو مع چند صحابہ کے حضرت زینب کے لانیکو روانہ کیا اس عرصہ تک ابوالعاص مدینہ مین مہمان رہا۔ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مال غنیمت مین ہاتھ آیا تھا اسکو برابر برابر تقسیم کیا اور آپ بھی برابر حصہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ مین منجملہ اور مال کے ایک عجیب وغریب تلوار بھی تھی جو دم واپسین تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی اور بعد آپ کے حضرت علیؓ نے پائی اسی تلوار کو ذوالفقار کہتے ہین اور اس غنیمت سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی برابر حصہ دیا حالانکہ آپ شریک جنگ نہ تھے چونکہ بوجہ علالت اور تیمار داری حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا جو زوجہ مطہرہ حضرت عثمان کی تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر نیک اختر تھین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ رہنا پڑا اور عثمان شریک جنگ نہوسکے اس عرصہ مین حضرت بی بی رقیہؓ کا انتقال ہو گیا اور حضرت کی آخری زیارت بھی نصیب نہوئی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جنگ مین ۱۹ روز تک مدینہ سے باہر رہنا ہوا اسی وجہ سے اس غنیمت سے حضرت عثمان کو بدری کا اور حصہ برابر دیا ۔

فضیلت اصحاب بدر

حدیث مین وارد ہی کہ جمیع حاضرین بدر کا خداتعالی نے بہت بڑا مرتبہ کیا ہی جمیع صحابہ رضی اللہ عنہ سے وہ افضل ہین اور وہ سب بہشتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین ہمیشہ اہل بدر کی زیادہ توقیر کرتے تھے ۔ صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جسطرح تمھارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین جمیع صحابہ مین اسیطرح جو ملائکہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے وہ اشرف و اعلی ہین گروہ ملائکہ مین۔ علما لکھتے ہین کہ نکتہ اسمین یہ ہی کہ اہل بدر کی فضیلت کا یہ سبب ہی کہ انسے تائید دین اور حرمت مسلمین ہوئی بلکہ بنیاد دین اسلام قائم ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تائید دین متین افضل عبادت ہی ۔

عمیر کا ارادہ قتل سے مسلمان ہونا

بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ صفوانؓ بن امیہ بن خلف اور عمیرؓ بن وہب بن خلف چچازاد بھائی اسکا

لہ صفوان [illegible]

بعد قصہ بدر کے ایکدن مقام حجر[1] مین باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگون کے قتل ہو جانے کے بعد زندگی کا لطف جاتا رہا۔ عمیر نے کہا سچ ہی اگر مین مقروض نہوتا اور قرضہ ادا کرنیکو کچھ ہوتا اور اپنے عیال واطفال کے تباہ ہو جانیکا ڈر نہوتا تو مین جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور مجھے اُنکے پاس جانیکو ایک بہانہ بھی ہی کہ میرا بیٹا وہان قید ہی صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور کہا کہ تیرے قرضہ کو مین ادا کردونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبرگیری بھی کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اسبات کو کسی سے ظاہر نکرنا عمیر نے اپنی تلوار پرسان رکھوائی اور زہر مین بجھائی اور چلکر مدینہ مین پہونچا مسجد نبوی کے دروازہ پر اونٹ کو بٹھایا تلوار کو گلے مین حائل کیے ہوئے تھا اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا اور کہا کہ یہ کتا دشمن خدا کچھ بدی کے ارادے سے آیا ہوگا اور اسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کی آپنے فرمایا اُسے لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسے جاکر لے آئے اور اُسکی تلوار اپنے قبضہ مین کرلی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا فرمایا ای عمر اسے چھوڑ دو پھر آپنے اُس سے کہا کہ ای عمیر قریب آ جب قریب آیا پوچھا تو کیون آیا ہی اور تلوار گردن مین کیون ڈالی ہی عرض کیا تلوار[2] کس کام کی ہی آپنے فرمایا سچ سچ بیان کر کس لیے آیا ہی اُسنے کہا کہ مین اپنے قیدی کے لیے آیا ہون کہ تم اُسکے معاملہ مین احسان کرو پس مین اسی کام کے لیے آیا ہون جو مین نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا تھا اور تو نے کہا تھا کہ اگر مین مقروض نہوتا اور خوف ہلاک عیال نہوتا تو مین جاکر محمدؐ کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور خبرگیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کو یہان آیا یہ سنتے ہی عمیر نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیا اور عرض کیا اسبات کی میری اور صفوان کی کسیکو خبر نہ تھی۔ قسم ہی خدا کی کہ خدا ہی نے تمہین اسبات کی خبر دی بحمد اللہ مجھے بھی خدا نے دولت ایمان سے مالامال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین سکھاؤ اور کلام اللہ شریف پڑھاؤ اور اُسکے قیدی کو چھوڑ دو ؎

طریقہ تعلیم دین متین

بخاری و مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے کہ یکبارگی ایک شخص آیا اُسکے کپڑے بہت سفید تھے اور بال اُسکے بہت سیاہ تھے اور کوئی علامت سفر کی اُسمین نہ پائی

[1] حجر بالکسر گرداگرد کعبہ اندرون حطیم بسوے شمال ۱۲

[2] یہ جو عمیر نے کہا کہ تلوار کس کام کی ہی مطلب اُسکا یہ تھا کہ جس کام کے واسطے لایا تھا پورا نہ ہوا ۱۲

جاتی تھی اور نہ ہم مین سے اُسکو کوئی جانتا تھا جب وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا اور زانو اپنے زانو سے متصل کردیے اور اپنے دونون کفدست آپکے دونون زانوؤن پر رکھدیے اور کہا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اسلام اُسے کہتے ہین کہ گواہی دے کہ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور پڑھے نماز اور دے زکوۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے بیت اللہ کا اگر ہو استطاعت اُس شخص نے کہا سچ ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہم سخت متعجب ہوے کہ یہ شخص پوچھتا ہی اور تصدیق بھی کرتا ہی چونکہ پوچھنا اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص واقف نہین اور تصدیق اسبات کی دلالت ہی کہ واقف ہی۔ بعد اسکے اُس شخص نے کہا مجھے بتاؤ کہ ایمان کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ ایمان اُسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر نیکی و بدی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہی اُس شخص نے کہا صدق یا رسول اللہ پھر اُسنے کہا کہ مجھے بتائیے احسان کیا ہی آپنے فرمایا کہ احسان اُسے کہتے ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہ ہو تو اسطرح کہ گویا تمھین خدا دیکھتا ہی اُس شخص نے کہا صدق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سچ کہتے ہین پھر اُس شخص نے کہا مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ اسبات مین پوچھنے والا اور پوچھا گیا زیادہ نہین جانتا یعنے اسکا علم خدا کو ہی پھر اُس شخص نے عرض کیا کہ قیامت کی علامتین کیا ہین آپنے فرمایا کہ ایک یہ علامت ہی کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنے کنیزک زادونکی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہی وہ آزاد ہوتا ہی سو جو لڑکی اسطرح پیدا ہوگی وہ بی بی ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور ماں اُسکی لونڈی ہی اور آپنے فرمایا کہ ایک علامت یہ ہی کہ جو لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن مفلس ہین اور بکریان چراتے ہین وہ بڑی بڑی عمارتین بنائین پھر وہ شخص چلا گیا۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ ای عمر تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مین نے عرض کیا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تا کہ تم لوگونکو تمھارے دین کی باتین سکھائین انتہی۔ صحیح مسلم مین یہ حدیث انھین الفاظ سے ہی اور بخاری شریف و دیگر کتب حدیث مین بروایت ابو ہریرہؓ وارد ہی اور اس روایت مین ہی کہ جب وہ شخص چلا گیا اُسیوقت آپنے فرمایا کہ اُس شخص کو پھیر لاؤ جب لوگ اُسکے پیچھے گئے کوئی نہ ملا مجبوراً واپس آئے ؎

اہل بدر کی سب خطائین معاف ہین

اسکے متعلق ہم ایک روایت لشکرکشی مکہ کتب حدیث سے لکھتے ہین۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد لشکرکشی واسطے فتح مکہ کے فرمایا اور آپ کو اس راز کا اخفا منظور ہوا مگر حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمھارے اوپر آتے ہین اور قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمھارا قصد کرین تو اللہ اُنکی مدد کرے اور تمپر غالب ہو جائین تم اپنی فکر کرلو اور چھپا کر اُس خط کو ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا کہ اُسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی ہوئی۔ صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد[1] کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ[2] تک جاؤ وہان ایک عورت ملیگی اور اُسکے پاس ایک خط ہے وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہوکر گھوڑے دوڑاتے ہوئے وہان پہونچے اور اُس عورت کو وہان پایا ہمنے کہا کہ خط ہمین دیدے اُس عورت نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے ہمنے کہا کہ خط نکالدے نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے اُسنے اپنے بالون کے جوڑے مین سے خط نکال کر دیدیا ہم اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے وہ خط حاطب[3] بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ مشرکان مکہ کے اور اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ مکہ کا ذکر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خط کا حال حاطب سے پوچھا اُنھون نے کہا کہ میری عیال و اطفال مکہ مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی نہین کہ اُنکی حمایت کرے اسوجہ سے مین نے چاہا کہ قریش پر میرا احسان بھی ثابت ہو جائے اور میری عیال و اطفال سے بھی متعرض نہون۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو حاطب کو قتل کر دون اسوجہ سے کہ اُسنے یہ حرکت منافقانہ کی ہے آپنے فرمایا نہین بدریون پر اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی کی ہے اور فرمایا ہے کہ مین نے تمھاری سب خطائین معاف کین اس حدیث سے کمال افضلیت اُن اصحاب کی ثابت ہوئی کہ جو جنگ بدر مین آپکے ساتھ تھے اور حضرات خلفاء اربعہ و عشرہ مبشرہ بھی اہل بدر سے ہین = اسجگہ ہم حضرات عشرہ مبشرہ کا سلسلہ نسب بھی ذکر کرنا مناسب جانتے ہین اگرچہ کتب تواریخ و سیر مین اُنکے حالات بہت مشرح ہین مگر اسجگہ ہم جو کچھ لکھینگے وہ مختصر محض تبرکًا ذکر کرینگے تاکہ ہماری کتاب اُنکے حالات سے بھی خالی نرہے چونکہ یہ بھی تو اہل بدر سے ہین۔ اسجگہ

---

[1] مقداد بکسر المیم وسکون القاف بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعۃ البہرانی ثم الکندی ثم الزہری حالف ابوہ کندۃ وتبناہ اسود بن یغوث الزہری فنسب الیہ صحابی مشہور من السابقین ۱۲ [2] روضہ خاخ و نیز خاخ جائیست میان مکہ و مدینہ و محمد بن جعفر علی بن موسی خفاء [illegible] ہم انجا منازل داشتند و خارج متعرف و غیر متظہر [illegible] و آمدہ ۱۲ [3] حاطب بکاف و طائی مہملتین بر وزن فاعل بن ابی بلتعہ بفتح بای موحدہ و سکون لام و فتح تای مثناۃ فوقانیہ و عین مہملہ صحابی بدریست و کنیت او ابوعبداللہ ہست و بعضی گویند ابو محمد کذا فی الترجمۃ

ہم یہ بھی کہنا مناسب جانتے ہین کہ ہمنے یہ رسالہ صرف غزوۂ بدر کے حالات مین لکھا ہی اگر کہین ضرورتًا اور غزوات کا ذکر آگیا ہی وہ بھی اختصار کے طور پر لکھدیا ہی ورنہ ہماری غرض صرف غزوۂ بدر کے حالات سے ہی ہمنے اس رسالہ مین جو کچھ کوشش کی ہی ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائینگے اور جن کتب سے اُسمین ہمین مدد ملی ہی اُسکو ہمنے دیباچہ مین لکھدیا ہی مگر ہمنے اپنی خواہش کے موافق اس رسالہ کو نہ لکھا اور نہ سامان کتب پورا ہمین میسر آسکا غرض جو کچھ لکھا ہی وہ بہت تھوڑا حال ہی اب ہم پھر اپنے اصلی مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہین یعنے حضرات عشرۂ مبشرہ کا سلسلہ نسب لکھتے ہین = **حضرات عشرہ مبشرہ کا سلسلہ نسب** = انکے اسمار پاک کو کسی شاعر نے ایک قطعہ مین نظم کیا ہی اور وہ یہ ہی = **قطعہ** دہ یار بہشتی اند قطعی + بوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ + سعدؓ است و سعیدؓ و بوعبیدہؓ = طلحہؓ است و زبیرؓ و عبدرحمانؓ = حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ اور اُنکے باپ کا نام ابو قحافہ - اور سعید بن زید بہنوئی حضرت عمر رضی عنہ کے تھے اور اُنکے باپ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے اسوجہ سے کہ زید بن عمرو بن نفیل ہین اور حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل اور یہ دونون صاحب عدوی ہین اور حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ حضرت صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہین اور یہ دونون صاحب تیمی ہین اور حضرت زبیرؓ بن عوام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی صفیہؓ بیٹے تھے اور حضرت بی بی خدیجہؓ کے بھتیجے اور یہ اسدی ہین اور حضرت سعد کے باپ ابی وقاص انکا نام مالک ہے اور یہ حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری ہین جو نسبت ہی طرف زہرہ بن کلاب کے کہ بیٹے تھے کلاب بن مرہ کے کہ جواجداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہین = اور حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح دادا کی طرف نسبت کرکے انھین ابو عبیدہ بن الجراح کہتے ہین اور یہ فہری ہین فہر نسبت ہی طرف فہر بن نضر جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ سلسلہ نسب انکا وہان تک پہونچتا ہی = اور حضرت علی ابن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی ہین = اور حضرت عثمان ذی النورین ابن عفان اموی ہین = جب ہمنے سلسلہ نسب حضرات عشرہ مبشرہ کا لکھا ہی تو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی لکھین بالآخر ہم کتب سیر سے صحیح شجرہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھتے ہین =

شجرۂ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ اکثر مورخین نے لکھے ہین بعض کہتے ہین کہ مورخان قدیم نے اختلاف کیا ہی اور جو کچھ لکھ گئے ہین وہ طبقات ناصری و سیرت النبی و عرائس القصص و جوامع الحکایات وغیرہ نے عدنان تک لکھے ہین اور اوپر تحقیق نسب کی ممانعت فرمائی ہی اور اُسکی تائید مین یہ حدیث پیش کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہو کذب النسابون الی ما فوق عدنان مگر یہ حدیث بہ سند معتبر ثابت نہین سہیلی تو اسکو ابن مسعود کا قول بتاتا ہو بعض کہتے ہین کہ شجرہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ سند معتبر عدنان تک صحیح ہو اور عدنان سے اوپر حضرت آدم علیہ السلام تک بالکل ٹھیک ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیدار بن حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہین اور یہ صحیح ہو مورخ کا فرض ہو کہ وہ تاریخی حالات بہت صحت کے ساتھ لکھے اسیطرح ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ بہت صحت کے ساتھ کتب معتبرہ سیر سے لکھتے ہین جسکی صحت مین کوئی کلام نہین صاحب سیرت النبی و دیگر کتب سیر مین نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح پر ہو =
کنیت آپکی ابوالقاسم = لقب آپکا رسول اللہ محبوب کبریا = احمد مجتبی = اور اسم مبارک آپکا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ = بن عبدالمطلب = بن ہاشم = بن عبد مناف = بن قصی = بن کلاب = بن مرہ = بن کعب = بن لوی = بن غالب = بن فہر = (المعروف قریش) بن مالک = بن نضر = بن کنانہ = بن خذیمہ - بن مدرکہ - بن الیاس - بن مضر = بن نزار = بن معد = بن عدنان = اہل حدیث اور اہل تواریخ کا عدنان تک پورا اتفاق ہو - اسمین کچھ کلام نہین اور یہ صحیح ہو کہ عدنان حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین افضل ہین انکے آگے کسیقدر اختلاف ہو اور وہ دو جگہ پر چنانچہ ہمنے اُس اختلاف کو شناخت کے لیے (براکٹ) مین لکھدیا ہو تاکہ ناظرین کو دقت نہو اور عدنان سے اوپر سلسلہ نسب یون ہو = عدنان بن اُود = بن اُدَاد = بن الیسع = بن الہمیسع = (زید) بن سلمان = بن نبیت = (برا) بن حمل = بن قیدار = بن اسمعیل علیہ السلام = بن ابراہیم علیہ السلام = ہے اور بموجب مذہب متقدمین نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یون ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن آذر = بن تارخ = بن ناخور = بن شاروغ = بن یرغو - (ارغو) بن قانع = بن غابر = بن شالخ = بن ارفخشد = بن سام = بن نوح علیہ السلام - اور بمقتضاے توریت نسب نامہ حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ہو = نوح - بن لامخ - (لامک) بن متوشلخ - بن خنوخ - بن یرد - بن مہلائیل - بن قینان - بن انوش - بن حضرت شیث = بن حضرت آدم علیہ السلام -

بعض مورخین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ مین عدنان سے اوپر حضرت اسمعیل تک اختلاف ہو - مگر اسمین اختلاف نہین کہ عدنان اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم ہین جیسا کہ اوپر ہم لکھ چکے ہین - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی آمنہ بنت وہب = بن عبد مناف بن زہرہ - بن کلاب ہین - اور کلاب سے اوپر وہی سلسلہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کا

مذکور ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ جب (۲۵) برس کے تھے کہ جب حضرت
عبد اللہ کا نکاح بی آمنہ زہریہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ مورخین کی راے ہی کہ حضرت عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پدر بزرگوار کی پیدایش واقعہ اصحاب فیل سے پچیس برس پیشتر ہوئی تھی۔ آپ بہت ہی خوبصورت
شیرین کلام خوش گفتار نیک کردار جوان رعنا تھے اہل عرب آپکو بہت عزیز رکھتے تھے جب نکاح کی خبر مشہور
ہوئی بہت سی عورتین رشک وحسد سے جل مرین۔ حضرت عبد اللہ نے بعد نکاح کے تین روز تک حضرت بی آمنہ
کے پاس قیام کیا۔ لکھا ہی کہ انھین ایام متبرک مین یعنے بارھوین تاریخ ماہ جمادی الثانی شب جمعہ کو وہ نور متبرک
پشت پدر سے رحم مادر مین جلوہ گر ہوا۔ روایت ہی کہ قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبد اللہ
کو سفر درپیش ہوا اور ہنگام مراجعت سفر آخرت پیش آیا۔ اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مہینے کے رحم
مادر مین تھے۔ حضرت عبد المطلب کو حضرت کی یتیمی پر کمال افسوس ہوا۔ آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ آغاز
حمل سے مجکو کوئی علامت علامات حمل سے ظاہر نہ ہوئی مگر عجیب وغریب حالات مشاہدہ کیے جو بعید از قیاس
تھے جنکا مفصل حال مین نے اپنی کتاب شمس الضحی فی حالات المصطفی مین لکھا ہی۔ ودیگر علما نے بھی کتب
عربی وفارسی واُردو مین شرح حال لکھا ہی۔ الغرض بوقت صبح صادق دوشنبہ کے روز بارھوین تاریخ ربیع الاول
کو بعد چھ ہزار سات سو پچاس برس زمانہ آدم علیہ السلام۔ بماہ اپریل ۵۶۹ سنہ عیسوی اور واقعہ اصحاب فیل
کے پچپن روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بزمانہ نوشیروان عادل جو فرمان رواے ایران تھا پیدا
ہوے۔ آپکی پیدایش کی خبر اپنے اپنے وقت مین تمام انبیا علیہم السلام نے دی ہی جسکا کچھ مجملاً ذکر ہم اسجلہ
کرتے ہین۔ چنانچہ صحیفہ ابو البشر آدم علیہ السلام مین ہی۔ کار آن خانہ را بہ پیغمبری بسپارم از فرزندان تو کہ
او را ابراہیم گویند قواعد آن خانہ را با وبلند گردانم وبردست او عمارت کنم وچشمہ زمزم را برای وے بیرون آرم
وحل وحرمت آنرا بمیراث بر وے دہم ومشاعر آنرا بدست او آشکارا سازم وبعد از وے ہر قرن از مردم آنرا آباد
دارند وقصد آن خانہ کنند تا نوبت بہ پیغمبری رسد از فرزندان تو کہ او را محمد گویند صلی اللہ علیہ وسلم واو خاتم پیغمبران
باشد وویرا از ساکنان ووالیان وحاجیان وساقیان این بیت گرامی گردانم ہر کہ مرا جوید واز من چیزے خواہد باید
کہ بداند کہ من با آن جماعت کالیدہ موئے غبار آلودہ وفا کنندہ ونبذروے آئندہ بہ پروردگارم۔ اور صحیفہ ابراہیم
علیہ السلام مین ہی۔ ای ابراہیم دعاے تو درشان اسمعیل فرزند تو مستجاب کردم وبروے وبرنسل وے برکات
فائز گردانیدم واز وے پسرے بوجود آرم مکرم ومعظم کہ نام وے محمد باشد وبرداشتہ وبرگزیدہ من باشد وامت او

بہترین امر باشد = اور کتاب توریت کے جزو ثانی سفر پانچوین مین ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے خوشخبری دی ہے
انی نقیمہم لہم نبیا من بنی اخوتہم مثلك واجعل قولی فیہ ویقول ما امرہ بہ والرجل الذی لا یقبل النبی
الذی یتکلم باسمی فانی انتقم منہ = یعنی خداوند تعالی نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہر آئینہ قائم کرنیوالا
ہون مین واسطے اُنکے جو کچھ حکم کرونگا مین اُسکو اور جو آدمی کہ قبول نکرے اُس نبی کو کہ کلام کریگا ساتھ نام میرے
کے پس انتقام لونگا مین اُس سے =

خوشخبری توریت

اور خوشخبری دی حیقوق علیہ السلام نے اپنے وقتین چنانچہ توریت مین ہے جاء اللہ بالبیان عن جبل فاران
وامتلأت السموات من تسبیح احمد وامتہ = یعنی آیا اللہ تعالی ساتھ بیان کے پہاڑ فاران سے اور وہ نام ہیاڑ
مکہ شریف کا ہے اور پُر ہوے آسمان تسبیح احمد اور اُسکی اُمت سے = پھر خبر دی اُسکی شعیب پیغمبر علیہ السلام نے
رایت راکبین اضاء لہما الارض احدہما علی حمار والاخر علی جمل = یعنی دیکھا مین نے دو سوارون کو
کہ روشن ہوئی ان دونون کے لیے زمین ایک اُنکا اوپر گدھے کے اور دوسرا اوپر اونٹنی کے سواری حضرت
عیسی علیہ السلام کی گدھا ہے اور سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے =

خوشخبری شعیب

اور خوشخبری دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے وقتین جیسا کہ انجیل یوحنا
مین ہے (انی ذاھب الی ربی وربکم وفارقلیط جاء ھو الذی یشہد نی بالحق کما شہدت لہ بالحق
ھو الذی یفسر لکم کل شیء) یعنے بے شک جانیوالا ہون مین رب اپنے اور تمھارے کے پاس اور
فارقلیط یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئیگا وہ وہ ہے کہ گواہی دیویگا وہ میری ساتھ حق کے جیسا کہ گواہی دی
مین نے واسطے اُسکے ساتھ حق کے اور وہ وہ ہے کہ بیان کریگا تمھارے لیے ہر چیز کو =

خوشخبری انجیل

اور کہا زبور مین داؤد علیہ السلام نے (اللہم ابعث مقیم السنۃ بعد الفترۃ) یعنے اے پروردگار ہمارے
بھیج اگر تو قائم کرنیوالی سنت کو بعد فترت کے اور وہ نہین ہے کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین =

خوشخبری زبور

علاوہ ازین موافق آیت (واذ اخذ اللہ میثاق النبیین) کے صاف روشن ہے کہ اللہ تعالی نے روز ازل
مین ہر ایک نبی اور رسول سے اوپر گواہی دینے اور ایمان لانے اپنے حبیب احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم کے اقرار لیا اور سب انبیا علیہم السلام نے اقرار کیا اور یہی سبب ہے کہ ہر نبی اور پیغمبر نے اپنے
اپنے وقت مین تذکرہ اور خبر رسانی میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے جیسا کہ اسجگہ تھوڑا سا بیان لکھا گیا
جو صاحب زیادہ حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنا چاہین کتب سیر ملاحظہ فرمائین =

خوشخبری قرآن مجید

ابتداء آفرینش

غواصان بحار لولاک و محرمان اسرار لما خلقت الافلاک یون فرماتے ہین کہ نتیجہ خلق زمین و آسمان و ثمرۂ پیدایش جن و انسان ذات خواجۂ دو جہان محبوب سبحان ہی اگر نقاش ازل مرقعۂ عالم پر تصویر وجود با جود محمدی نہ کھینچتا قلم ایجاد لوح ممکنات پر خط صنعت نہ لکھتا۔ اور اگر تختہ بندی چمنستان امکان سے گل با تجمل ذات احمدی مطلوب نہوتا۔ گلشن آرای گلستان قدرت تختۂ حدوث پر نخل آفرینش نہ جماتا۔ اور اگر خورشید جمال رسالت پردۂ ظلمت سے منھ نہ نکالتا تو آفتاب و مہتاب ظلمتکدۂ نیستی سے میدان وجود مین صورت نہ دکھاتے بلکہ مکونات اماکن مین عیان۔ وجواہر معدن مین نہان۔ بلبل گلشن مین نالان۔ شمع انجمن مین تابان۔ ملک فلک پر تسبیح خوان نہ ہوتے۔ پس ظہور عالم و دبدبۂ ان اللہ اصطفے آدم صرف بہ طفیل نور سید والانسب و ظہور رموز واتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً محض ببرکت حضرت سرور امی لقب ہی ؎ لاکھون کو کیا عالم اسرار الٰہی + لکھانہ پڑھا گوشۂ امی لقبی نے + تھا رب ہی فقط عین عرب مین جو نہوتا + کیا خوب چھپایا اُسے عین عربی نے = محامد محبوب خدا احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہین انسان ضعیف البنیان کی کیا مجال کہ اس بحر ناپیدا کنار کی غواصی کا دم مار سکے مگر بمصداق ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد بیشمار ہین کون ایسا ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واقف نہو۔ قال المولف

قصیدۂ نعتیہ

نہ تھا جب کچھ تو کیا تھا نور تھا ایک ذات بیحد کا
ہوا نازل قلم کو حکم جب تحریر ابجد کا
تصور بندھ گیا دل مین الٰہی چشم احمد کا
تمامی انبیا کو فخر ہے اُسکی ولادت سے
بلا کر عرش پر حق نے کیا تفویض عالم کو
شب معراج جانا عرش پر اور دم مین پھر آنا
چھپایا میم کے پردہ مین حسن کبریائی کو
بہانا بخشش اُمت کا ٹھہرایا شب اسریٰ

تجلی بخش عالم ہو گیا جلوہ محمد کا
بڑھا لفظ احد مین میم بسم اللہ کی مد کا
سیری آنکھون مین نقشہ جمگیا روئے محمد کا
نبوت مین نہین کچھ فخر ہے اپنے اب وجد کا
زمین و آسمان پر کر دیا قبضہ محمد کا
نمونہ تھا یہ بحر معرفت کی جزر اور مد کا
احد مین فرق پیدا کر دیا ہے میم احمد کا
خدا کو دیکھنا منظور تھا اپنا محمد کا

ہوا ثابت کمر کی اور دہن کی ایک حالت ہی
احد مین میم کو لیکر دیا نقطہ ندارد کا

تمہارا عشق اور انسان کی ہمت معاذ اللہ
ہوا ہے مور کو دعوے سلیمان کی خوشامد کا

شیاطین ہو گئے سفے النار عالم ہوگیا روشن
ہوا جب شور اس عالم مین تیری آمد آمد کا

گنہگاروں کا کچھ کھٹکا نہو گا روز محشر کا
معاصی محو ہو جائینگے سنکر نام احمد کا

کھینچے تصویر کیا اُسکی جو ہوا سرار یزدانی
مصور کھینچ تو دیکھے بھلا نقشہ محمد کا

نہین ہے ایکدم تکرار نعت ذوق سے خالی
مرے منہ سے مزا پوچھے کوئی میم مشدد کا

بتاؤن کیا تجھے اے داور محشر کہ کیا ہو نہین
برا ہون یا بھلا ہون نام لیوا ہون محمد کا

گنہگاران امت کا بہت اچھا وسیلہ ہے
قیامت کو کہین وکھین نہ اچھے لوگ منہ بد کا

ترا سایہ جدا ہو کر کہین اسمین سما یا ہے
کہ ہی خلق خدا پر فرض بوسہ سنگ اسود کا

جمال روئے روشن سے منور ہو گیا عالم
مہ و خورشید نے غازہ ملا ہے خاک مرقد کا

عدو کٹتے ہین کیا عشق نبی کا نام سن سنکر
اثر میری زبان مین ہے مگر تیغ مہند کا

زبانپر ذکر توحید اور دلمین کفر کی باتین
عجب نقشہ ہی کچھ یارب ہمارے نفس مرتد کا

الٰہی عشق احمد مین رہے سینہ مرا روشن
میسر کاش ہو جائے نظارہ اُسکے گنبد کا

شہید خنجر عشق نبی ہون دفن کر دیکھو
نشان ہوگا شفق مین آسمانپر میرے مرقد کا

بہت دشوار ہے طیبہ کو جانا پر تصور مین
میسر ہے مجھے دن رات دل سے طوف مرقد کا

مرے سینہ مین احمد ہے مرے دلمین محمد ہے
نہین باقی رہا مجھسے ذرا بھی فرق احمد کا

ظہیری نعت سرور مین لکھو مطلع کوئی ایسا
مزا محشر مین پاؤ جس سے تم عیش مخلد کا

تعالی اللہ مین مداح ہون ذات محمد کا
مرے ہر لفظ مین عالم ہے اک نور مجرد کا

تعلی کر نہین سکتا ہے میرے سامنے کوئی
مرے اشعار مین ہے لطف اک عیش مخلد کا

پڑھون وہ مطلع رنگین حضور مصطفےٰ ئی مین
گمان عالم کو ہو بے شک ہے یہ عاشق محمد کا

مطلع

ازل مین رکھ لیا سایہ خدا نے اُس سہی قد کا
کہ ہو گا روز محشر مین سایہ محمد کا

تصور آگیا دل مین نبی کے خال کا خد کا — بھروسا ہوگیا اللہ کے قول مؤکد کا
نبی کا نام جو ہنگام مردن حرز بازو تھا — لحد نے بھی سب مجھے مژدہ سنایا خیر باشد کا
لحد مین شغل نعت مصطفائی تا قیامت ہو — وظیفہ مجھکو یارب ہو سدا نام محمد کا
نہین ہے آتش دوزخ کا کھٹکا کچھ مجھے مولا — کہ ہے دل مین میرے شعلہ تری قندیل گنبد کا
نہین پھر احتیاج تخت کچھ شاہا خدا شاہد — سلیمان کو اگر ملجائے گوشہ تیری مسند کا
تمنا ہے کہ دم نکلے مرا تیرے تصور مین — کہ سلجھائے کہین جھگڑا میری روح مقید کا
خدا کا نور ہے یا سورۂ والضحا ہے شاہا — تمھاری آنکھ ہے یا دائرہ ہے حسن بیحد کا
کلام اللہ شاہد ہے کہ تو ہی باعث کن ہے — طلسم طرفہ قدرت ہے یا نقشہ ترے قد کا
ولادت سے تری ظاہر ہین راز حال و مستقبل — نبوت سے تری ماضی ہوا احوال ہر بد کا
نہوتے جنت و دوزخ نہوتا عالم امکان — نہوتے تم نہوتا فرق کچھ بھی نیک اور بد کا
نوشتہ میری قسمت کا بدل جاے تو کیا کہنا — کہ دھبہ مجھسے سلجھاے سہا زندیق و مرتد کا
شہا کر اپنی ہستی کو کیا ہے عشق احمد سے — ہوا ہون ابتو کچھ کچھ مستحق عیش مخلد کا
ضرر ہوگا مجھے کیا گرمی خورشید محشر سے — کہ ہے سر پر میرے سایہ ترے موے مجعد کا
مرا ظلمتکدہ آباد کر چہرہ کی پرتو سے — مرے دل مین رہے جلوہ ترے موے معقد کا
شہیدی کیطرح مقبول ہو میرا قصیدہ بھی — مقلد ہون مین وہ موجد ہے آئین مجدد کا

طہیری نار کے قابل ہے یا ہے نور کے قابل
وسیلہ رات دن رکھتا ہے دل سے نام احمد کا

ذکر ملائکۂ بدر

اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اکثر غزوات مین ملائکہ آسمانی کو بھیجا ہے چنانچہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آئے جیسا کہ قرآن پاک مین مذکور ہے اور جنگ حنین اور جنگ احد مین بھی فرشتے مدد کے واسطے حاضر ہوے روایت ہے کہ ان جنگون مین حضرت سعد ابن ابی وقاص نے حضرت جبرئیل ومیکائیل کو بچشم خود مشاہدہ فرمایا۔ اور صحیحین مین حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے روز احد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائین اور بائین جانب دو

شخص سفید پوش دیکھے کہ برابر کفار سے قتال کرتے تھے اور اُن فرشتون کو مین نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور بعد اُسکے بھی نہ دیکھا یعنے جبرئیل و میکائیل کو ۔ اور صحیح مسلم شریف مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ روز بدر کے ایک شخص مسلمانون مین پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اُسنے ایک کوڑے مارنے کی آواز سُنی اور کوئی کہتا ہی کہ بڑھ اے ہیزوم[1] پھر کیا دیکھتا ہی کہ وہ مشرک آگے اُسکے چت گر پڑا اور ناک اُسکی ٹوٹ گئی ہی اور مُنھ اُسکا پھٹ گیا ہی کوڑے کی مار سے اور وہ سب جگہ سبز ہوگئی ہی ۔ راوی وہ شخص مسلمان انصاری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُسنے اس واقعہ کو بیان کیا تھا آپنے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہی وہ فرشتہ آسمان سوم کا تھا مسلمانون کی مدد کیواسطے حاضر ہوا تھا اور ہیزوم[1] فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا ۔ ابن اسحق اور بیہقی نے ابو واقد اللیثی[2] سے روایت کی ہی کہ مین روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اُسکے کے دوڑا قبل اسکے کہ تلوار میری اُس تک پہونچے کہ اُسکا سر کٹ گیا اور گر پڑا = اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل[3] بن حنیف[4] سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کیطرف کرتے تھے قبل اسکے کہ تلوار ہماری اُسکے سر تک پہونچے سر اُسکا کٹ کر گر پڑتا تھا ۔ مورخین اسلام لکھتے ہین کہ یہ صورت بایں سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوۂ بدر مین آئے تھے وہ مسلمانونکی مدد کو آئے تھے اسواسطے کافرون کو قتل کرتے تھے ۔ اور بیہقی نے ابو بردہ[5] بن نیار سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انین سے دو کو مین نے قتل کیا ہی اور تیسرے کا یہ حال ہی کہ مین نے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت دیکھا کہ اُسنے اُسے مارا مین نے سر اُسکا اُٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا =

بیہقی نے سائب[6] بن ابی حبیش سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ قسم ہی خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی بھاگا پس ایک مرد سفید رنگ دراز قامت

---

[1] ہیزوم بفتح ہای مہملہ وسکون مثنات تحتیہ و زای معجمہ مضمومہ نام اسپ جبرئیل است کذا فی القاموس و بعضے گویند نام اسپ یکی از فرشتگان است ۱۲ [2] ابو واقد یعنی حارث بن عوف صحابی است منتہی الارب ۱۲ [3] سہل بن حنیف بن واہب انصاری الاوسی صحابی من اہل بدر و استخلفہ علیؓ علی البصرۃ ۱۲ [4] حُنیف کزبیر و سہل و عثمان ابناہ صحابیون کذا فی القاموس ۱۲ [5] ابو بردہ بہای موحدہ مضمومہ وسکون را و فتح دال مہملتین بن نیار بکسر نون و فتح یای مثناۃ تحتیہ مخففہ و رای مہملہ صحابیست حلیف الانصار نام مشہور ایست کہ در سنہ ۴۱ھ وفات یافت کذا فی التقریب ۱۲ [6] سائب بن ابی حبیش بضم حای مہملہ و فتح بای موحدہ و یای مثنات تحتیہ و شین معجمہ در آخر اسدی ۱۲

نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان زمین اور آسمان کے سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا = اور عبدالرحمن بن عوف
آئے اُنھون نے مجھے باندھا ہوا پایا سو اُنھون نے لشکر مین پکارا کہ اسے کسنے باندھا ہی کسی نے نہ بتایا کہ مین نے
باندھا ہی یہان تک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپنے مجھسے پوچھا کہ تجھے کس نے
اسیر کیا ہی مین نے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مین نے دیکھی تھی اُسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا
آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہی = موٴرخین لکھتے ہین کہ باین جہت سائب بن حبیش کافر تھا
اُسکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کرے اسواسطے کہ اس سے حقیت ملت اسلام کی متحقق ہوتی ہی
بیہقی نے روایت کی ہی کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مین نے جنگ بدر مین کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑون پر
سوار ایسے دیکھے کہ اُنکا مقابلہ کوئی نکر سکے انتہیٰ = اسپر اتفاق ہی کہ سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگ بدر مین
اترے تھے آسمانون سے یہ معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر قرآن پاک مین مذکور ہین = اور ابو البرکات سویدی نے
اپنے رسالہ مین کہا کہ بموجب نص قرآن مجید بدری ملایک پانچہزار ہین اور مین نے اُنکے نامون کی تصریح نہ پائی
مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور مراعات حقوق سے ہی کہ اُنکے نام بھی بہنگام توسل ذکر کیے جائین = روایت
ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوے اور کہا کہ آپ صحابہ حاضرین بدر کو
کیسا جانتے ہین ارشاد فرمایا کہ وہ بہترین صحابہ ہین کہا جبرئیل نے ایسیہی وہ فرشتے جو بدر مین آئے تھے بہترین
ملائکہ آسمان شمار کیے جاتے ہین = اور کیون نہو اصحاب بدر کی رفعت و شان کا خود قرآن پاک گواہ ہی قال اللہ
تعالی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ۚ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون ۚ یعنے فرمایا اللہ پاک نے اور البتہ مدد دی
تمکو اللہ تعالی نے بیچ بدر کے اور تم تھے ذلیل۔ پس ڈرو اللہ سے تو کہ تم شکر کرو = پھر فرمایا اللہ تبارک وتعالی
نے اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ ۚ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا
وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۚ یعنے جبوقت
کہتا تھا واسطے مسلمانون کے کیا نہ کفایت کریگا تمکو یہ کہ مدد کرے تمکو رب تمھارا ساتھ تین ہزار فرشتون
اتارے ہوے کے کیون نہین اگر تم صبر اور پرہیزگاری کرو اور وہ آئین تم پر اپنے اُسی جوش مین تو تمھاری
مدد بھیجیگا تمھارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے گھوڑون پر = اسمین اختلاف ہی کہ یہ وعدہ بدر مین حاصل
ہوا یا احد مین اور جبکہ بدر مین مانا جائے تو تقدیر آیۃ کی یون ہوگی اِذْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ = ابن
عباسؓ اور کلبیؒ اور واقدیؒ اور مقاتل اور محمد ابن اسحٰق سے مروی ہی کہ وہ احد کا دن ہی اور اکثر قول

مفسرین کا ہی کہ وہ بدر کا دن ہو بوجوہ ذیل ہی (۱) فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ الخ پس ظاہر مقتضائے کلام ہی کہ اللہ تعالی نے بدر مین اُنکی مدد کی جس حیثیت سے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے یہ بات فرمائی اور یہ مقتضی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام بدر کے دن فرمایا (۲) قلت عدو بدر مین زیادہ تھی اور تقویت قلوب کی اُس روز زیادہ حاجت تھی پس وہی دن اولی ہی =

(۳) تین ہزار فرشتے بھیجنے کا مطلق وعدہ غیر مشروط تھا پس واجب ہوا اور وہ نہین حاصل ہوا مگر بدر کے دن اہل تفسیر و سیر نے اجماع کیا ہی کہ اللہ تعالی نے بدر کے دن فرشتے اتارے اور فرشتون نے کافرون سے قتال کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ فرشتون نے سوائے بدر کے مقاتلہ نہین کیا اور سوائے بدر کے عدد آ اور مددا نہ مارتے اور نہ مار ڈالتے اور یہ ہی اکثر کا قول ہی =

نصرت ملائکہ بدر

کیفیت نصرت ملائکہ مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر قتل کیا۔ بعض کہتے ہین کہ مسلمانون کو تقویت نفوس پہونچائی کہ انکو مدد ہو بعض کے نزدیک ملائکہ بدر کے دن لڑے اور لڑائیوں مین گو حاضر ہوئے مگر بطور نصرت و مدد تھے لڑے نہین۔ فرشتون کے سر پر عمامہ بندھے تھے اور شملے دونون مونڈھون تک چھوٹے تھے۔ عمامہ کے رنگ مین کئی روایتین ہین بعض مین زرد بعض مین سفید بعض مین سیاہ منقول ہی۔ ممکن ہی کہ ایک ایک گروہ کے عمامہ ایک ایک رنگ کے ہون مگر جو فرشتے حنین مین آئے تھے انکے عمامے سرخ رنگ تھے۔ جنگ بدر مین ملائکہ کی صفین بندھی تھین یہ پہلا دن ہی کہ صف بندی قرار دی گئی اس سے پہلے صفین باندھکر لڑائی نہین ہوئی تھی اور جب سے اب تک صفین باندھکر لڑائی ہوتی ہی عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہی کہا کہ قریش جب جنگ اُحد سے واپس آئے تو اپنے جلسون مین فتح کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمنے ایسے ابلق گھوڑے اور سفید آدمی جو بدر کے دن ہم دیکھتے تھے نہین دیکھے۔ بہت مفسرین کے نزدیک ملایک نے بدر کے دن قتال کیا اور نہ قتال کیا کبھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: سَوِّمُوا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ =

ملائکہ کے وجود خارجی پر سرسید سے اختلاف

بعضے فرشتون کے وجود خارجی سے انکاری ہو کر تاویل کے ذریعہ سے ثابت کرتے ہین کہ جنگ بدر کی لڑائی مین جو ظہور تائید غیبی اور امداد الٰہی کا ہوا اور وہ امداد فرشتون سے منسوب کیجاتی ہی حالانکہ وہ امداد فرشتون سے

نہ تھی بلکہ امداد نیچرل انسانی تھی اور جسقدر اسماے غیب ہین سرسید اپنی تفسیر مین اُن سب ناموںکے مجموعہ کو نیچر سے
تعبیر کرتے ہین اور اُسکے ثبوت مین اقوال صوفیہ پیش کرتے ہین جنکا یہ عقیدہ ہے کہ نار و نور و دوزخ و جنت
سب آب و گل مین ہے عالم صغرا و کبرا سب حریم دل مین ہے - انکی تفصیل بیان کرنیکو تو ایک دفتر چاہیے مگر
اسجگہ ہم اُسقدر بیان کرنا ضروری سمجھتے ہین جنکا تعلق عالم غیب سے سمجھا جاتا ہے اور جو زبان زد ہر خاص
و عام ہین بلکہ جنکا نام قرآن و حدیث سے ثابت ہے - مثلاً معجزات انبیا و وحی آسمانی و الہام روحانی - القا ربانی
جنت روضہ رضوان سلسبیل و کوثر و حور و غلمان - جہنم اور فرشتے مالک مہتمم - شیطان الرجیم لعین - عالم
جنات - کشف قبور - کرامت اولیا - عالم ارواح - اگرچہ یہ ظاہر کی آنکھون سے نظر نہین آتے مگر روشن
ضمیر چشم باطن سے دیکھتے ہین - اور اُنکی ہستی کی صداقت کرتے ہین - اور سید صاحب درحقیقت ملائکہ کے
اُس وجود سے منکر ہین جسکو عموماً مسلمان مانتے ہین - مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ سید صاحب کونسے وجود ملائکہ
کے منکر ہین اگرچہ سید صاحب اپنا دعویٰ پچھلے علما کے اقوال سے کرتے ہین کہ پچھلے علما نے ملائکہ اور حور و غلمان
سب کے وجود خارجی سے انکار کیا ہے ہم دریافت کرتے ہین کہ اُن پچھلے علما کا کیا نام ہے جنھون نے ملائکہ و حور و
غلمان سب کے وجود خارجی سے انکار کیا ہے اور وجود خارجی سے انکی کیا مراد ہے اگر یہی وجود مادی جسمانی گوشت
و پوست کا بنا ہوا مراد ہے تو اسمین پچھلے علما کی کیا خصوصیت ہے تمام متقدمین اور متاخرین اُسکے منکر ہین کوئی
مسلمان کسی فرشتہ کے وجود جسمانی مادی کا قائل نہین - سرسید تو ملائکہ کے وجود خارجی سے ہی بحث کرتے
ہین - بعض مذاہب دنیا مین آخر ایسے بھی تو ہین جو خدا کے ہی قائل نہین ہین - پر ہم کہتے ہین - کہ اگر وجود
خارجی سے وجود واقعی نفس الامری ملکوتی روحانی متمائز عن الغیر مراد ہے - تو فرشتون کے ایسے وجود روحانی
کا سواے سرسید و فرقہ باطنیہ کے کوئی منکر نہین - اب اسمین اگلے ہون یا پچھلے علما ہون یا فلاسفہ - اور اگر یہ
مطلب ہے کہ جو وجود مادی جسمانی عصبانی و لحمانی نہین اُسکو سید صاحب وجود واقعی نہین مانتے - صرف ایک
صورت خیالی جانتے ہین جسکا وجود خیال ہی خیال مین ہے نفس الامر مین کچھ نہین تو اس تقدیر پر خود اُنکی روح
کا بلکہ پروردگار عالم کا بھی وجود مادی نہین کیا اُسکو بھی نہین مانتے اور محض ایک تمثیل خیالی جانتے ہین ——
سید صاحب اپنے قول کی تائید مین جو عبارت اخوان الصفا نقل کرتے ہین وہ بھی مابین الشریعت والفلسفہ
ہے - صرف ایک فرق اعتباری ظاہر ہوتا ہے نہ انکار کوئی اپنی غلط فہمی سے انکار بھی سمجھ لے تو یہ انکار ب
فلسفہ کا ہوا نہ پچھلے علما اسلام کا اور اگر کسی کتاب مین براد امکان تطبیق وغیرہ کوئی قول فلسفہ کا نقل

کیا جاوے تو اُسکے یہ معنی نہین ہین کہ مصنف کا بھی یہی مذہب ہے اور اگر یہ غلط فہمی بھی واقع ہو تو یہ بات قابل تسلیم نہین کہ مثلاً صاحب اخوان الصفا تن تنہا ایک ایسے شخص ہین جنپر اطلاق تمام پچھلے علما کا ہو سکے۔ الغرض اس محل پر یہ لکھنا کتنا غلط ہے کہ پچھلے علما وجود فرشتگان سے منکر ہین اور عوام مسلمانون کے حق مین کتنی بڑی مغالطہ دہی ہے اور باین ہمہ طرفہ تماشا یہ ہے کہ دعوی تو یہ کہ پچھلے علماء وجود ملائکہ سے منکر ہین اور دلیل کا ماحصل یہ کہ ملائکہ کے باب مین شریعت اور فلسفہ کی اصطلاح صرف ایک فرق اعتباری پر مبنی ہے یعنی مفہوم ایک ہی ہان لفظ دو ہین۔ اسجگہ ہم عبارت اخوان الصفا بھی بغرض دلچسپی ناظرین درج ذیل کرتے ہین اخوان الصفا کی عبارت مندرجہ صفحہ ۲۴۲ سطر ۱۹ یہ ہے۔ وَتَنْبَثُّ مِنْ جِرْمِ الشَّمْسِ قُوَّۃٌ رُوحَانِیَّۃٌ فِی جَمِیْعِ الْعَالَمِ یُسَمِّیْ الْفَلَاسِفَۃُ ھٰذِہٖ الْقُوَّۃَ وَمَا اَنْبَثَّ مِنْھَا فِی الْعَالَمِ بِرُوحَانِیَّۃِ الشَّمْسِ وَیُسَمِّی النَّامُوْسُ ھٰذِہٖ الْقُوَّۃَ مَلَکًا ذَا جُنُوْدٍ وَاَعْوَانٍ وَاِسْرَافِیْلُ مِنْھُمْ صَاحِبُ الصُّوْرِ

ترجمہ

اور پھیلتی ہے سورج کے جرم سے روحانی قوۃ تمام دنیا مین۔ نام رکھتے ہین فلاسفہ اس قوۃ کو اور اُس چیز کو جو پھیلتی ہے اُس سے دنیا مین روحانیت شمس۔ اور نام رکھتی ہے شریعت اس قوۃ کو فرشتہ لشکر والا اور مددگارون والا اور اسرافیل اُنہین سے صور والے ہین = مگر اسکا سرسید کیا جواب دیسکتے ہین۔ وَتَنْبَثُّ مِنْ قَلْبِ کُلِّ حَیْوَانٍ قُوَّۃٌ رُوحَانِیَّۃٌ فِی جَمِیْعِ جَسَدِہٖ یُسَمِّی الْفَلَاسِفَۃُ ھٰذِہٖ الْقُوَّۃَ وَمَا اَنْبَثَّ مِنْھَا فِی جَسَدِہٖ بِرُوحَانِیَّۃِ الْحَیْوَانِ یُسَمِّی النَّامُوْسُ ھٰذِہٖ الْقُوَّۃَ مَثَلًا نَفْسًا نَاطِقَۃً ذَاتَ اَجْسَامٍ مُخْتَلِفَۃٍ کَزَیْدٍ وَعَمْرٍو وَبَکْرٍ =

ترجمہ

اور پھیلتی ہے ہر حیوان کے دل سے قوۃ روحانیہ اُسکے تمام بدن مین۔ نام رکھتے ہین فلاسفہ اس قوۃ کو اور اس چیز کو جو پھیلتی ہے اُس سے اُسکے بدن مین روحانیۃ الحیوان نام رکھتی ہے شریعت اُس قوۃ کو مثلاً نفس ناطقہ مختلف جسمون والا مثل زید اور عمرو اور بکر کے = یہ اظہر من الشمس اور بین من الامس ہے کہ بسطح سرسری ظاہری آفتاب کے طلوع وغروب سے اس عالم مجاز مین تمام اشیا کا احیا و امات مجازی متعلق ہے یا جو عبارت اشیا کے ظہور و کمون سے ہے اُسیطرح اس عالم حقیقت مین قیامت کے دن احیا و امات حقیقی حقیقت اسرافیلیہ کے سپرد کیا گیا ہے کہ صور کے ایک نفخہ اندرونی سے اسرافیل علیہ السلام تمام روحین اولین و آخرین

کی سلب کر لین گے اور دوسرے نفخۂ بیرونی سے سب روحین صورین سے نکلکر اپنے اپنے جسم مین داخل
ہو جائنگی اور اُنکے دم بخش کے فیضان صحبت سے ہر روح مین وہ طاقت پیدا ہو جائیگی کہ طرفۃ العین مین
اپنے جسم کے تمام اجزاے متفرق شدہ مشارق ومغارب سے اسطرح اپنی طرف کھینچ لینگے جسطرح برادۂ
آہن کو سنگ مقناطیس یا ریزہاے برگ کاہ کو کاہ ربا۔ جیسے دنیا مین مدت العمر اپنے جسم کے اجزاے غذائیہ
بتدریج مشارق ومغارب سے کھینچتے رہتے ہین اب ہم اپنے دعوی کی مضبوطی کی غرض سے ایک دلیل پیش
کرتے ہین = اِنَّ لِاِسْرَافِیْلَ حَقِیْقَۃً جَوْهَرِیَّۃً فِی نَفْسِ الْاَمْرِ مُتَمَایِزَۃً فِی الْوُجُوْدِ عَنْ حَقَایِقَ اُخَرَ یُعَبِّرُوْنَهَا
الْفَلَاسِفَۃُ فِی اِصْطِلَاحِهِمْ بِرُوْحَانِیَّۃِ الشَّمْسِ وَاِسْرَافِیْلُ وَجُنُوْدُہٗ وَاَعْوَانُہٗ مِنْ اَفْرَادِهَا الْخَارِجِیَّۃِ
کَمَا اَنَّ لِزَیْدٍ وَعَمْرٍو وَبَکْرٍ حَقِیْقَۃً جَوْهَرِیَّۃً کَذٰلِکَ یُعَبِّرُوْنَهَا الْفَلَاسِفَۃُ بِرُوْحَانِیَّۃِ الْقَمَرِ وَزَیْدٌ وَعَمْرٌو مِنْ
اَفْرَادِهَا الْخَارِجِیَّۃِ =

ترجمہ

تحقیق اسرافیل کے واسطے حقیقت جوہریہ ہی نفس الامر مین اور جدا ہی وجود مین دوسری حقیقتون سے تعبیر
کرتے ہین اُسکو فلاسفہ اپنی اصطلاح مین روحانیت شمس کے ساتھہ اور اسرافیل اور اُسکے لشکر اور اُسکے مددگار
اُسکے افراد خارجیہ سے ہین جیسا کہ تحقیق واسطے زید اور عمرو اور بکر کے حقیقۃ جوہریہ ہی ایسیہی تعبیر کرتے ہین اُسکو
فلاسفہ روحانیت قمر کے ساتھہ اور زید اور عمرو اُسکے افراد خارجیہ سے ہین = اب باقی رہے حقائق حملۂ عرش اور
حقیقت جبرئیل ومیکائیل وحور وغلمان ومالک ورضوان جنکو روحانیت ثوابت اور باقی سیارات سے تعبیر کیا
ہی اُنکو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیے۔ اس جگہ ہم مناسب سمجھتے ہین کہ کچھ عقائد صوفیہ سے اپنے ناظرین کو وچسپی
دین تا ہمارے ناظرین اقوال سرسید اور ہماری راے کا اندازہ کر سکین اگرچہ یہ بحث ایک دریاے ناپیدا کنار ہی
اور اُسکی غواصی ایک امر دشوار ہی تاہم اجمالاً اُسکا ذکر کچھ کرتے ہین صوفیاے کرام کا جو کچھ دارمدار ہی وہ صرف
یہ ہی۔ ہمہ اوست۔ ہمہ از وست۔ اوست۔ ہمہ با ایم۔ بعض کہتے ہین کہ تمام صفات واسما ومظہرات عالم
وجود مین۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ مِنْ نُوْرِیْ۔ کے ہین اہل تصوف نے اس نور وصفات کے تین مراتب
بیان کیے ہین۔ وحدت۔ احدیت۔ واحدیت۔ وحدت مرتبہ ذات بحت کا نام ہی جسکی جانب مخالف کثرت
ہی۔ احدیت درجہ ظہور صفات الٰہیہ کا نام ہی جسکا عکس کثرت ہی۔ واحدیت عبارت ہی کثرت مع الوحدت
سے جسکی مثال ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی باعتبار ذات کے وحدت شخصی ہی اور بلحاظ صفات کے

مظہر ہی جمیع صفات الٰہیہ کا جو عبارت کثرت سے ہی بعضے کہتے ہین کہ نور وحدت اسماء جبروتی کا نام یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی جسکو صور علمیہ الٰہیہ کہتے ہین - یہ مقام تشبیہ ہی اور اسی تشبیہ سے علم وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا سے حضرت آدم ممتاز ہوے اور اُنکی اولاد کو اسمار تشبیہ کا مشاہدہ نصیب ہوا چونکہ ذات عشق صورت سے منزہ ہی اسوجہ سے اُسکو تنزیہ و روح اعظم بھی کہتے ہین متصوفین توحید کو بہت سے اقسام پر منقسم کرتے ہین اُنہین سے ہم تین قسمین بغرض دلچسپی ناظرین اسجگہ لکھتے ہین - قسم اول توحید افعالی ہی کہ عبد مقید اپنے تمام افعال اور حرکات وسکنات حق سبحانہ تعالی کے افعال سمجھتا ہی اسلیے کہ عبد کا وجود چونکہ اعتباری ہی اُسکے افعال بھی اگر اُسکی جانب منسوب ہونگے اعتباری ہونگے - جیسے کہ زید کے افعال انسان کے افعال سمجھے جاتے ہین اور مقید کے افعال مطلق کے کہے جاتے ہین - اسیطرح عبد اعتباری کے بھی تمام حرکات وسکنات حق جل وعلا شانہ کے حرکات ہین جسطرح کہ بندہ تمثیل یا تجلی الٰہی ہی اُسکے افعال بھی متجلی سے تعلق رکھتے ہین - یہ اور بات ہی کہ اُسکے احکام ذاتی جو تعلق اعتبار سے پیدا ہوئے ہین اُنکا بلاغ بندہ ہی تک منحصر ہی - پس اس امر کا شہود جس کامل کو ہر وقت حاصل ہی وہ صاحب توحید افعالی ہی دوسری قسم توحید صفاتی ہی اور اُس سے یہ مراد ہی کہ تمام صفات انسانیہ اور کمالات ممکنہ سے متصف اور متکمل ذات اور حقیقت کاملہ جیسے کہ ذات مین تمام موجودات مستہلک ہو رہی ہین اُسکی صفات بھی ذات مین فنا پذیر ہین - مثلاً جو علم کہ زید کو حاصل ہی جس قدرت اور کلام سے زید متصف ہی وہ تمام قدرت انسان کی ہی اسلیے کہ زید کا وجود تو فرضی اعتباری ہی اس سے اوپر چلکر انسان اور تمام کائنات لیجیے کہ وہ وجود مطلق مین جاکر متحد ہوتی ہین اُنکی صفات صفات مطلق ہوتی ہین اسلیے کہ انسان اُسی مطلق کی ایک فرد ہی جو کمال کہ مطلق کو حاصل نہین ممکن مقید کو کہان سے آسکتا ہی حدیث بخاری مین مَا زَالَ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبُّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ ؎

ترجمہ

ہمیشہ رہتا ہی عبد قربت حاصل کرتا ہی ساتھ واسطہ نوافل کے یہانتک کہ چاہتا ہوں مین اُسکو پس ہوتا ہوں مین کان اُسکا کہ سنتا ہی ساتھ اُسکے اور آنکھ اُسکی کہ دیکھتا ہی ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہی اُس سے اور پ اُسکا کہ چلتا ہی اُس سے اگر سوال کرے مجھسے بیشک عطا کرتا ہون مین اُسکو اور اگر پناہ چاہے

مجھے پناہ دیتا ہون مین اُسکو کذا فی البخاری تیسرے توحید ذاتی ہی - اُس سے یہ مراد ہی کہ تمام عالم ہستی واجب تعالی و تقدس سے عبارت ہی اور کوئی موجود ہستی مطلق کے احاطہ سے نہین نکل سکتا اسلیے لابد زید جو کہ ایک شخص ہی اُسکی ذات غیر حقیقت واجب تعالی موجود نہین ہوسکتی عالم کا ذرہ ذرہ اُسکی ذات اقدس مین سباحت کر رہا ہی سبحان ربی الاعلی کے یہی معنی ہین یعنے ہم اپنے رب اعلی کی ذات والا مین ہر وقت تیر رہے ہین ہمارا وجود بعینہ اُس حباب کے ہی جسکے متعلق ہم اپنے پیر و مرشد کا ایک شعر نقل کرتے ہین ؎ حباب موج سے ٹوٹا جو آشنا ہوکر ✦ وہ آب بحر بقا ہوگیا فنا ہوکر ✦ نمود ہی جو ہر وقت دریا مین تیرتا ہی اور چیزے از دریا بیش نیست کی عینیت رکھتا ہی - یہ تمام مشخصات اکوان تنزلات و اعتبارات واجب الوجود مطلق ہین توحید ذاتی کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ الحمد للہ علی ذلک اہل توحید کا عرفان یہان پر ختم ہوتا ہی = اور بدر کے دن شیطان نے فرشتون کو لڑتے ہوئے دیکھا اور مشرکون نے انکو نہ دیکھا جیسا کہ اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہی - وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ الی قولہ اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ابلیس لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سے آیا اور اُسکے ساتھ نشان تھا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین تھا پس شیطان نے کہا نہین ہی کوئی غالب واسطے تمھارے آج لوگون سے اور مین تمھارے لیے پشت پناہ ہون جبرئیل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوے جبکہ اُسنے اُنکو دیکھا تو اُسکا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ مین تھا اُسنے اپنا ہاتھ چھوڑا لیا اور پیٹھ دیکے بھاگا اور اُسکا گروہ بھی بھاگا اُس آدمی نے کہا اے سراقہ تو تو ہماری پناہ ہی اُسنے کہا بیشک مین وہ دیکھتا ہون کہ جو تم نہین دیکھتے اور یہ جب کہا کہ اُسنے ملائکہ کو دیکھا اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جبکہ لوگ بعض بعض سے قریب ہوگئے تو اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون سے تھوڑا کر دیا اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھو مین تھوڑا کر دکھایا تو مشرکون نے کہا یہ کون لوگ ہین دھوکا دیا انکو انکے دین نے یہ اسلیے کہا تھا کہ وہ مسلمانونکی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب انکو پھیر مت دینگے اسمین انکو شک نہ تھا انتہی اللہ پاک نے شیطان کے بارہ مین فرمایا ہی اِنَّهٗ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ یعنے بیشک شیطان تمکو دیکھتا ہی وہ اور اُسکا گروہ اُس جگہ سے کہ تم انکو نہین دیکھتے ہو اس سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہی جبکہ چاہتا ہی دیتا

ہی جس سے چاہتا ہی روک لیتا ہی - امام ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ علیہ نے اس انکار کا جواب دیا ہی اور امام الحرمین جوینی نے بھی اسکے مثل کہا ہی اور امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ یون تحریر فرمایا ہی کہ جب کوئی کہے کہ ہم کافر کو اُسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتے ہین اور اُسکو قبر مین دیکھتے ہین اور اُن چیزون سے کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے سو بخلاف مشاہدہ کے تصدیق کی کیا وجہ ہی پس جاننا چاہیے ان چیزونکی تصدیق مین تین مقام ہین مقام اول اور یہ مقام واضح اور اظہر ہی کہ تو تصدیق کرے ساتھ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت کو کاٹتے ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتے اسلیے کہ یہ آنکھ مشاہدۂ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکھتی اور جو چیز آخرت سے تعلق رکھتی ہی وہ عالم ملکوت سے ہی کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسطرح نزول جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاتے تھے حالانکہ وہ اُنکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور اس بات کے ساتھ ایمان لاتے تھے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا مشاہدہ کرتے ہین پس اگر تو اُسکے ساتھ ایمان نہین لاتا ہی تو ملائکہ اور وحی مین ایمان کا صحیح کرنا زیادہ تجھپر اہم ہی اور اگر تو اُسکے ساتھ ایمان لے آیا ہی اور اس بات کو جائز رکھتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس چیز کا مشاہدہ فرماتے ہین جسکا امت مشاہدہ نہین کرتی تھی تو پھر تو اُسکو میت مین کیون نہین جائز رکھتا ہی اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون اور حیوانون کو مشاہدہ نہین کرتے ہین اسیطرح وہ سانپ اور بچھو کہ جو قبر مین کاٹتے ہین ہمارے عالم کے سانپ اور بچھو کی جنس سے نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس سے ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سے ہوتا ہی =

مقام دوم یہ ہی کہ تو سونے کے احوال کو یاد کرے اور اس بات کو کہ وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہی کہ اُسے ایک سانپ کاٹ رہا ہی اور وہ اُس سے ایذا پاتا ہی یہانتک کہ خود کو اپنے خواب مین دیکھتا ہی کہ وہ چیختا چلاتا ہی اُسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی اور کبھی اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہی وہ ان سب باتونکا ادراک اپنی جان سے کرتا ہی اور ایذا پاتا ہی جیسا جاگتا ایذا پاتا ہی اور وہ اُسکا مشاہدہ کر رہا ہی حالانکہ تو اُسکے ظاہر کو ساکن دیکھتا ہی اور جو سانپ کہ اُسکے حق مین موجود ہی اور وہ عذاب جو اُسکے حق مین حاصل ہی تو اُسے اُسکے گرد نہین پاتا ہی کیونکہ وہ تیرے حق مین مشاہدہ نہین ہی اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہو تو درمیان خیالی سانپ کے اور اُس سانپ کے جو کہ مشاہدہ ہی کسیطرحکا فرق نہین ہے

مقام سوم = یہ ہی کہ تو خوب جانتا ہی کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہی بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اُس سے تجکو ملاقی ہوتی ہی اور وہ زہر ہی پھر زہر بھی موذی نہین ہی بلکہ موذی الم ہی بلکہ عذاب تیرا اُس اثر مین ہی جو کہ تجھمین ہے

سے حاصل ہوتا ہے سو اگر مثل اس اثر کے بغیر سم کے حاصل ہوجائے تو مقرر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس
نوع کی عذاب سے ممکن نہوگی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوے طرف سبب کے جسکی طرف وہ عادت مین منسوب
ہوتا ہے اسلیے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوے بغیر مباشرت صورت جماع کے تو اُس لذت کی
تعریف نہوگی مگر ساتھ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب ہوگی اور ثمرہ سبب کا حاصل
ہوجاویگا گو صورت مسبب کی نہو اور سبب کا ارادہ اُسکے ثمرہ کیوجہ سے کیا جاتا ہے نہ اُسکی ذات کیوجہ سے
اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے الم دینے والی نفس مین منقلب ہوجاتی
ہین پس اُنکا الم مثل الم کاٹنے سانپون کے ہوتا ہے بغیر وجود سانپون کے - اور صفت موذی کا منقلب ہوجانا
مثل انقلاب عشق کے ہے کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہے کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر ایک ایسی
حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بنفسہ مولم ہوگیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سے وہ چیز نازل
ہوئی کہ اُسکے ہوتے ہوے اسکی تمنا کرتا ہے کہ کاش عشق و وصال سے مزہ نہ اُٹھاتا بلکہ بعینہ ایک نوع ہے انواع
عذاب میت سے اسلیے کہ اُسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہوگیا سو یہی مال زمین جاہ اولاد خویش واقارب
جان پہچان کے لوگ اُسکے معشوق ہوگئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہے اگر اُسکی حالت
حیات مین یہ سب اُس سے لے لیا جاوے اُسکا کیا حال ہوگا کیا اُسکی شقاوت عظیم نہوگی اور اُسکا عذاب
سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اب ہم پھر اپنے اصلی مقصد کتاب کیطرف اپنے ناظرین کو متوجہ کرتے ہین اور
فوائد اسمار بدر لکھتے ہین -

فوائد اسمار اصحاب بدر

علما رسلف وخلف سے متواتر یہ نقل ثابت ہے کہ شدت بلا کیوقت بعد ذکر اسمائے اہل بدر رضی اللہ عنہم
دعا مستجاب ہوتی ہے اور اُسمین دفع اعدا اور رفع بلا ونجات ہے اور مہالک وحفظ وامان ونصرت وظفر کے لیے
فائدہ عظیمہ ہے اور جسنے جس نیت سے اُنکے اسمار پڑھے یا اپنے پاس رکھے مقصد پایا اور علما محدثین نے بارہا تجربہ
کیا ہے اور کیون نہو حالانکہ خدا تعالی نے اُنکی بدولت مدد دی دین متین کو اور محفوظ رکھا حرمت مسلمین کو
اور کافی ہے اُسکے فضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بشارت دینا ساتھ مغفرت اور دخول جنت کے جیسا
کہ حدیث مین وارد ہے کہ تحقیق اللہ تعالی مطلع ہوا اہل بدر سے اور فرمایا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یعنے جو چاہو تم کرو
پس واجب ہوئی تمھارے واسطے جنت اور ایک روایت مین ہے فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنے پس بخشا مین نے

سکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرب منزلت اور رفعت مرتبت مین اُنکی اعانت فرماتے تھے اور توقیر واحترام کرتے تھے کہ ضرب المثل تھا کہ فلان اہل بدر سے ہی یعنی گناہ پر ماخوذ نہین ہی

فائدۂ جلیلہ

جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعض نے تین سو تیرہ اور بعض نے تین سو پندرہ لکھے ہین اور ترجیح قول عدد اصحاب بدر بروایتی تین سو تیرہ ہی اور بعض رسائل مین تین سو چونسٹھ لکھے ہین جسمین چورانوے مہاجر اور چوہتر اوسی اور ایک سو چھیانوے خزرجی منجملہ انکے چودہ شہید ہوے چھ مہاجر چھ خزرجی دو اوسی۔ جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی صاحب مولود برزنجی نے ایک رسالہ اسمار اہل بدر مین مع فضائل وفوائد مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہی اُسمین تین سو چھیانسٹھ لکھے ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نے اپنے رسالہ استیعاب مین لکھا ہی اور آخر مین ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی ہی اسیطرح اس عاجز حقیر ظہیری مولف رسالہ ہذا نے ایک دعا مختصر بہت سہل آخر مین لکھی ہی تاکہ مفید ہو اور عام اُس سے فائدہ پائین۔

خواص اسمار

پس خواص اسما کے یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نے اور سنا اُنھون نے مشائخ حدیث سے یہ کہ دعا روقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا اور کہا شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین لکھا کہ ذکر کیا ہی علما نے یہ کہ بہت سے اولیا نے ان اسما کی برکت سے مرتبہ ولایت پایا اور بہت سے بیمارون نے ان اسما کی بدولت شفا پائی اور کہا بعض عارفین نے کہ نہین رکھا ہمنے کسی بیمار کے سر پر اور پڑھے ہمنے نام انکے یعنے اسمار بدر بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اُسکو اللہ تعالی نے اور اگر آ گیا ہوتی اجل اُسکی تو تخفیف دیتا تھا اللہ تعالی اُس سے اور کہا بعضون نے کہ تجربہ کیا ہمنے انکے نامون کا ہر امور مہمہ مین از روے لکھنے اور پڑھنے کے پس نہین دیکھی ہمنے کوئی دعا جلد تر اُس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اُنھون نے کہا وصیت کی مجکو میرے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کی صحبت مین اور توسل کرنے کے ساتھ اہل بدر کے امورات مہمہ مین اور کہا مجکو کہ ای بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اُنکے کے قبول کیجاتی ہی اور مغفرت۔ اور رحمت۔ اور برکت۔ اور رضا۔ اور رضوان۔ گھیر لیتے ہین بندہ کو جبکہ ذکر کرتا ہی اُنکو یا کہا وقت دعا کرنے کے

ساتھ نامون اُنکے کے اور اُسمین بہت عجیب وغریب حکایات زبانون پر مذکور اور اوراق پر مسطور ہین = اور
اکثر سلاطین سفر حج مین اُنکے نام اپنے ساتھ رکھتے تھے اور جو امیر لشکر خصوصًا ہنگام مقابلہ ومقاتلہ یہ اسمار
بہ نیت فتح وظفر اپنے پاس رکھے مظفر ومنصور ہو = اور فرمایا مولانا رفیع الدین محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کہ
مین سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین سفر حج کو گیا اور نسخہ ابو البرکات سویدی اپنے ساتھ لیتا گیا اور مدینہ طیبہ حرم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچکر دریافت کیا کہ سید جعفر ابن حسن ابن عبد الکریم ابن محمد ابن رسول مدنی شافعی
اکابر علماء عصر سے ایک بزرگ تھے اور سنہ ۱۱۸۶ ہجری مین وفات پائی ہی اور توالیف متعددہ مفید یادگار چھوڑین
اور رسالہ جالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب ذکر فضائل اصحاب بدر مین لکھا اور سید علی ابن حسن برادر
جعفر مذکور نے اُسکو قصیدہ مین نظم کیا کہ وہ نسخہ دیار عرب وروم وشام مین مقبول ومعروف ومشہور ہین =
اور فرمایا محدث مذکور نے کہ مین نے سید زین العابدین ابن سید محمد ابن سید زین العابدین ابن سید حسن مذکور یعنے
سید جعفر کے نواسہ اور اُنکے بھائی کے پوتہ سے ملاقات کی اور رسالہ جعفری وصحیح بخاری شریف ودیگر کتب
حدیث کی اجازت حاصل کی اور اس سفر مین آتے جاتے دزات بحر وبر مین خدا تعالی سے توسل ساتھ اسمار اہل بدر
کے رکھا اور بہ فضل رحمت الٰہی تمام سفر مین جمیع آفات وبلا سے محفوظ رہا اور کوئی آفت جسمی ومعنوی نہ پہونچی
اور ہر منزل ومقام پر جہان قطع الطریق اور چورونکا غلبہ تھا وہان یہ اسمار بار بار پڑھے وہ خوف امان سے
بدل گیا اور انجام بخیر ہوا = اور حضرت علامہ عبد الرحمن قبانی اپنی کتاب رفع القدر فی التوسل اہل البدر
مین فرماتے ہین کہ اہل بدر کی برکت سے مہمات مین خرق عادات ہوتا ہی اور علامہ موصوف نے پہلے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وعشرہ مبشرہ وعمران بن حصین کا نام اول لکھا ہی جیسا کہ اس رسالہ مین معلوم ہوگا اور
آخر مین کنیتین لکھی ہین اسیطرح اس عاجز ظہیری نے وہی ترتیب ہر طرح قائم رکھی ہی = علامہ شیخ عسقلانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ میرے چچیرے بھائی بلاد مشرکین مین قید ہوگئے اور طلب کیا روم نے اُنکے فدیہ
مین بہت مال کہ وہ نہ دیسکتے تھے پس ہمنے ایک کاغذ پر اسمار اہل بدر اُنکو لکھ بھیجے اور اُنکے یاد کرنے اور اُنسے
وسیلہ چاہنے کی وصیت کی پس چھوڑ دیا اللہ تعالی نے اُنکو بغیر فدیہ کے پھر جب ہمارے پاس وہ آئے تو ہمنے
یہ پوچھا اور کہا کہ جب وہ کاغذ مجھے پہونچا تو مین نے آپکے حکم کی تعمیل کی اور اُنھون نے یعنے رومیون نے میری
خرید وفروخت کی اور جو کوئی مجکو خرید کرتا تھا اُسکو مصیبت پہونچتی تھی پھر میری قیمت یہانتک گھٹی کہ سات دینار
کو مجھے بیچا پھر اُس خریدار کو تین دن سے زیادہ نگذرے تھے کہ بڑی مصیبت پہونچی اور وہ طرح طرح کی

تکلیف دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تو جادوگر ہی مین تجھکو نہین بیچونگا بلکہ سولی دونگا پس تھوڑی دیر مین اُسکو اُسکے
جانور نے گرادیا اور اُسکا مُنھ ٹوٹ گیا اور فوراً مر گیا پھر مجھے اُسکے بیٹے نے لیا اور وہ طرح طرح کی تکلیف
دیتا تھا یہانتک کہ میری خبر تو گونمین مشہور ہوئی اور اُنھون نے اُس سے کہا کہ اس قیدی کو ہمارے شہر سے
نکالدو یہ سُنکر انکار کیا اگر قتل کو آمادہ ہوا پھر تین دن گذرے تھے کہ اُنکو خبر آئی کہ بادشاہ کا جہاز ڈوب
گیا اور اُسمین شاہزادہ اور مال بہت تھا آدمی یہ خبر پاکر بادشاہ پاس آئے اور میرے سارے حال کی
اُسکو خبر کی اور کہا جب تک یہ مسلمان ہمارے ملک مین ٹھہریگا ہم ہلاک ہونگے اور ہم شک نہین کرتے کہ
یہ نبیونکی اولاد سے ہی پھر مجھے بادشاہ پاس بھیجا اُسنے مجھے چھوڑدیا اور سو دینار دیے اور مجھے میرے وطن
روانہ کیا پس یہ سبب میری قید سے خلاص کا ہی =

روایت ہی کہ ایک شخص کا بہت پیارا نہایت نیک بخت بیٹا وزیر کے بیٹے نے ظلم و عداوت کے سبب
قتل کردیا اُسنے خون چاہا کسینے اُسکی دستگیری نہ کی ناچار ہوکر اُسنے صبح و شام اہل بدر کے وسیلہ سے دعا
اور اپنے بچہ کے خون مین پناہ مانگی یہانتک کہ تنگ آیا اور بدلے سے ناامید ہوا کہ ایکدن رات کو خواب مین
کچھ نورانی آدمی دیکھے اور کوئی کہتا ہی کہ اہل بدر کے پاس اویس آئے بعض کے پیچھے بعض تو اُسنے اپنے
دل مین کہا سبحان اللہ یہ وہی اہل بدر ہین جنکے وسیلہ سے مین اپنے بچہ کا خون لینے مین پناہ چاہتا تھا اور
خدا کی قسم مین اُنکے ساتھ رہونگا پھر پیچھے پیچھے رہا یہانتک کہ وہ ایک بلند مکان پر پہونچے اور ہر ایک نورانی
کرسی پر بیٹھا اور اُسنے لوگ دیکھے کہ آتے ہین اور عرض حال کرتے ہین اُسنے کہا مجکو حیف ہی جو مین اپنے بیٹے
کے قتل کا حال عرض نکرون پس بڑھا اور قصہ کہ سنایا اور یہ کہ کسینے دستگیری نہ کی تو ایک نے کہا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہا کہ اس مسکین کو کون لائیگا تو ایک اُنمین سے
گیا اور جلد آیا یعنے وزیر کے بیٹے کو اُس سے کہا گیا کہ تو ہی نے اسکے بیٹے کو قتل کیا ہی اُسنے کہا ہان
پوچھا گیا کیا سبب کہا ظلم و عداوت تو کہا زمین پر بیٹھ وہ بیٹھا پھر اُسکو یعنے دادخواہ کو خنجر دیا اور کہا کہ اُسکو
قتل کر جیسے اسنے تیرے بیٹے کو قتل کیا ہی پھر اُسنے پکڑکر ذبح کیا جب وہ شخص سونے سے بیدار ہوا تو ایک
شور سنا کہ آدمی کہتے ہین کہ صبح وزیر کا بیٹا اپنے بچھونے پر ذبح کیا ہوا ملا اور قاتل نہین معلوم = اور زید ابن
عقیل سے روایت ہی کہ ملک عرب مین بعض سال ایک راستہ رہزنون اور چورون کے سبب سے
بند ہوجاتا تھا اُس راستہ سے جو جاتا ہلاک ہوجاتا اگرچہ بہت سے آدمی ہوتے اور وہان مال اور سب آدمی

ضایع ہوتے بعض روز ون ہمارے درمیان جیسا کہ ہم لیٹیے ہین ایک شخص اُس راستہ سے آیا اور اُسکے ساتھ
بڑا ساماان تجارت تھا اور کوئی آدمی سواے ایک غلام کے نہ تھا اور وہ اپنے لب ہلاتا تھا جیسے کوئی شخص
اسما پڑھتا ہی پس ہمنے اُس سے پوچھا اور کہا کہ اُس شخص کی بڑی شان ہی اور اُسکے پیچھے ہمنے نظر کی تو سواے
غلام کے کوئی نہ پایا تو اُس شخص سے میرے والد نے فرمایا سبحان اللہ تم مع اسباب کیسے پہونچے حالانکہ اکیلے
تھے اور یہ راستہ چند سال سے چورون اور درندون کے سبب سے بند تھا اُسنے کہا آپکو کافی نہین ہی کہ مین اُس
راہ سے اُس لشکر کے ساتھ آیا ہون کہ جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے اور دشمنون سے
لڑے اور مدد کی حضور کی اللہ تعالی نے اُسکے سبب یہ سُنکر میرے والد نے اُس سے کہا کہ تمنے صحابہ کا کونسا لشکر
پایا اُسنے کہا کہ اہل بدر رضی اللہ عنہم کو مین نے پایا اور اُنکو ساتھ لیا اس راہ پر خطر مین پس نہ ڈرتا تھا مین چورون
سے اور نہ درندون سے پھر اُس سے میرے والد نے فرمایا خدا کی قسم مین نے تمسے پوچھا تھا کہ آپکا قصہ
معلوم ہو اُسنے کہا کہ جانیے آپ اللہ آپ پر رحمت کرے کہ مین چورونکا سردار تھا اور ہم لوگ غارتگری کرتے تھے
قافلے لوٹ لیتے تھے تجارت کے اسباب چھین لیتے تھے پس ایک شب ہم بیٹھے تھے کہ ہمارے جاسوس
خبر لائے کہ آج فلان سوداگر بڑا ساماان لیکر نکلا ہی اور کل پندرہ آدمی اُسکے ہمراہ ہین ہمنے یہ خبر سُنکر اُنپر حملہ
کیا اور اُس سوداگر کے دس آدمی قتل کیے پھر سوداگر ہمارے سامنے آیا اور کہا کہ اے لوگو تمھاری کیا حاجت
ہی تم کیا چاہتے ہو ہمنے کہا کہ یہ مال تجارت لینا چاہتے ہین تاکہ تم مع باقی ہمراہیون کے نجات پاؤ سوداگر نے
کہا تم مجھپر کیسے قدرت پاؤگے چونکہ میرے ساتھ اہل بدر ہین ہمنے کہا کہ ہم نہین پہچانتے اُسنے کہا اللہ اکبر پھر
اُنکے نام پڑھنا شروع کیے جو ہم نہین جانتے تھے اُن اسما کو سُنکر ہمکو رعب معلوم ہوا جس رعب کیوجہ سے
ہم بھاگنے لگے اور ایک سخت ہوا چلنے لگی اور ہمنے دہل اور ہتیارون کی کھڑکھڑاہٹ سُنی اور تیرونکی چال ہمین
معلوم ہوئی اور کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ اہل بدر کے سامنے آؤ صبر جمیل سے پھر مین نے آدمی دیکھے اور ایسے
آدمی جیسے گھوڑونکے سوار ہواسے لگے چلنے کہ اُنھون نے ہمکو گھیر لیا جب ہمنے یہ آنکھ سے دیکھا تو مین سوداگر کیطرف
دوڑا اور اُس سے کہا کہ مین خدا کی قسم تیرے ساتھ ہون اُسنے کہا کہ ان فعلون سے توبہ کر مین نے اُسکے
ہاتھ پر توبہ کی اور میرے آدمیون سے اُسیقدر قتل ہوئے جسقدر اُسکے آدمی قتل کیے تھے اور وہی قاتل
اور وہی مقتول ہوے پھر مین نے رخصت کیوقت اُس سے درخواست کی کہ اسما اہل بدر مجکو تعلیم کیجیے اُس
سوداگر نے وہ اسما مجھی تعلیم کیے پھر جب مین نے پہچان لیے وہ اسما تو نہ محتاج رہا خلق مین کسی کی پناہ کا

نہ جنگل مین نہ دریا مین اور اُنھین اسمار کی برکت سے اس راہ مین بخوف آیا جیسا کہ آپ نے مجھے دیکھا اور
جس چور نے یا درندہ نے مجکو دیکھا راستہ سے ہٹ گیا اور یہ ہی سبب ہی میرے اکیلے نکلنے کا =
روایت ہی کہ ایک شخص حج کو جانے لگا تو اسمار اہل بدر ایک کاغذ پر لکھکر اپنے دروازہ پر چسپان کر گیا۔
چور اُسکے گھر آئے کہ جو کچھ اسباب ہو اُسکا چورالیجا دین جب اُسکے دروازہ پر پہونچے ہتیارون کی آواز سُنی
اور پلٹ آئے دوسری شب پھر آئے اور ویسا ہی ماجرا دیکھا تب تو چورونکو تعجب گذرا جب وہ شخص حج
سے واپس آیا تو چورونکے سردار نے آکر پوچھا کہ خدا کیواسطے فرمایئے کہ آپ اپنے گھر مین کیا کر گئے تھے کہ
جب کوئی قصد چوری کا کرتا تھا آواز ہتیارونکی معلوم ہوتی تھی اُسنے کہا کہ مین نے کچھ نہین کیا سواے اسکے
کہ مین نے اپنے دروازہ پر لکھا اللہ کا قول ۔ وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ اور اہل بدر کے
نام چور نے کہا کافی ہی بیشک اور تائب ہو گیا =
روایت ہی کہ ایک شخص مغربی دریاے سفر کو چلا کہا کہ مین بڑے جہاز مین سوار ہوا اور اُسمین بہت مخلوق خدا
تھی کہ یکایک طوفان آیا اور سخت ہوا چلی اور دریا کو موجین آئین یہانتک کہ ہم ڈوبنے لگے اور کوئی دعا مانگتا تھا
اور کوئی نالہ وزاری کرتا تھا۔ بعض ہمراہیون نے کہا کہ اس جہاز مین ایک مجذوب ہی تم اُسکے پاس جاسکتے ہو
پس مین گیا اور وہ سوتا تھا مین نے اپنے دل مین کہا ایسے شخص کے پاس مجھے بھیجا کہ جسکو کچھ بھی عقل نہین
اگر اُسکو عقل ہوتی تو ایسی تباہ حالت مین نہوتا مگر مین نے اُسکو پانؤنسے ہلایا تو ہوشین آیا اور وہ کہتا تھا
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم = پھر مین نے
اُس سے کہا کہ ای بندہ خدا کیا تم ہماری حالت نہین دیکھتے ہو وہ مجذوب چپ رہا اور مجکو جواب ندیا پھر
مین نے اُس سے دوبارہ کہا تو کہا کہ یہ کاغذ لے اور جہاز کے آگے اُسکو ہوا مین لٹکا دے جسطرف سے کہ ہوا
آئے پس مین نے وہ کاغذ لیا اور اُسنے جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا اُسوقت میری آنکھ سے خدا نے پردہ اُٹھا دیا پس
دیکھا مین نے کہ آدمی جہاز کا کنارہ پکڑے ہوئے خشکی کی طرف کھینچتے ہین یہانتک کہ کھینچکر جہاز کو ریت مین رکھدیا اور اُس
روز اُس جہاز کے سوا تمام جہاز ٹوٹ گئے جب صبح ہوئی تو ایک اچھی ہوا آئی اور ہمنے ریت سے جہاز نکالا اور چلدیے
اور جو کاغذ مین لکھا تھا وہ اہل بدر کے نام تھے پر ہم اُنکی تلاوت کرتے رہے یہانتک کہ امن و امان سے ہم پہونچ گئے ۔ اور ذکر
کیا شیخ دارانی نے کہ انھون نے بعض محدثین سے سنا یہ کہ دعا قبول ہوتی ہی ذکر اسمار اہل بدر کے وقت اور یہ مجرب ہی اور
تحقیق جسنے ذکر کیا انکا ہر روز اور سوال کیا اللہ تعالی سے بوسیلہ اُنکے اپنی حاجت مین روا کیجاتی ہے حاجت

اُسکی لیکن لایق ہی اُسکے لیے کہ ذکر کرے اُنکا قضا مہم مین یہ کہ رضی اللہ عنہ کہے بوقت ذکر کرنے نام
ہر ایک کے اُنمین سے پس کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اُنکے آخر تک پس اس سے بہت جلد دعا قبول
ہوتی ہی اور بہت سے حکایات قبولیت دعا مین ببرکت نامون اُنکے کے لکھی ہین بخوف طوالت
اسی پر اکتفا کیا گیا اور جس شخص نے جس نیت سے اسماء اہل بدر پڑھے یا اپنے پاس رکھے اور مراتب
اُنکے ذکر سے زیادہ ہین ۔

ذکر اسماء اہل بدر

کتاب الجامع مین صاحب جامع نے بخاری نام ایک جماعت اہل بدر سے لکھا ہی اور اُنسے حدیثین
لایا ہی اور ایک باب مین علیحدہ بطریق اجمال مفصل حال شہداء بدر کا لکھا ہی۔ اور کہا علمائے کہ دعا
وقت ذکر اُنکے کے قبول ہوتی ہی اور ذکر اُنکا اوپر حروف تہجی کے کیا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے کہ اُنکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بہ ترتیب حروف تہجی کے لکھا ہی اور
اسی پر مولف عفی عنہ نے اکتفا کیا۔ اور حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ ذکر ہی اُن اہل
بدر کا کہ جنکا نام حقیقۃً یا حکماً ذکر کیا ہی صحیح بخاری مین تاکہ داخل ہون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی
اور نہ اُنکا ذکر کہ جنکا نام نہین لیا گیا ہی بخاری شریف مین اور نہ اُنکا ذکر کہ نہین ذکر کیے گئے اُسمین اصلاً
اور سیر کی نے کہ مراد اُنسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اُنکا بخاری شریف مین خواہ روایت اُنسے
ہی یا اُنکے غیر سے بدینوجہ کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین وورنہ تنہا ذکر اُنکا بغیر تصریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر
ہوئے ہین بدر مین اور ساتھ اسکے جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنے اُسکے سے عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر
ہوئے ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث و سیر کے اور ذکر کیا ہی صحیح بخاری شریف مین کتنی جگہ مگر یہ کہ نہین
واقع ہوا ہی اُسمین صریح ذکر اُنکا کہ وہ حاضر ہوے ہین بدر مین ۔ ابی داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہی
کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے ساتھ تین سو پندرہ آدمیون کے۔ اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو سترہ۔ پس اول سب کے پیشوا اور سردار عالم کے۔ (محمد بن عبد اللہ
ہاشمی ہین) شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے تبرکاً و تیمناً ولادت شریف آپکی سال فیل کی
اور بعثت آپ کی شروع چالیس برس مین اور نبوت آپکی تیئس برس مین اور عمر شریف آپکی ترسٹھ

برس آپ سردار سب رسولون کے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ واتباعہ وازواجہ اجمعین آمین

سیدنا عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق

خلافت ابوبکر سنہ ۱۱ ھ مطابق سنہ ۶۳۲ء

آپ قریشی بنی تیم بن مرہ سے ہین - جمع ہونا آپکا ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطہ پر ہی یعنے پانچوین پشت مین = نام آپکا ایام جاہلیت مین عبدرب الکعبہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام عبداللہ رکھا - اور کنیت آپکی ابوبکر ہی - القاب آپکے عتیق - اور صدیق تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ عتیق قدیمی نام آپکا ہی بدینوجہ کہ آپکی ماں کے یہان کوئی بچہ نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوے تو آپکی ماں آپکو خانہ کعبہ کے آگے لی گئین اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے کہا کہ عتیق آپکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ آپ بسبب حسن وجمال اور اچھی قوم کے تھے - اور بعضون نے کہا کہ عتیق بمعنے کرم اور جمال کے اور نجابت کے بھی آیا ہی - مگر صحیح یہ ہی کہ عتیق آپکا لقب تھا اسوجہ سے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر تو دوزخ سے عتیق یعنے (آزاد) ہی تو یہ لقب ہوگیا - اور آپکا لقب صدیق اس سبب سے ہوا کہ جب ابوجہل نے ہنسی کے طور پر شب معراج کے دوسرے دن کہا کہ ای ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرا یار (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کہتا ہی ایک ہی رات مین بیت المقدس دیکھ آیا ہون کیا یہ سچ ہی - تو آپ نے فرمایا مین اس سے بھی بڑے بھاری امر پر ایمان رکھتا ہون میرا یار تو صبح وشام آسمانی خبرین دیتا ہی یہ کیا تعجب کی بات ہی اس تصدیق پر آپکو صدیق کا لقب دیا گیا = آپ قوم قریش کے رئیس - اہل مشورہ - بڑے عالم تھے - اور بڑے پارسا تھے جاہلیت اور اسلام مین نہ شعر کہا نہ شراب پی - سلسلہ مادری پدری شجرۂ نبویہ سے ملتا ہی - تعبیر - عروض قافیہ کے علم مین ماہر تھے ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ ایک چاند آسمان سے اُترا اور مکہ کے ہر گھر مین اُسکا ایک ایک ٹکڑا پہونچا - پھر سارا اکٹھا ہوکر آپکے دامن مین آگیا - آپ نے ایک یہودی پادری کے آگے یہ خواب بیان کیا اُسنے کہا کہ تو آخرالزمان پیغمبر کا رفیق ہوگا - پھر جب حسب دستور تجارت کے لیے گئے تو ایک بڑے عالم توریت وانجیل سے سنا کہ مکہ مین آخرالزمان پیغمبر ہوگا - ایک جوان اور ایک بڈھا اُسکے مددگار ہونگے آپ نے اُس عالم سے بڈھے کا حلیہ پوچھا جو اُس نے بیان کیا وہ آپ پر صادق تھا - پھر اُسنے کہا کہ اُسکے شکم پر سیاہ داغ اور ران پر نشان ہی - ان دونون باتون کے ہونے سے دل مین یقین ہوگیا کہ بڈھا مین ہی ہونگا جب مکہ مین واپس آئے تو آتے ہی دریافت کیا کہ کوئی نیا امر میرے پیچھے واقع ہوا معلوم

ہوا کہ حضرت محمدؐ امین نے نبوت کا دعوی کیا ہی - یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور مشرف باسلام ہوئے اُسی دن عصر سے پہلے اپنے دلی یاردن - عثمانؓ - طلحہؓ - زبیرؓ - عبدالرحمن - سعدؓ کو بھی داخل اسلام کیا - آپکی عظمت درجہ کی دلیل مشتے نمونہ از خروارے یہ ہی کہ آپ کو تمام امت کے ایمان کے برابر ثواب ملیگا کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہی - ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا اور یہ بھی حدیث شریف مین صریح آگیا ہی کہ جو شخص اسلام مین اچھی سنت نکالیگا اُسکو اُسکا ثواب ملیگا اور اُن کا جو اس سنت پر عمل کرینگے = اُسی روز آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرم شریف مین آکر وعدہ وعید کا خطبہ پڑھا جسپر کافرون نے اسقدر پیٹا کہ ورم کے باعث آپکے مُنھ اور ناک مین تمیز نہو سکتی تھی - آپکے ہمقوم لوگون نے اٹھایا اور گھر لے آئے جب آپ ہوش مین آئے شربت پلانے کی کوشش کی گئی مگر آپنے فرمایا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف نہونگا ہرگز شربت نہ پیونگا - آخر جب رات کے وقت حضور اقدس مین لائے گئے عرض کی سہ من وجان گر فدا شدیم چہ باک + غرض اندرمیان سلامت تست + آپکے فضائل مین کسکو کلام ہی - اور وہ کونسا بدبخت ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے یار کو جس نے کہ آپ پر اپنی جان اور اپنا مال وعیال فدا کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا حقارت کی نظر سے دیکھتا ہو - آپ اسلام لانیکے بعد تمام عمر سفر اور حضر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہے سب شاہد ہین کہ ساتھ تھے مکہ مین جب قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت کے ساتھ خوشی سے سب ایذائین اُٹھاتے اور فرماتے = اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ (کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہی کہ میرا مالک اللہ ہی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ تین سو ساٹھ ایسے نیک کام ہین کہ اُن مین سے جس شخص مین ایک بھی ہو وہ جنتی ہی - آپنے عرض کی یارسول اللہ مجھ مین بھی کوئی اُنمین سے ہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ سب کے سب تجھ مین ہین - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا تھی کاش مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہی ہوتا اور فرماتے تھے کہ ابوبکر ہا...را سردار ہی اور اُسنے ہمارے سردار (بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا) علاوہ اور غلامونکے آپ نے بلال رضی اللہ عنہ جیسے سات غلام آزاد کیے جو سخت اذیت اور تکلیف مین مبتلا تھے - حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب نیکیون مین ہمسے بڑھ گئے - اور یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ امت محمدؐ کا مومن ہی کسی نے آپ سے پوچھا کہ آل فرعون کا مومن اچھا تھا یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک ساعت مومن آل فرعون کی ہزار

ساعت سے بہتر ہو کیونکہ وہ اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ظاہر کرتے ہین۔ آپ جس روز مسلمان ہوئے چالیس ہزار نقد آپکے پاس تھا سب کا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدت سے آرزو تھی کہ کوئی نیک کام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھکر کرین چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ جب مدینہ منورہ مین جیش عسرت کی تیاری ہوئی اُن دنون مین آسودہ تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تنگ تھے۔ مین نے سوچا کہ یہ موقع ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھنے کا اچھا ہو اور مین اپنی آدھی جائداد بیچکر بارہ ہزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی کل جائداد بیچکر بارہ ہزار لاکر حاضر کیا یہانتک کہ ضروری لباس تک بھی باقی نہ رکھا اور بوریا کمر کے گرد لپیٹ کر رسی سے باندھ لیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ ای عمر رضی اللہ عنہ تو نے عیال کے لیے کیا چھوڑا مین نے عرض کی یارسول اللہ جتنا لایا اُتنا چھوڑ آیا ہون۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اُنھون نے عرض کی کہ مین اپنے اور اپنے عیال کے لیے خدا پاک کو چھوڑ آیا ہون۔ آپ نے فرمایا ای عمر رضی اللہ عنہ تیرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مین اتنا ہی فرق ہو جتنا تمھارے کلام مین۔ حدیث شریف مین وارد ہی ہمنے سب لوگون کے احسان کا بدلہ ادا کردیا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسانون کا اجر اللہ ہی ادا کریگا کیا یہ بزرگی کا کم ثبوت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو امت کے لیے جو لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مین امید بخشش ہو وہی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی محبت مین ہو اور یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت کے سب دروازون سے بلائے جاینگے۔ آپ سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے اعلم تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت مین آپکو امام بنایا احقھم بالامامۃ اعلمھم (جو زیادہ علم رکھتا ہو وہی امامت کے لیے زیادہ سزاوار ہی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تو ہمین باقی امور مین خلیفہ تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہین۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا کے خوف سے بہت رویا کرتے تھے ایکدفعہ آپ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کسی بات پر تکرار ہوئی۔ آپ نے معافی مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب نہ دیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر روئے اس عرصہ مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی نادم ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر سامنے کھڑے ہوے۔ سرور کائنات نے مُنھ پھیر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ داہین جانب آئے پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ نہ کی جب بائین جانب گئے تو پھر حضرت

نے منھ پھیر لیا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ نادم ہون اور آنجناب کے غضب سے پناہ مانگتا ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ایسے یار کی دل شکنی کرتے ہو جو سب سے پہلے خدا کے سچے دین پر ایمان لایا۔ اور مجھے اپنے جان و مال سے عزیز سمجھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زانو کے بل کھڑے ہوکر بار بار عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ہی زیادتی تھی میری ہی زیادتی تھی گویا اپنے ہی آپ کو تقصیروار ٹھہراتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کی نسبت سے تہبند نیچے رکھیگا آگ مین جلیگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا تہبند لٹک جاتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو متکبرون مین سے نہین ہی۔ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بایان ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ پکڑے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن بھی ہم اسیطرح اُٹھینگے اور فرمایا کہ ای ابوبکر رضی اللہ عنہ جسطرح تو میرا غار مین رفیق تھا۔ حوض کوثر پر بھی ہوگا جب یہ آیت اُتری یاایتھا النفس المطمئنۃ الخ یعنے نیک بندونکو موت کے وقت کہا جاتا ہی۔ ای آرام کرنے والی روح خوشی سے اپنے خدا کیطرف آ۔ نیک بندون جنت مین داخل ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہی اچھے لوگ ہونگے جنکی شان مین یہ آیت اتری ہی۔ کاش مین بھی ان مین سے ہی ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو خاطر جمع رکھ تو بھی اُنھین مین سے ہی۔ اللہ اکبر ایسے اصحاب باوقار کا مرتبہ جنکی فضیلت مین اسقدر بشارتین اور حدیثین وارد ہوئی ہین کیا کہا جاوے۔ جنکے پیچھے خود پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور جنکی نسبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی کی ایک گھڑی میری زندگی بھر کے اعمالون سے بڑھکر ہی۔ بعد وفات سرور کائنات سب کے سب مسلمانون نے کثرت رائے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا۔ خلافت کی بیعت لینے کے بعد آپنے مسلمانون کو مخاطب کرکے وعظ فرمایا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ اگر مین خدا اور خدا کے رسول کے احکام پر چلون تو میری اطاعت کرنا ورنہ مین بڑے زور سے کہتا ہون کہ میرا حکم نہ ماننا۔ مین عزت کے لیے خلافت کا خواہان نہین ہون۔ چونکہ سب نے باتفاق یہ خیال کیا ہی کہ بیعت نہ لینے سے انتظام بگڑتا ہی اور فساد کا اندیشہ ہی اسلیے مجبور ہون مجھے کسی بات کی خواہش نہین۔ جسکو سب ملکے چاہو۔ خلیفہ بنالو۔ اور سب سے پہلے مین اُس شخص کو جسکی خلافت پر آپ سب متفق ہو جائینگے خلیفہ تسلیم کرونگا۔

جملہ اصحاب[1] رضی اللہ عنہم نے ہمہ تن ایک زبان ہوکر کہا یہ آپ ہی کا حصہ ہی - آپکی حیات مین ایسا کون ہی جسے اسکے لایق سمجھا جاوے یہ سُنکے فرمایا اللھم صل علی محمد والسلام علیکم دوسرے دن آپ نے خلافت کا کام شروع کیا اور سب سے پہلے شام پر چڑھائی کی ٹھانی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی - آپ اتنی جلدی نہ کرین - پہلے اسود بن عیسی اور مسیلمہ کذاب کی خبر لین کیونکہ ہزارون آدمیون کے ساتھ مخالفت پر تلے بیٹھے ہین اور جھوٹی نبوت کا دعوی بھی کرتے ہین - اگر انکی سرکوبی واقعی طور پر نہ کی گئی تو چارون طرف بغاوت کا جھنڈا کھڑا ہو جائیگا آپ نے جواب دیا جس جھنڈے کو رسول اکرم نے کھڑا کیا ہی ابوبکر کون ہی جو اسکو اُتار سکے فوجکو روانہ کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوجکو مخاطب کرکے کہا کہ سب سے پہلے قبول اسلام اور جزیہ کی نسبت کہنا - جو حریف نہ مانے تو مقابلہ کرنا مگر فتح کے بعد بوڑھون بچون اور عورتون کو قتل نہ کرنا - بوڑھے از کار رفتہ ہوتے ہین - بچے ہیر آیندہ امیدونکا سہارا ہی - اور بہادرونکی تلوارین کبھی مستورات کے گلے پر نہین پھرتین کیونکہ بہادرونکا عورتونکے برخلاف تلوار اُٹھانا غیرت کا باعث ہی - باغیون نے یہ دیکھکر کہ کسیقدر اسلامی جماعت شام کو گئی ہی - اور باقی معدودے آدمی رہ گئے ہین چڑھائی کی - مدینہ منورہ محصور کرلیا مگر ابوبکر کی شجاعت - دوبہی وقت

---

[1] مورخین کہتے ہین کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت پر جھگڑا ہوا کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص ہو اور اسی بنا پر بعض اصحاب رسول اللہ کے رحلت کے دن بنی ساعدہ کے صفہ پر اس غرض سے جمع ہوے کہ اپنے گروہ مین سے کسی شخص کو منتخب کرین - سعد ابن عبادہ جو خزرج قبیلے کے شیخ اور سردار تھے باوجود بیمار ہونیکے وہان تشریف لائے اور کہا کہ اے جماعت انصار جو فضل و مرتبہ تمکو دیا حاصل ہی دوسرے قبیلون کو نہین دشمنون پر تمھین نے سب سے زیادہ شدت دکھائی اہل عرب نے چار و ناچار تمھاری ہی تلوارون کے سایہ مین اطاعت قبول کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ وفات تک تمسے راضی اور خوشنود رہے غرض اب امارت و ریاست تمھارا حق ہی اسکو دوسرونکو نہ دینا چاہیے گو سعد بن عبادہ رض کے خطبہ نے جماعت انصار مین ایک بڑا اثر پیدا کردیا تھا اور قریب تھا کہ اُنکے ہاتھ پر بیعت کیجاے اُدھر قریش کو خبر لگی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہم آستانہ نبوی صلعم پر حاضر تھے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہم سے اجازت لیکر سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچے دیکھا کہ سعد اپنی خلافت بابتکا خطبہ پڑھ رہے ہین انصار نے ابھی اسپر اتفاق نہین کیا تھا کہ سعد نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کو دیکھکر اپنی تقریر ختم کی حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ اے گروہ انصار تم نے سُنا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الائمۃ من قریش یعنی بادشاہ قریش مین سے ہونگے بعد گفتگو بسیار آخر اسپر فیصلہ ٹھہرا کہ خلیفہ قریش مین سے ہو حضرت عمر نے کہا مین ابوبکر سے بہتر کسیکو نہین جانتا انھین سے بیعت کرتا ہون اور اسیوقت بیعت بھی کرلی بالاتفاق حضرت ابوبکر خلیفہ ہوگئے کیونکہ قریش اشرف قبائل عرب مین ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے قبیلہ کے تحت امر ہو نہین سکتے تھے جو لوگ اس مجمع مین شریک تھے اہل سقیفہ کہلائے اسوجہ سے کہ انصار مدینہ کے یہان ایک مکان سقیفہ بنی ساعدہ مشہور تھا جب کسی ضروری کام مین مشورت کرنی ہوتی تھی تو وہان کرتے تھے چنانچہ یہ مجمع بعد وفات آنحضرت صلعم خلافت کے بارے مین منعقد کیا تھا مگر ناکامیاب رہے ۱۲ منہ

سارا جوش ٹھنڈا ہوگیا۔طلحہ اور مسیلمہ جو اسلام کی بیخ کنی پر آمادہ تھے۔حضرت خالد سیف اللہ کے ہاتھوں قرار واقعی سزا کو پہونچے باقی دور دور کی قومین بھی جو مخالفت پر اڑی بیٹھی تھین اپنی پاداش کو پہونچنے کے بعد بغاوت فرو کرنے پر مجبور ہوئین۔ان باغیون کی بڑی خواہش یہ تھی کہ زکوۃ اڑادیجاوے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کبھی نہین ہوسکتا کیونکہ پانچوان رکن اسلام کا زکوۃ ہی مسیلمہ[۱] (کذاب) نبوت کا دعوی کربیٹھا۔چالیس ہزار آدمی بھی جمع کرلیے اور بالتونکے سوا کلام اللہ کی چند سورتون کے معنی اسطور سے کئے کہ بنیاد بخدا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیف اللہ رضی اللہ عنہ کو تلقین کے لیے بھیجا جو پوری کامیابی کے بعد واپس آئے۔مثنی بن حارث خالد عیاض رضی اللہ عنہم سواد اور المرفسے گذر حیرہ مین پہونچے اور ابلہ کے حاکم ہرمز شاہ ایران کے نائب کو دعوت اسلام دی وہ سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا واقعات کی اطلاع شاہ کو دی اور خود مقابلہ پر نکلا مگر ساری شیخی جاتی رہی جبکہ سیف اللہ کی تلوار سے قعر جہنم مین پہونچا۔

سردار کی موت نے سپاہیون مین ہل چل ڈالدی۔آخر فوج کے پاؤن اکھڑ گئے شاہ ایران نے ایک بے تعداد فوج ہرمز کی مدد کو بھیجی تھی۔مگر خالد رضی اللہ عنہ نے اُنکے بھی دانت کھٹے کردیے۔شاہ کجکلاہ ہزیمت کی

---

[۱] مسیلمہ کذاب کی نسبت مورخین کہتے ہین کہ بحیرہ قلزم اور خلیج فارس کے درمیان یمامہ کے زرخیز صوبہ مین ایک شہر مین مسیلمہ نے دعوی نبوت کیا اور قوم حنیفہ نے جو وہان آباد تھی اُسکی تصدیق کی اسکی شہرت سُنکر ایک عورت مدعیہ نبوت اسکے پاس آئی اس عورت کا نام سجاح بنت حارث تمیمہ تھا جسنے خلیفہ اول کے عہد مین دعوی نبوت کیا اور چند قبایل نے اسکے دعوی کی تصدیق کی اسکے بعد وہ مسیلمۃ الکذاب کی ملاقات کے لیے گئی اور علیحدہ دونون ایک خیمہ مین ہمکلام ہوے سجاح نے مسیلمہ سے پوچھا کہ آپ پر کیا وحی نازل ہوئی ہو اُسنے یہ آیت پڑھی "الم تر الی ربک کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی" ما کیا تو نہین دیکھتا طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہو جننے والی سے۔نکالتا ہو اُسمین سے روح دوڑتی ہوی پردون اور جھلیون سے جب یہ سن چکی تو پھر التجا کی کہ کچھ اور سنایئے۔اُسوقت مسیلمہ نے یہ آیت پڑھی۔الم تر ان اللہ خلق النساء افواجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ما نشاء اخراجا فینتجن لنا انتاجا۔کیا نہین دیکھتا ہو تو کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا عورتون کو ذی فرج اور بنایا مردونکو اُنکے خاوند۔پس وہ دخول کرتے ہین دخول کرنا۔پھر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین انکا لنا۔اور جنتی ہین وہ عورتین ہمارے واسطے بچے۔جب یہ آیت بھی سن چکی تو کہا کہ بیشک تو نبی اللہ کا ہو۔پھر مسیلمہ اُس سے جماع کا خواہان ہوا تین روز اسکے پاس قیام کرکے اپنی قوم کی طرف چلی گئی اور حضرت معاویہ کے عہد خلافت مین وہ مسلمان ہوگئی اور بصرہ سے روانہ ہوئی اور وہین وفات پائی۔مسیلمہ کے قرآن یا کتاب کا یہ کم فحش جملہ تھا جو ہمنے بیان کیا۔مسیلمہ کذاب نے اپنی نبوت کے غرور مین آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آؤ روے زمین تقسیم کرلین اس جملہ کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو بڑی حقارت سے جواب دیا لیکن اس کذاب کی جلد ترقی نے آپ کے جانشینون مین خوف وخطر ڈالدیا۔چالیس ہزار مسلمان حضرت خالد کے جھنڈے تلے جمع ہوے اور اپنے دین کے قیام کے معاملہ کو ایک قاطع لڑائی پر چھوڑدیا پہلے حملہ مین ان کو زک ہوئی اور بارہ سو غازی شہید ہوے لیکن انکے سپہ سالار خالد بن ولید کی استقلال اور بہادری غالب آئی پہلے شکست کے بدلہ مین بارہ ہزار مشرکون کو قتل کیا مسیلمہ کو ایک حبشی غلام نے اُسی نیزہ سے مارڈالا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا = ۱۲

خبر سنکر بہت ہی جھنجلایا بہمن کے زیر نگران ایک جری لشکر بھیجا مگر سیف اللہ کے سامنے اُسکے ہتیار جوہر
نہ دکھلا سکے آخر ساری گرما گرمی آگ کیطرح سرد ہو گئی۔

اہل اسلام کو حکام عجم نے سخت تنگ کر رکھا تھا مثنی ابن حارثہ شیبانی کو اُنکی سرکوبی کے لیے بھیجا جنھون نے کوفہ
مع مضافات فتح کیا اور بعدہ انصار و مہاجرین کے مشورہ سے خالد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور مثنی کو لکھا کہ
خالد رضی اللہ عنہ دس ہزار سوار لیکے آتا ہے۔ اُنکے ماتحت کام کرنا۔ اللہ رے وہ کیا ہی مبارک زمانہ تھا
کہ مثنی کا دل بالکل میلا نہ ہوا اور خوشی خوشی فرمان امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کو پڑھا اور بعد ازان ایران
کے دو مشہور صوبہ دار سوادا ور حیرہ کو شکست دی۔ پھر خراج مقرر کرکے اُنکی جان بخشی کی۔ اور آگے بڑھے
تو وہی ہرمز سامنے ہوا۔ مگر ہار اگیا یہ فتح نمایان دیکھ کے اہواز کے حاکم فاران سے نہ رہا گیا انتقام کی ٹھانی
برق و باد کے طوفان کیطرح چڑھ آیا مگر جسکے پلہ خدا ہو اُسکی کوئی کیا برابری کرسکتا ہے۔ بہادران اسلام نے
وہ پچھاڑا کہ پانی پینے کی فرصت نہ ملی۔ اور وہ بیس ہزار فوج گویا تھی ہی نہین۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے مدینہ مین یہ خبر سنکر کہا۔ خالد رضی اللہ عنہ جیسا آدمی روے زمین پر پیدا ہونا محال ہے۔ اب کیا تھا بہادرن
کے دل اور بڑھے اور وہ سچے خدا ترس اور خدا شناس جو اشاعت اسلام کیواسطے گوہر جان بھی قربان کرنا
چاہتے تھے۔ حوصلہ پکڑ گئے چند ایک شہر اور فتح کیے اور کسرا کو صاف لکھدیا کہ خدا تعالی نے تمھاری جمعیت
کے دھوین اُڑا دیے ہین اسلامی بہادرون کی جرات اور ہمت و شجاعت کا امتحان کرچکے ہو مختصر یہ ہے
یا تو اسلام قبول کرو اور یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ نہین تو مین آتا ہون چار شخص حضار رضاب۔ فراض فتح روم
کبری پر منتخب کرکے لشکر کے ساتھ بھیجے۔ عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص بالا سے فلسطین پر۔ ابو عبیدہ رضی اللہ
عنہ حمص پر۔ زید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ دمشق پر۔ شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اردن پر حملہ آور ہوئے
خود ہرقل کا بھائی ستر ہزار فوج سے عمرو کے مقابلہ پر آیا اُنھون نے دس آدمی اتمام حجت کے لیے ہرقل کے
پاس بھیجے۔ جبکہ قیصر کے محل کے قریب پہونچے تو اس زور سے تکبیر کہی کہ قصر گونج گیا اور جب قیصر کے
سامنے پیش ہوے تو روم کے مروجہ دستور کے برخلاف بادشاہ کو نہ مجرا کیا نہ سلام۔ قیصر دل مین بہت جلا آخر
نہ رہ سکا اور وجہ پوچھی یہ بولے کہ سلام صرف اسلام ہی کا خاصہ ہے۔ اُدھر خالد سیف اللہ کو خلیفہ کا فرمان
ہوا کہ عراق مثنی کے حوالہ کرکے یمامہ کی فوج کے ساتھ ابو عبیدہ سے جا ملو۔ قلعہ پر قلعہ تصرف مین لا کر بصرہ
پہونچے اُسے بھی بہت ہی جلدی فتح کیا۔ بہادران اسلام کے دل بڑھے ہی ہوئے تھے۔ صرف

ستر ہزار نے وہ فتح نمایان کی جس سے یورپ مین اسلامی ڈنکا بج گیا۔
اودھر مسلمان دمشق کے محاصرہ پر تلے ہوے تھے قلعہ والون نے جب سُنا کہ بیس ہزار فوج مدد کو آرہی ہی اور خالد رضی اللہ عنہ کے سامنے کچھ پیش نہین چلتی تو بہت گھبرائے۔ ہرقل ہی ایسا کہان تھا جو اس وقت خاموش ہو رہتا پورے تین لاکھ سوار اہل اسلام کے مقابل مین بھیجے یرموک کے میدان مین جنگ کی ٹھہری کسی نے کہا اب تو ہماری تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہی خالد رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا آپ کیا کہتے ہین خدا چاہے تو تھوڑے ہی بہتون کے لیے کافی ہین خدا پر بھروسا کرو اور دل نہ ہارو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے وہ منچلے سو بہادر منتخب کیے جو بدر کے موقع پر موجود تھے اور اُنسے کہا مین آپکو لڑانا نہین چاہتا بلکہ مشورہ کرنا منظور ہی آخر کثرت راے سے حملہ کی ٹھہری ابھی ہلہ بولنے کو ہی تھے کہ مدینہ سے قاصد آیا اور آپ کے کان مین کہا کہ امیر المومنین صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہی آپ نے پوچھا اب امیر کون ہی قاصد نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مناسب یہ ہی ہی کہ اس بات کو ظاہر نہ کیا جاوے ورنہ لشکر مین فتور پڑ جائیگا بہادرون کا دل ٹوٹ جائیگا تم بھی چپکے رہو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ میمنہ پر یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ میسرہ پر تھے اور خود قلب لشکر مین۔ پھر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے دشمن پر جا پڑے دونون طرف سے خوب مقابلہ کے بعد مسلمانون کی فتح ہوئی اور غنیمت کا بہت سا مال اُنکے ہاتھ آیا۔ جب سارا اسباب جمع ہو گیا تو خالد رضی اللہ عنہ سیف اللہ نے حسب دستور سب افسرونکو جمع کر کے حضرت امیر المومنین صدیق کی وفات اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقرری کا حال بیان کیا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المومنین نے آپکو سپہ سالار مقرر کیا ہی اور دوسرے افسرونکو مخاطب کر کے کہا کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے نائب کی اطاعت کرنا فرض ہی۔ اس اطاعت کا بدیہی ثبوت حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسطرح دیا کہ جسقدر لوٹ کا اسباب تھا سب اُنکے حوالہ کیا اور سب سے پہلے آپ اطاعت کی۔ پھر کیا تھا سب نے اُس نئے سپہ سالار کو بالاتفاق سپہ سالار تسلیم کیا۔
مثنی رضی اللہ عنہ نے عراق مین خوب تسلط جما لیا تھا اردشیر کا بیٹا شہریار تیس ہزار کے ساتھ آیا مگر فوج کے پانوّن اُکھڑ گئے اور اپنا سا مُنھ لیکر واپس ہوا اچھا ہوا کہ اسکا باپ فتح و شکست کی خبر سننے کے بغیر ہی مر گیا ورنہ خدا جانے اس شکست سے کیا داغ نصیب ہوتا۔
حضرت صدیق کو ایک یہودی نے کھانے مین زہر دے رکھا تھا جسکا اثر اگرچہ فوراً معلوم نہ ہوا مگر برابر

سال بھر تک تکلیف رہی - ایکدفعہ سخت بخار تھا مثنی رضی اللہ عنہ کو کوفہ مین خبر لگی اُسنے اپنا ایک نائب
مقرر کر کے خلیفہ کی زیارت کیواسطے مدینہ کی راہ لی - آپ نے سارا حال سننے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو کہا چونکہ یہ وہانکے حالات سے بخوبی واقف ہین اسلیے آپ انھین ہی حاکم مقرر کرنا =

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پورے دور اندیش تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کل تحریر کا کام تھا
آپ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے ارشاد فرمایا کہ لکھو مین نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المومنین
مقرر کیا ہے اسکی اطاعت کرنا وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اُسکے بعد یہ دعا مانگی - خداوندا مین نے
اپنی راے کے موافق بہترین امت کو خلیفہ بنایا - عمر رضی اللہ عنہ کی حمایت نہین کی ای پروردگار تو خود ان
پر خلیفہ اور محافظ رہ - سب تیرے بندے ہین یا الٰہی عمر رضی اللہ عنہ کو توفیق دے کہ رعیت کا کام سنوارے
پیغمبرون اور صالحون کی سیرت پکڑے - یہ فرماکر عہدنامہ پر مہر کی - وفات کے پہلے کسی شخص نے عرض کی
کہ حضرت اگر حکم ہو تو طبیب کو لاؤن - فرمایا میرے طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے اور کہتا ہے انی فعال لما یرید
(جو چاہتا ہون سو کرتا ہون) پھر آپ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلواکر کہا مین نے تمھین خلیفہ بنا دیا انھون
نے عرض کی مجھے حاجت نہین اور نہ مین اس لائق ہون - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجکو تو خلافت
کی حاجت نہین مگر خلافت کو تیری بڑی حاجت ہے علاوہ اور باتون کے آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کو رعیت کے بارہ مین بہت وصیتین کین - عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب وفات کا وقت قریب
تھا تو مین روتی تھی اور کہتی تھی کہ الٰہی یہ کیسی سخت بیماری میرے باپ کو لاحق ہوئی ہے جب آپ ہوش مین آتے
تو فرماتے بیٹی نہین ہرگز نہین بلکہ جاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید = (آپہونچی موت
کی تلخی ساتھ سچ کے یہ وہ امر ہے کہ تو اس سے ڈرتا تھا) آپ نے پوچھا بیٹی رسولخدا کو کتنے کپڑون سے کفن دیا
تھا - عرض کی ابا جان تین مین - اسکے بعد پوچھا میرے سردار نے کس دن وفات پائی اور آج کونسا دن
ہے - حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی پیر کے دن اور آج بھی پیر ہی ہے - یہ سُنکر آپ خوش ہوتے -
اور فرمایا بس میرا کوچ بھی اس جہان فانی سے آج ہی ہوگا بیٹی یہ زعفران کا داغ جو کپڑے مین ہے اسے
دھو لینا اور دو اور کپڑے زیادہ کر کے مجھے کفنانا - اسکے بعد اپنے بیٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا
کہ میری اونٹنی اور لکڑی کا پیالہ عمر رضی اللہ عنہ کو دیدینا کیونکہ یہ بیت المال کا حق ہے - خلافت مین سفر و حضر
کے لیے مجھے صرف انکی حاجت تھی اسلیے میرے پاس تھا اب میرا نہین ہے اور فرمایا مجکو میری زوجہ اسماء

غسل دیوے۔ عبدالرحمن یا عبداللہ مدد کرے۔ عمر رضی اللہ عنہ جنازہ پڑھاوین اور کوئی دوسرا شخص میرا
جسم برہنہ نہ دیکھے یہ فرماکر دنیاے ناپائدار سے مولیٰ جل شانہ اور نعیم مقیم کیطرف سدھارے انا للہ وانا الیہ
راجعون ۔ اور باپ آپکے ابو قحافہ کہ نام عثمان تھا سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھوین سال مین
حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے چھ مہینہ اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اُنکی ستانوے برس کی تھی اور خلافت
صدیق رضی اللہ عنہ دو سال وچند مہینے رہی اور عمر شریف آپکی ترسیٹھ برس موافق عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہوئی جب آپکی وفات کی خبر آپ کے باپ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو پہونچی کچھ تغیر اُن مین نہ آیا اور کہا
للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ آپکی چار بیویان تھین۔ دو زمانہ جاہلیت کی اور دو اسلام کے وقت کی۔ جنکے
نام یہ ہین۔ ام رومان رضی اللہ عنہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی مان تھین۔ اسما بیوہ جعفر طیار
محمد بن ابوبکر کی مان۔ حلبہ اور قبلہ۔ اور آپ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روئے تابان جمال۔ نحیف البدن خفیف خسا
اور آپکے رخسارون مین رگین سبز تھین آپکے فضائل بیشمار ہین اس مختصر مین گنجایش نہین اور آپ نے بروز جمعہ ۲۲
جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین وفات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ مین مدفون ہوئے =

قال المولف

ابشاری چمنستان ستایش حق پژوہ والا شکوہ صاحب ناموس عرب نخستین یکہ تاز میدان خلافت سیدنا ابابکر رضی اللہ عنہ

قصیدہ

نہین ممکن کہ ہو رتبہ بیان صدیق اکبر کا
کہ ہے ممنون زمین تا آسمان صدیق اکبر کا

بہار جانفزا خاکا ہے اُسکی آبیاری کا
غضب پھولا پھلا ہے گلستان صدیق اکبر کا

خدا نے مصطفےٰ کا یار غار اُسکو بنایا تھا
جو سچ پوچھو نبی سے ہے رتبہ دان صدیق اکبر کا

مئے عشق محمدؐ سے کیا سرشار عالم کو
خدا جانے تھا کیا صدق بیان صدیق اکبر کا

اولوا العزمی خدا نے اُسکی فرمائی ہے قرآن مین
گواہ برتری ہے اک جہان صدیق اکبر کا

حنین وبدر مین جنگ احد مین اور عقبہ مین
عجب ہے جان نثاری کا بیان صدیق اکبر کا

خدا کی سب خدائی مین نبی کی مصطفائی مین
نہ ثانی سنئے شریک عز وشان صدیق اکبر کا

خدا کی راہ مین گھر بار تک اپنا لٹا دینا
یہ ادنی ہے سخاوت کا بیان صدیق اکبر کا

دل وجان سے فدائے نام پاک مصطفےٰ کا تھا
خدا تھا مہربان سا مہربان صدیق اکبر کا

فنا فے اللہ مین فانی بقا باللہ مین باقی
امامت کا نہ کیونکر فخر ہو اُسکو پیمبر سے
کلام اللہ بھی حق ہر خلیفہ بھی وہ برحق ہے
بہر صورت نبی کے عشق مین وہ محو تھا ایسا
کلام اللہ شاہد ہے کہ وہ صدّیق اکبر ہے

عجب کچھ حال تھا راز نہان صدّیق اکبر کا
دو عالم مین رہیگا یہ نشان صدّیق اکبر کا
نبی کیونکر نہ ہووے مدح خوان صدّیق اکبر کا
نبی کا جسم تھا سب جسم و جان صدّیق اکبر کا
خدا شاہد خدا ہے مدح خوان صدّیق اکبر کا

ظہیری حضرت صدّیق کی کیونکر صفت کیجیے
خدا و مصطفےٰ ہیں مدح خوان صدّیق اکبر کا

ذکر عمال و قضات زمانۂ خلافت سیدنا ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

آپکے عہد خلافت مہد مین - قاضی مدینہ طیبہ حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور کاتب حضرت عثمان بن عفان و حضرت زید رضی اللہ عنہم تھے اور عامل مکہ شریف حضرت عتاب بن اسد رضی اللہ عنہ - اور عامل طائف حضرت عثمانؓ بن ابی العاص رضی اللہ عنہ تھے - اور عامل صنعا مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ عنہ - اور عامل حضرموت زیاد بن ولید رضی اللہ عنہ - اور عامل بحرین حضرت جریر رضی اللہ عنہ - اور عامل سواد عراق حضرت مثنی بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور عامل شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح و شرجیلؓ و یزیدؓ بن ابوسفیان تھے - منقول ہر کہ یہ تینون صاحب تحت امر و نہی حضرت خالدؓ بن ولید مین تھے اور حین وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خالد رضی اللہ عنہ محاصرہ دمشق مین مشغول تھے -

سیدنا عمر بن الخطاب العدوی القرشی رضی اللہ عنہ

نام آپکا عمرؓ اور کنیت آپکی ابو حفص اور لقب آپکا فاروق سب سے پہلے آپ ہی امیر المومنین مشہور ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگ خلیفہ رسول اللہ کہتے تھے امیر المومنین کا لقب آپہی کیوقت مین مستعمل ہوا پھر اُسکے بعد تمام عربی النسل سلاطین خلیفہ اور امیر المومنین کہلائے اسوجہ سے کہ امیر المومنین کے معنے ہین مسلمانون کا سردار حضرت عمرؓ نے ازراہ انکسار اپنے لیے یہ لقب اختیار کیا اور مسلمانون سے کہا کہ خلافت رسول کے لایق تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ہین تو محض تمہارا سردار ہون، آپ قوم عدوی سے ہین اور عدوی ایک بطن ہر قریش ہین اور بطن بیعنے ایک گروہ جو جمع ہوتے ہین نسب مین ساتھ پانچ واسطون کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب بن لوی مین آپ اشراف قریش سے ہین ایام جاہلیت مین آپ سفارت و
رسالت کا کام انجام دیا کرتے تھے اور تھے آپ سفید رو سرخ چشم بلند قد اونچے لوگون مین ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا آپ ونٹ
پر سوار ہین اور لوگ پیادہ پا ہین = وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف آپکا توریت مین یون آیا ہی کہ قرنٌ حدیدٌ شدیدٌ امینٌ یعنے وہ مینڈھا
چھوٹے پہاڑ کے ہی تیز ہی سخت ہی اور امانت دار ہی حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ مین اسلام لانے کے پہلے ایکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو چھیڑنے کی غرض سے گھر سے نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیجا چکے تھے مین آپکے پیچھے کھڑا ہو گیا
آپنے سورہ الحاقہ شروع کی - مجھے ترکیب قرآن سے بہت تعجب ہوا مین نے کہا یہ شاعر ہین جیسا کہ قریش کہتے
ہین تو آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بیشک یہ قول ہی رسول کریم کا - اور نہ شاعر کا قول نہین ہی - تمکو ایمان کم ہی -
مین نے کہا کہ کاہن کا قول ہی آپ نے پڑھا اور نہ کاہن کا قول ہی - تم سمجھتے کم ہو - پروردگار عالم کا اُتارا
ہوا ہی - اور اگر ہمپر بہتان باندھے تو دایان ہاتھ پکڑکے اُسکی شہ رگ کاٹ ڈالین - اور کوئی روکنے والا نہین
ہی ختم سورہ تک - حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ اسلام میرے دل مین تیر گیا - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ خدا نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کے قلب و زبان مین رکھدیا ہی اور وہ فاروق ہی - اللہ نے اُسکے ذریعہ سے حق
و باطل مین فرق کر دیا ہی - عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہین کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے سبب پھیلا اور اُنکی ہجرت
مدد - اور اُنکی خلافت رحمت - ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم لوگ گھر مین نماز نہین پڑھ سکتے تھے جب حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو قریش سے لڑے قریش نے ہم لوگون کو چھوڑ دیا ہم لوگ نماز پڑھنے لگے - حضرت
علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سب لوگون نے چھپکے ہجرت کی اور عمر
رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی تو تلوار باندھی تیر و کمان لیا - اور خانہ کعبہ کا طواف اطمینان سے کرکے دوگانہ
مقام ابراہیم مین ادا کیا - اور قریش کے حلقون مین جا کر فرمایا کہ جسے اپنی بی بی کو رانڈ بیون کو یتیم - اور مان کو غم
فرزند دینا ہو وہ مجھسے اس وادی کے باہر آکر ملے - اور آپ روانہ ہوے کسینے آپکا تعاقب نکیا - بدر و اُحد خندق
خیبر بیعت الرضوان فتح حنین وغیرہ آپ سارے غزوات مین شریک تھے - اور کفار پر بہت سخت تھے - ابن مسعود
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اگر علم عمر رضی اللہ عنہ ایک پلے مین رکھا جاتے - اور جہان کا علم دوسرے پلے
مین تو علم عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھاری ہو - آپکا رعب بھی سب سے زیادہ تھا - حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ عمر رضی
اللہ عنہ ہم لوگون سے پہلے نہ تو مسلمان ہوئے اور نہ پہلے ہجرت کی مگر سب سے زیادہ بے پروا اور آخرت کیطرف
راغب تھے = حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کرتہ مین چار پیوند مین نے دیکھے -

ایک دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک تہ بند باندھے تھے جسمین چمڑےکا
پیوند لگا ہوا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب کوئی واقعہ پیش آتا اور صحابہ کچھ اور راے دیتے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ اور راے دیتے تو قرآن شریف حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے موافق نازل ہوتا
جیسے قیدیان بدر کے بارے اور امہات المومنین کی پردہ نشینی کے بارہ مین اور شراب کی حرمت کے بارے
مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ای عمر تجھسے شیطان ڈرتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانہ مین ایسے لوگ ہوتے
تھے جنکو خدا سے الہام ہوا کرتا تھا اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر ہوگا تو وہ عمر ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے اپنے آخر عہد مین ایک سند خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھکر مہر لگا کر سب لوگون سے
اُسپر بیعت لی اور بعد رحلت حضرت صدیق اکبر خلافت فاروقی ہوئی۔ آپکے عہد مین دین و دنیا مین روز افزون
ترقی ہوئی بہت سے شہر اور ملک فتح ہوئے اسیوجہ سے عدل عمری مشہور ہی۔ عراق شام مصر جزیرہ آذربیجان
دیار بکر ارمینہ اور فارس اور خورستان وغیرہ آپہی کے عہد خلافت مہد مین فتح ہوئے بلکہ آپکے عہد خلافت مین
مسلمانون نے چھتیس ہزار شہر یا قلعہ فتح کیے۔ چار ہزار گرجے یا مندر مسمار کر دیے اور نماز کے لیے ایک
ہزار چار سو مساجد تعمیر کین اور لوگون کو بہت کچھ مال و متاع دیا مگر اپنے تئین بمنزلہ ایک مزدور اور عام لوگون
کے سمجھا اور بیت المال کو مسلمانون کا مال سمجھا اُن دفتر بنوایا اور اُن مین علی قدر مراتب سب کے نام
لکھوائے جسمین بنی ہاشم کو سب سے پہلے لکھوایا پھر اقرب فالاقرب اقربا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے نام کو مندرج کیا۔ ایکمرتبہ آپنے ایک سفر حج کی آمد و رفت مین ۸۰ درم صرف کیے تھے بعدہ کف
افسوس ملنے لگے کہ کہین خدا کے مال مین اسراف نہ ہوگیا ہو۔ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ
اپنی کتاب راحت القلوب مین فرماتے ہین کہ ایکروز حضرت عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے مکان
مین آفتاب کی جانب پشت کیے ہوئے اپنا خرقہ مبارک سی رہے تھے تھوڑی دیر مین تابش آفتاب سے
جسم مبارک گرم ہوگیا آپنے بنظر غضب سمت آفتاب کے دیکھا۔ فوراً آفتاب سیاہ ہوگیا کہ جس سے تمام عالم
مین تاریکی ہوگئی اس واقعہ سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فکر ہوئی اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج آفتاب کی گرمی حضرت عمر الفاروق رضی اللہ
عنہ کو سخت معلوم ہوئی اور آپنے آفتاب کیجانب نظر قہر سے دیکھا لہذا خدا تعالی نے آفتاب کو بے نور کر دیا

اگر سیدنا عمرؓ آفتاب کا قصور معاف فرمائین تو پھر نور آفتاب کو نصیب ہُو والا قیامت تک یہی تاریکی رہیگی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو اپنے پاس طلب فرماکر سفارش آفتاب کی کی آپنے آفتاب کی خطا معاف فرمائی اُسیوقت آفتاب نے دوبارہ نور پایا۔ اُسی کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ آپنے اپنے عہد خلافت مین سلطان روم سے خراج طلب فرمایا۔ سلطان نے انکار کیا اور اَپنے کئی جاسوس اسغرض سے مدینہ کو روانہ کیے کہ ازاو حقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ دریافت کرین جب یہ جاسوس مدینہ منورہ پہونچے دیکھا کہ آپ اپنے مکان مین بیٹھے ہوے خرقہ سی رہے ہین یہ امر دیکھکر جاسوسونکے دل مین یہ خیال گذرا کہ یہ شخص کب اس لایق ہے کہ سلطان روم سے خراج طلب کرے۔ آپ نے کشف باطنی سے اُنکا خیال دریافت فرماکر ارشاد کیا کہ خراج بھی قیصر روم سے لائے ہو اُسکے سنتے ہی جاسوسان کے جسم مین لرزہ آگیا اور ساری حقیقت عرض کردی آپنے کوڑہ اُٹھالیا اور قیصر کی جانب رخ کرکے ہوا پر مارا اور فرمایا کہ سر قیصر مین نے علیحدہ کر دیا۔ یہ سنکر وہ لوگ واپس چلے گئے ہنوز راہ مین تھے کہ خبر انتقال قیصر روم اسطور پر سُنی کہ قیصر روم تخت پر بیٹھا تھا کہ دفعۃً دیوار شق ہوئی اور اُس سے ایک ہاتھ درہ لیے ہوئے پیدا ہوا اور اس زور سے دُرہ سر قیصر پر مارا کہ سر قیصر علیحدہ ہوگیا۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ ہاتھ مین درہ لیے ہوئے کہین جارہے تھے۔ راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا رو رہا ہے آپنے باعث گریہ دریافت فرمایا اُسنے عرض کیا کہ میرا دہی زمین پر گر پڑا اور زمین نے اُسے نگل لیا۔ آپنے زمین سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ دہی اس غریب بیچارہ کا دیدے ورنہ اسی دُرہ سے انصاف کرونگا زمین فوراً شق ہوگئی اور وہی سارا ابھر آیا اُس غریب نے اُٹھالیا اور آپنے اپنی راہ لی۔ دریاے نیل کی آپکے رقعہ سے جاری ہونے کی نقل مشہور ہے اس دریا کے قریب کے باشندے ہر سال ایک خوبصورت لڑکی دریا مین ڈالتے تھے جب جاری ہوتا تھا ورنہ خشک رہتا تھا آپکے حکم سے دریا برابر جاری رہا اور یہ جہالت کی رسم بند ہوئی اور آپکے فاروق لقب ہونیکی یہ وجہ ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق مسلمان مین جھگڑا تھا یہودی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اسکا فیصلہ ہوجائیگا اسواسطے کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرتے ہین اور کسیکی رعایت نہین کرتے ہین آخر وہ یہودی اُس منافق کو حضرت کے پاس لیگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے منافق راضی نہوا باہر نکل کہنے لگا کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کار قضا کرتے ہین لکھا ہے کہ منافق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس غرض سے لیچلا تھا کہ اسلام کی حمیت سے عمر مجکو سچا کر دینگے اور یہود

حق ثابت فرما وینگے آخر دونون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور تمام قصہ بیان کیا یہودی نے کہا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا حق ثابت فرما چکے ہین مگر یہ منافق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم
سے راضی نہین ہوتا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے منافق سے پوچھا یہ بات اسیطرح ہے کیا یہودی
سچ کہتا ہے منافق نے کہا ہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو ہم ابھی فیصلہ کیے دیتے ہین آپ فوراً
گھر مین سے تلوار لے آئے اور منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ناراض
ہوگا اسکا یہی حال ہوگا اسیوقت حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عمر رضی
اللہ عنہ درمیان حق و باطل کے فرق کرنیوالے ہین اسی روز سے آپکا لقب فاروق ہوا چنانچہ تفسیر بیضاوی
و دیگر تفسیرون مین اس آیت کریمہ کی شان نزول مین یون لکھا ہے (یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ
وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِیْدًا ۔ اھ) یعنے ارادہ کرتے ہین کفار
کہ حکم تلاش کرین بتون سے حالانکہ حکم کیے گئے ہین انکے کفر کا اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ راستہ بھلا دے
انکو خوب راستہ بھلانا ۔ اور آپکا اسلام نبوت سے چھٹے سال ہے لکھا ہے کہ چالیس یا اتالیس مرد اور دس
عورتین یا اسوقت تک مسلمان ہوئی تھین انکے بعد آپ نے دعوت اسلام قبول کی اسوقت تک مسلمان
پوشیدہ عبادت کیا کرتے تھے جب آپ مسلمان ہوئے یہ آیت نازل ہوئی (یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط یعنے اے نبی کافی ہے تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیرے ہین مومنون سے پس علانیہ
دعوت اسلام ہونے لگی آپکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے آپ کے اسلام لانے کی
خوشی ظاہر کی ۔ آپکی مہر مین لکھا تھا (کفی بالموت واعظا یا عمر) یعنے کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے
عمر ۔ خلافت آپکی ساڑھے دس برس عمر شریف آپکی ترسٹھ سال بحسب قول مشہور ہے ۔ اور بروز وفات حضرت
صدیق اکبر ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری کو باجماع صحابہ آپ خلیفہ ہوئے سب صحابہ نے آپ سے
بیعت کی انکے زمانہ خلافت مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو فتح دی اور آپکی وفات ایک سفراتی کے ہاتھ سے
کہ نام اسکا لولو غلام مغیرہ بن شعبہ تھا شہر مدینہ کی مسجد نبی صلعم مین صبح کی نماز مین چہار شنبہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ
کو آپکو زخمی کیا اور غرہ محرم الحرام مین آپ شہید ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ سے بہت صحابیون اور
تابعین نے حدیثین نقل کین ہین اور آپ ہی سے مرفوع حدیثین پانسو سینتیس منقول ہین آپکے فضائل
بہت ہین اس مختصر مین بوجہ طوالت اسی پر اکتفا کیا ۔

قال المؤلف

بشارت باسلام واشارت بایان از طلوع شمس مدحت و تمین آرایش دہ گیتی خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

نظم

خدا ہی جانتا ہے مرتبہ فاروق اعظم رضہ کا ۔ بشر جانیگا کیا رتبہ بھلا فاروق اعظم رضہ کا

حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ فرمایا ہے حضرت نے ۔ کہ میرے بعد ہے رتبہ بڑا فاروق اعظم رضہ کا

بڑھایا آپ نے دین رسول اللہ کو ایسا ۔ کہ اب تک شور ہے پھیلا ہوا فاروق اعظم رضہ کا

بجیگا دین کا ڈنکا زمانہ مین قیامت تک ۔ رہیگا بول بالا جابجا فاروق اعظم رضہ کا

درختون سے صدا باتین کیا کرتے تھے جنگل مین ۔ حجر پر اور ہی تھا دبدبہ فاروق اعظم رضہ کا

بنی جان کو پکڑ لیتے تھے اک ادنے اشارہ مین ۔ عجب کچھ حکم تھا ایسا کڑا فاروق اعظم رضہ کا

ہمیشہ کنج تنہائی مین رہتے تھے مگر یہ تھا ۔ کہ یک عالم پہ رہتا دبدبہ فاروق اعظم رضہ کا

پیمبر نے دعا مین مانگ کر مانگا خدا سے ہے ۔ خدا نے مرتبہ ایسا کیا فاروق اعظم رضہ کا

ظہیری جسکی اللہ و نبی توصیف فرماوین
بشر کا منہ کہ ہو مدحت سرا فاروق اعظم رضہ کا

ذکر عمال و قضات زمانہ خلافت حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ

آپکے عہد خلافت مین حضرت عبداللہ بن خزاعی عامل مکہ معظمہ تھے اور حضرت نافع بن عبداللہ عامل طائف تھے حضرت ابو موسی اشعری رضہ عامل بصرہ اور حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ عامل کوفہ تھے اور حضرت عمرو بن العاص عامل مصر اور حضرت عمرو بن سعد رضہ عامل حمص و معاویہ رضہ بن ابی سفیان عامل دمشق اور عمرو رضہ بن عتبہ عامل اردن اور علی رضہ بن امیہ عامل یمن اور عثمان رضہ بن ابی عاص عامل بحرین اور حضرت عثمان رضہ بن عفان قاضی مدینہ طیبہ اور حضرت زید رضہ اور حضرت ربیعہ کاتب تھے

سیدنا عثمان بن عفان اموی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ عشرہ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور میرا رفیق جنت عثمان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدر جانے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ حضرت رقیہ رضہ بیمار تھین لہذا حضرت عثمان کو واسطے تیارداری حضرت بی رقیہ رضی اللہ عنہا کے چھوڑا اور بدر کی غنیمت سے آپکو حصہ دیا اسی وجہ سے آپکو اہل بدر سے گنا تولد آپکا چھٹے سال فیل ہوا اور آپ اسلام لائے پہلے داخل ہونے دار ارقم

مین بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارث کے اور تھا اسلام آپکا ابوبکر کی ترغیب یعنے
دعوت سے اور جب آپ اسلام لائے تو آپکے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے آپکو باندھا اور قید کیا اور کہا
کہ تو باپ دادونکے دین سے نئے دین مین آیا واللہ مین نہین چھوڑونگا تجکو جب تک کہ نہ چھوڑے تو اس دین
کو آپ نے فرمایا کہ مین اس دین کو ہرگز نہین چھوڑونگا اور کبھی اس سے جدا نہونگا اگرچہ میری جان جاے جب
حکم نے سختی اور مضبوطی آپ کے دین کی دیکھی پس چھوڑ دیا آپکو اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمان نبوت سے آپکے نکاح مین تھین اور غزوہ بدر مین فوت ہوئین بعد اُنکے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا عقد حضرت بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا اور نوین سال ہجرت مین
وہ بھی فوت ہوئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین عثمان
کو اور کوئی شخص ایسا نتھا کہ سواے آپکے دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اُسکے نکاح مین آئی ہون اسی سبب سے آپکا لقب
ذو النورین ہوا رضی اللہ تعالی عنہ = اور تھے آپ میانہ قد۔ خوشرو۔ سرخ و سفید۔ اور آپکے مُنھ پر نشان چیچک
کے تھے۔ ریش بزرگ تھی خوبصورت لوگون مین۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کلثوم رضی اللہ
عنہا سے کہ نکاح کیا مین نے تیرا ساتھ اُسکے جو بہت مشابہ ہو لوگون مین ساتھ تیرے دادا ابراہیم علیہ السلام کے
اور ساتھ تیرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے = اور آپ کو حیا اسدرجہ تھی کہ گھر کے اندر دروازہ بندکر کے غسل
فرمایا کرتے تھے اور بہ سبب حیا کے آپ اپنی پشت سیدھی نکر سکتے تھے نقل ہے کہ ایکروز حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو تشریف لائے آپ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے
ہوئے لیٹے تھے آپنے اُسی حالت مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دی حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ کو جو ضرورت تھی ادا کر کے روانہ ہوے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انکو بھی اسیطرح باریابی
کی نوبت پہونچی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسیطرح مین نے بھی اجازت حاضری چاہی میری
خبر سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے سے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا اے عائشہ ذرا اپنے کپڑے سنبھال لے مین حاضر
ہوا اور جو ضرورت مجھے تھی پوری ہوئی اور حضرت سے رخصت ہوا تو بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے ابوبکر و عمر کے لیے تکلیف فرماتے نہین دیکھا جیسا آپنے عثمان کیلیے
تکلیف فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابدیا کہ عثمان بہت حیادار ہے مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اس حال مین
بلا لیتا تو وہ اپنے مطلب کی بات نہین کر سکتا تھا دوسری روایت مین یون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کہ مین کیون نہ ایسے شخص کا لحاظ کرون جسکا فرشتے لحاظ کرتے ہین۔ نقل ہو کہ ایکروز کچھ صحابی آپکے مکان پر
آرہے تھے راہ مین ایک صاحب کی نظر کسی عورت نامحرم پر پڑی جب آپکے پاس تشریف لائے آپنے فرمایا
تم مین سے ایک ایسا شخص آیا ہو جسکی آنکھون سے زنا کا اثر ظاہر ہو وہ شخص خود قریب آیا اور عرض کیا یا خلیفہ
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر بھی وحی نازل ہوتی ہو آپنے فرمایا یہ وحی نہین بلکہ فراست ہو کہ خدائے
تعالی نے ہم سبکو عنایت فرمائی ہو ۔ اور وجہ شہادت آپکی مورخین نے یہ لکھی ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے ساتوین سال آپ کے رشتہ دارون نے جو اطراف ملک مین عامل تھے رعایا پر جبر و تعدی
کی شدت کی اور فسق و فجور مین بھی حد سے بڑھگئے تھے حتی کہ ہر طرف سے شکایتین بھی آنے لگی تھین عبد اللہ
ابن سراج آپکا برادر رضاعی جو اُن دنون حاکم مصر تھا ان صفتون مین اور سب سے بڑھگیا تھا شراب کے
نشہ مین صبح کی دو رکعتون کی جگہ چار پڑھادین پھر سلام پھیر کر کہنے لگا چاہو تو اور پڑھادون اس ماجرے کو
دیکھکر مصر والے اکٹھے ہو کر مدینہ مین آئے اور کل ماجرا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپنے
عبد اللہ ابن سرج کو معزول کرکے فرمایا اب تم جسے پسند کرو اُسے تمھارا حاکم مقرر کردیا جاوے سب نے بالاتفاق
محمد رض ابن ابی بکر کو اختیار کیا آپ نے مان لیا اور سند بھی لکھوادی مصر والے انھین لیکر روانہ ہوئے = مروان کہ
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سالا اور خاص منشی تھا محمد رض ابن ابی بکر سے قلبی عداوت رکھتا تھا اُسنے حضرت
عثمان رض کی طرف سے ایک جعلی رقعہ عبد اللہ ابن سراج کے نام لکھا کہ محمد رض ابن ابی بکر کو مصر مین پہونچتے ہی قتل کروا ڈالنا
اور بغیر اطلاع حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُسپر مہر بھی لگادی اور آپہی کے خاص غلام کو دیا اور آپہی کی خاص
سانڈنی پر سوار کرکے روانہ کیا کہ قافلہ سے پہلے پہونچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان امور کی مطلق خبر بھی
نہ تھی مگر وہ غلام راہ مین کسی منزل پر پکڑا گیا اور مصر والون نے ہی گرفتار کرلیا پوچھا تو کون ہو اسوقت پہچاننے
والے بھی لشکر مین تھے انکار نکرسکا اقرار ہی کرتے بن آئی کہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہون اور
سانڈنی بھی انھین کی ہو پوچھا تیرے پاس کوئی تحریر ہو انکار کیا جب تلاشی لیگئی تو لفافہ سربمہر نکلا کھولکر پڑھا
تو مضمون یہ تھا جو مذکور ہوا اسوقت سب کے سب مع غلام اور سانڈنی اور رقعہ کے وہین سے مدینہ منورہ
پھر پڑے جب مدینہ مین پہونچے اور وہ رقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حضور مین پیش کیا آپنے فرمایا مجھے
اسکی مطلق اطلاع نہین مصر والون نے کہا غلام کسکا فرمایا میرا کہا سانڈنی کسکی فرمایا میری پوچھا مہر کسکی
فرمایا میری مگر مجھے اسکے مضمون سے مطلق اطلاع نہین اور یہ رقعہ میری بغیر اجازت لکھا گیا اُن سبنے

کہا تو اچھا اُس لکھنے والے کو ہمارے حوالہ کیجیے آپ نے فرمایا تم اسکے مجاز نہین ہم اُسے سزا دے لینگے خلیفہ
مین ہون تم مین کوئی خلیفہ نہین ہو تم سکو میری اطاعت چاہیے اس گفتگو مین بات بڑھ گئی آخر مصر والے یہ کہکر
اُٹھ کھڑے ہوے کہ ہم آپکو خلیفہ ہی نہین مانتے آپ سے انتظام نہین ہوسکتا مفسد غالب آگئے ہین بہتر یہ ہی
کہ آپ اپنے نفس کو خلافت سے جدا کردین مسلمان اور جسپر اتفاق کرینگے خلیفہ ہو جائیگا آپنے فرمایا عفان کے
بیٹے کو دنیا کی ہوس نہین مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پچھلا ارشاد مجھے یہ تھا کہ عثمانؓ میرے بعد تجھے
ایک خلعت پہنایا جائیگا اور لوگ اُسکا اُتروانا چاہینگے تو نہ اُتارنا یہانتک کہ مجھسے نہ ملے اسوجہ سے مین اپنے آپکو
خلافت سے معزول نہین کرسکتا مصر والے کہنے لگے تو لڑائی کی فکر کیجیے فرمایا یہ بھی نہین ہوسکتا مین نہین چاہتا کہ
میرے لیے ایک چچہ بھر خون بھی گرے غرض مصر والون نے دار الخلافت کو گھیر لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مع
اپنے چارسو غلامون کے محصور ہوگئے اور آپ پر پانی بند ہوا تو آپ اپنے کوٹھے پر آکر فرمانے لگے کہ مین خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کسی نے حرا کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جب پہاڑ ہلنے لگا تھا تو آپ نے
ٹھوکر مارکر فرمایا ٹھہر جا حرا تجھپر صرف نبیؐ یا صدیق یا شہید ہین اور مین بھی آپکے ہمراہ تھا کئی آدمیون نے اسکی
تصدیق کی۔ پھر آپ نے قسم دیکے پوچھا کون بیعت الرضوان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب
مجھے مشرکین اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ ہاتھ عثمانؓ کا
اور میری طرف سے بیعت لی چند شخصون نے اسکی بھی تصدیق کی پھر آپ نے قسم دیکر پوچھا کسی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ آپ نے فرمایا کون شخص میری اس مسجد کو بڑھا دیگا کہ اسکے بدلے مین جنت مین گھر
پادیگا تو مین نے اپنے زر سے زمین خرید کرکے مسجد بڑھا دی چند شخصون نے اسکی بھی تصدیق کی پھر خدا کی قسم دیکر
پوچھا کسینے جیش العسرۃ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا تھا کہ کون آج صدقہ مقبولہ کریگا تو مین
نے نصف سامان اپنے مال سے کردیا تھا چند صاحبون نے اسکی بھی تصدیق کی۔ پھر آپ نے قسم دیکر پوچھا کیا میرے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے سے نہ اُٹھ بیٹھے تھے حالانکہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیواسطے لیٹے رہے تھے اسکی بھی
لوگون نے تصدیق کی۔ باوجود ان سب باتون کے مخالفین نے آپ پر پانی بند کردیا تھا آپکے گھر مین ایک کنوان
تھا نہایت شور کسیطرح کوئی نہ پی سکتا تھا آپکے چارسو غلامون نے عرض کیا آپ ہمین اجازت دین کہ انسے لڑین فرمایا
مین نے تمکو اللہ کیواسطے آزاد کردیا خونریزی مین پسند نہین کرتا تمھارا جہان جی چاہے جاؤ غرض چھ دن تک آپکا
پانی بند رہا گفتگو مین ہوتی رہین مصر والے اپنی ضد پر اڑے ہوے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وہی ایک

جواب تھا آخر یہ راے ٹھہری کہ آجکی شب گھر مین گھسکر قتل کر دو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خبر لگی آپنے دو مشکیزے بھروا کر حضرات حسنین علیہما السلام کے ہاتھ بھجواے مصر والون نے تیر لگا کر مشکیزون مین سوراخ کر دیے پانی پہونچنے نہ دیا آخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرات حسنینؓ سے فرمایا تم دونون دروازہ پر کھڑے رہو اگر یہ لوگ اندر جانیکا قصد کرین تو مین مسجد مین ہون مجھے اطلاع کر دینا مصر والون نے اور تدبیر کی عقب کی جانب سے ایک ہمسایہ کے مکان مین سے دیوار توڑ کر دار الخلافہ مین گھس گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عین تلاوت قرآن مین شہید کر ڈالا انا للہ وانا الیہ راجعون آپکی بی بی صاحبہ کوٹھے پر چڑھکر پکارین امیر المومنین قد قتل یہ آواز سُنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ گھبراے ہوے مسجد سے اُٹھے سیدھے دروازہ پر آئے حسنین موجود تھے حضرت حسنؓ سے فرمایا تمھارے ہوتے لوگ اندر چلے گئے اور تادیب کی راہ سے سخت بھی کہا حضرت حسنؓ نے فرمایا آپ اندر چلکر دریافت فرمائین دیکھا تو صورت ہی اور تھی اب کیا ہو سکتا تھا حضرت عثمانؓ کا گھر لٹتا تھا مصر والون نے تین دن تک نعش نہ اُٹھنے دی آخر چوتھی شب بدقت تمام چھ مسلمان ایک اُنمین مروان تھا چھپکر آپکی نعش کو بقیع مین دفن کر آئے اور ایک پرانی دیوار اُسپر گرادی مورخین اس واقعہ کو ہنگامۂ مصر کہتے ہین اہل سنت کے نزدیک حضرت عثمان کا ذمہ بری ہے برائیان جو ہوئین وہ مروان سے اور عاملان اطراف سے ہوئین آپکو اُسمین کیا دخل ہے آپ بلا شبہہ مظلوم شہید ہوئے تاریخ ۲۸ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری مین اور خلافت آپکی ۱۲ سال رہی اور عمر شریف آپکی بیاسی برس کی بقول بعض تراسی یا چھیاسی برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ اور آپہی کے عہد خلافت مین قرآن پاک کی نقل ہوئی تین دن تک بعد شہادت آپکے مسجد نبوی پر جنون نے آپ پر نوحہ و ماتم کیا =

قال المولف

نقش تعریف سیو مین جا بکدست نقاش قضا براے ہو یہ غازہ کش حیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

نظم

کیا جانیے کیا راز تھا عثمانؓ غنی کا
ہر بات مین اعجاز تھا عثمانؓ غنی کا

حضرت سے گئے باتین خدا پر سے گئے تکیہ
اللہ سے ایک راز تھا عثمانؓ غنی کا

رومہ کو لیا اور کیا وقف مساکین
بیر رومہ
جنت کو بھی ایک ناز تھا عثمانؓ غنی کا

اللہ ری حیا جسنے خدا کو بھی لُبھایا
کیا خوب یہ انداز تھا عثمانؓ غنی کا

دو لخت جگر پاسے بھلا کسنے نبیؐ کے
یہ فخر یہ اعزاز تھا عثمانؓ غنی کا

تعظیم نبی گاہ گے توحید خداوند
کیا آپ کیسے اوصاف ہین کچھ حد سے زیادہ

یون ہر سخن اک راز تھا عثمان غنی کا
ہر وقت نیا راز تھا عثمان غنی کا

کیا ہوسکے بشر اسکی حقیقت کو ظہیری
اللہ سے کیا راز تھا عثمان غنی کا

ذکر عمال و قضات زمانہ خلافت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آپکے زمانہ خلافت مین حضرت عبداللہ حضرمی عامل مکہ معظمہ اور قاسم بن ربیعہ عامل طائف اور حضرت معلی بن امیہ عامل یمن اور حضرت عبداللہ عاصی عامل بصرہ اور حضرت ابوموسی اشعری عامل کوفہ اور معاویہ بن ابی سفیان عامل دمشق اور حضرت عبدالرحمن بن خالد عامل حمص اور علقمہ بن الحکم عامل فلسطین اور حضرت اشعث بن قیس عامل آذربیجان۔ اور صائب بن اقرع عامل اصفہان اور بشیر بن امیہ عامل ہمدان اور حضرت سعد بن قیس عامل ری اور احنف عامل خراسان اور حضرت زید بن ثابت قاضی مدینہ طیبہ اور حضرت ابوہریرہ قاضی مکہ معظمہ اور حضرت ابو ذر قاضی شام تھے اور مروان کاتب۔ اور حضرت عبداللہ بن سعید تیمی صاحب شرط تھے ۔

سیدنا علی ابن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

آپ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکا بھائی چارہ بھی تھا اور آپ خاوند ہین حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور باپ ہین آپ حضرات حسنین علیہما السلام کے آپ اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوے آپ دو ہاشمیون مین آپ قدیم الاسلام ہین اور بقول بعض جماعت کثیر کے آپ صحابہ سے اول اسلام لائے۔ اور کہا علما نے کہ نبی ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اور اسلام لائے علی منگل کے دن اور عمر شریف آپکی اُسوقت مین تین برس یا سات برس کی تھی اور تھے آپ امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور محبوب المسلمین اور ابوالریحانین اور اسداللہ اور ابوالحسن اور ابوتراب آپکے لقبون مین ہین اور تھے آپ رضی اللہ عنہ میانہ قد۔ نہایت گندم گون مائل بہ سرخی۔ کشادہ دہن۔ بدن پر بال بہت روشن چہرہ چمکتا ہوا بزرگ چشم۔ عظیم البطن۔ خوب سیاہ چشم۔ گھنی ڈاڑھی طویل وعریض اور تھے آپ خوبصورت خندہ دہن مثل چودھوین رات کے چاند کے اور تھے آپ قوی دل شجاع و منصور یعنے اللہ کی مدد ہوتی تھی جہان آپ لڑنے کو جاتے فتحیاب ہوتے اور تھے آپ واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے نیزہ لیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کے اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روز بدر اور تمام غزوات مین روایت کیا انکو احمد نے مناقب مین اور کی آپ نے ہجرت مدینہ طیبہ مین اور سوائے تبوک تمام غزوات مین شریک رہے آپکا قول ہے کہ دنیا مردار ہے جو چاہے کہ اُسمین سے کچھ حصہ لے تو چاہیے کہ کتون کی صحبت اختیار کرے ہمیشہ آپکے نو کلمات رہے تین مناجات کے تین علم کے تین ادب کے بارے مین- آپکی مناجات کے یہ کلمہ تھے کہ یہ عزت مجھے بس ہر کہ تو میرا رب ہر یہ فخر میرے لیے کافی ہر کہ مین تیرا غلام ہون تو میرے لیے ویسا ہر جیسا کہ مین چاہتا ہون مجھے توفیق دے تو اپنی پیاری باتونکی- کلمات علم کے- آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہر پو پہچان لیے جاؤگے جو اپنی قدر پہچانتا ہر کبھی نہین بگڑتا ہے- کلمات ادب کے- جسپر چاہو احسان کرو تم اُسکے سردار ہو جاؤگے اور جس سے چاہو بے پروائی کرو اُسکے برابر ہو جاؤگے اور جسکے پاس چاہو حاجت لیجاؤ اُسکے قیدی ہو جاؤگے آپکا قول ہے کہ بڑے ہو کر اپنے خدا کو پہچان کر مرنا صغر سنی کی موت سے بہتر ہے آپکا قول ہر کہ عمل سے زیادہ قبول عمل کا اہتمام کیا کرو کیونکہ تقوی کے ساتھ عمل قلیل نہین ہوسکتا اور نہ عمل مقبول تھوڑا ہوسکتا ہر- جاڑونکی فصل مین جب انکو سردی سے زیادہ تکلیف پہونچتی تو لوگ عرض کرتے کہ حضرت بیت المال سے کمل لیکر اُوڑھ لیجیے بیت المال تو بہت وسیع ہے آپ فرماتے کہ مین بیت المال مسلمین سے کیونکر لون- آپکا قول ہر کہ تقوی گناہ پر ہٹ چھوڑ دینے اور بندگی پر دھوکا نہ کھانے کا نام ہے آپ فرماتے ہین کہ تین کام مشکل ہین- حق دینا- یاد الٰہی ہر حال مین کرنا- کسیکی ہمدردی مال سے کرنا- شجاعت اور سخاوت مین آپ ضرب المثل ہین- خلیفہ چہارم آپ ہی ہوئے اور خلافت راشدہ کا خاتمہ آپ ہی پر ہوا آپ ۳۵ھ ہجری مین مسند خلافت پر بیٹھے پانچ برس تین ماہ تک آپنے خلافت کی حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے کسی اصحاب سے اتنے فضائل نہین پہونچے جتنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پہونچے- حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ اول شب کو مین نے دیکھا کہ زمین حضرت علی سے باتین کرتی ہے جب یہ کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ تھوڑی دیر سر بزانو رہے پھر سر اُٹھا کر فرمایا مبارک ہو تمکو اے فاطمہ رضی اللہ عنہا تمھاری پاکیزگی نسل حق تعالی نے تمھارے شوہر کو ساری خلقت پر فضیلت بخشی اور زمین کو حکم فرمایا کہ اپنی ساری حقیقت شرق سے غرب تک جو کچھ اُسپر گذری ہے بیان کرے- روایت صحیحہ مین ہے کہ وقت سوار ہونے کے جب آپ پیر رکاب مین رکھتے تھے قرآن شریف کو شروع فرماتے اور جبتک دوسری جانب کے رکاب پر پاے مبارک پہونچے تمام فرماتے- کوفہ مین ایک عورت کے زنا سے

بچہ پیدا ہوا اُسنے اُس بچہ کو سرراہ ڈالدیا۔ کتے اُس بچہ پر دوڑ پڑے عورت نے ایک پتھر اُنپر مارا یہ پتھر اُسی بچہ کے سر پر پڑا جس سے زخم ہوگیا کسی سوداگر نے اُس بچہ کو اُٹھالیا۔ اور پرورش کی۔ بعد انقضائی زمانہ جب وہ بچہ جوان ہوا اور کوفہ مین آیا اتفاقاً اُسی عورت کی خواہش کی جب عقد ہوگیا شب زفاف مین اُس مرد کی طبیعت متنفر ہوئی طلاق دینا چاہا با خودہا تکرار ہوئی صبحکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُس مکان کا نشان دیکر ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر اُن دونون زن وشوہر کو لے آئے جب یہ دونون حاضر آئے آپ نے وجہ تکرار دریافت فرمائی مرد نے اپنی حقیقت بیان کی آپ نے عورت کو تنہائی مین لیجاکر فرمایا یہ مرد تیرا لڑکا ہی خداوند تعالی نے تجکو اپنے بیٹے کے ساتھ زنا کرنے سے باز رکھا عورت نے آپکے سامنے تصدیق واقعہ کی زخم اُسکے سر کا دیکھا۔ آپ ہی کیواسطے آفتاب پھر آیا۔ اور خرقہ فقر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا آپ ہی کو عطا ہوا۔ ایک مرتبہ دریاے فرات کی طغیانی جب زیادہ ہوئی تو لوگون نے آپ سے آکر عرض کیا کہ یا علیؓ طغیانی سے نقصان عظیم آبادی وزراعت کا ہونے والا ہے آپ کنارہ دریا پر تشریف لیگئے اور عصاے مبارک اُٹھا کر تین بار سمت دریا کے اشارہ کیا تین حصہ پانی کم ہوگیا آپ چاہتے تھے کہ بار چہارم عصاے مبارک بلند کرین کاشتکارون نے عرض کیا کہ یا حضرتؓ اب زیادہ کمی زراعت کو نقصان پہونچائیگی آپ واپس تشریف لائے روایت ہی کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہوئے تو قاتلان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپکے لشکر مین تھے۔ حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما انکی طرف سے خایف ہوکر مکہ معظمہ کو چلدیے وہان حضرت بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا موجود تھین چونکہ آپ اداے حج کیواسطے تشریف لیگئی تھین ان دونون نے یہ ماجرا سارا ام المومنین سے بیان کیا اور کہا یا ام المومنین ہم آپ کی پناہ مین آئے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمھارا مقصود کیا ہے کہنے لگے صرف یہی کہ قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کو اُس لشکر مین سے گرفتار کرلائین ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا علی کرم اللہ وجہہ کا اُنکے ساتھ کیسا برتاؤ ہے کہنے لگے وہ اُنکو جدا نہین کیا چاہتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اب یہ کام بغیر لڑے بھڑے نہ نپٹیگا مدینہ مین تو اُنکی جمعیت بہت ہی وہان چڑھکر چلنا مناسب نہین مکہ شریف مین قتال ممنوع ہی کوئی اور شہر معین کرو وہان چلکر مسلمانون کو اپنے ساتھ متفق کرلو پھر اپنا ارادہ ظاہر کرو مین بھی تمھارے ساتھ ہون یعلی ابن مرّہ صحابی حاضر تھے کہنے لگے بصرہ سے بہتر کوئی مقام نہین وہان میرے اقربا اور دوست بھی بہت ہین اُن سبکو متفق کرونگا پھر ایک اپنا خاص اونٹ کہ نہایت قوی ہیکل اور تیز رفتار تھا عسکر نام حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا کی خدمت مین پیشکش کیا اور کہا یہ آپکی سواری کے لیے حاضر ہے اُسپر کجاوہ مرتب کیا گیا چند روز کے بعد کچھ اور مسلمان بھی جمع ہو گئے حضرت طلحہ اور زبیر اور یعلی ابن مُرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اُسی اونٹ پر سوار کیا اور مکہ شریف سے بصرہ کی راہ لی اور وہان پہونچکر اپنے ساتھ بصرہ والونکو متفق کر لیا۔ بارہ ہزار آدمی جمع ہو گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ یہ خبر سُنکر مدینہ سے لشکر سمیت روانہ ہوکر بصرہ مین پہونچے درمیان مین گفتگو آئی حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ بلوہ مین شہید ہوئے ہین قاتل انکا معین نہین۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد اگر کسی شخص معین پر دعوی کرے تو ثبوت کے بعد اُسکا قصاص ہو سکتا ہے تم صاحب عثمان رضی اللہ عنہ کے ولی نہین ہو اور جنھین تم طلب کرتے ہو وہ سیکڑون مسلمان ہین۔ مصر کے رہنے والے سب کے سب تو عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل نہین۔ مین ان سبکو گرفتار کر کے تمھارے پنجہ مین کیسے دیدون غرض گفتگو نے طول پکڑا آخر یہ ٹھہری کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بلوائیون کو اپنے لشکر سے علیحدہ کر دین۔ پھر بصرہ والے انسے بھگات لینگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی راے خاص کو اس باب مین ظاہر نہین کیا تھا کہ خبر لشکر مین پھیل گئی مصر والون نے خیال کیا کہ کل اگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ہمین اُنکے حوالہ کر ہی دیا تو بری ہنسگی اس سے بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات سے لڑائی شروع کر دو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پوچھین تو کہدینا کہ ابتدا اُدھر سے ہوئی تھی چنانچہ پچھلی رات سے ایسا ہی کیا لڑائی تو اک آگ ہوتی ہے لگی سو لگی اب بجھائے کب بجھتی ہے غرض ہنگامہ قتال گرم ہوا دن نکل آیا تو حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لشکر مخالف اونٹ کے اِدھر اُدھر صفین باندھے ہوئے ہین بیچ مین وہ اونٹ ہے اور اُسپر محمل ہے اسمین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سوار ہین فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون کوئی ہے کہ اونٹ کا ایک پاؤن قلم کر دے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج مین سے کچھ سوار بڑھے بصرہ والون نے مقابلہ کیا غرض سَو سے زیادہ جب بصرہ والے قتل ہوئے جب ایک پاؤن اونٹ کا قلم ہوا مگر اونٹ ایسا قوی تھا کہ نہ بیٹھا کھڑا ہی رہا جب دوسرے پاؤن کے قلم کرنے کا ارادہ کیا بصرہ والے پھر جمع ہو کر سامنے آئے اور اُنمین سے بھی سو سے زیادہ قتل ہوئے تب وہ پاؤن قلم ہوا مگر اونٹ پھر بھی نہ بیٹھا تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خود پہونچکر اُسکا تیسرا پاؤن قلم کر دیا اور محمد بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی بہن کو سنبھالو جب اونٹ گرا اور محمل جھکا تو محمد بن ابی بکر نے سنبھالا اس سے لڑائی کا خاتمہ ہو گیا اور بصرہ والے منتشر ہو گئے چند روز بعد حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مدینہ تشریف لائین اور حضرت زبیر رضہ اسی معرکہ مین شہید ہو گئے

حضرت طلحہ کا سر ایک اعرابی کاٹ لایا اونٹ کی وجہ سے اس لڑائی کا نام جنگ جمل ہی چونکہ لغت عرب مین جمل اونٹ کو کہتے ہین - اہل سنت کے نزدیک طرفین کے مقتول جنتی ہین اور شہدا سے گنے جاتے ہین اس جنگ جمل کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کو اپنا دار الخلافۃ قرار دیا اور آپ کوفہ ہی مین رہنے لگے اور یہان سے ہی خلافت کا بندوبست شروع کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت کے جتنے عامل تھے سبکو یکقلم موقوف کیا اور یہ اچھا کیا کہ وہ لوگ اپنے جبر و تعدی کے سبب موقوفی کے قابل بھی تھے - معاویہ بن ابی سفیان حضرت عثمانؓ کے چچیرے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے دمشق کے حاکم تھے اور انکو حضرت عثمانؓ نے بھی قائم رکھا تھا آدمی تھے عقیل دمشق والون کو اپنا کر لیا تھا اُنکے باب مین بھی حضرت علیؓ کی راے ہوئی کہ موقوف کر دیے جائین مغیرہؓ ابن شعبہ صحابی نے کہ ایک نامور شخص عقلاے عرب سے تھے عرض کیا کہ یا امیر المومنین معاویہ کا سردست معزول کرنا مصلحت نہین دمشق سارا اُنکے ساتھ ہی فتنہ عظیم برپا ہو جائیگا جب آپ اور سب اطراف سے اطمینان حاصل فرمالین اور پوری قوت و شوکت بہم پہونچ جائے تو اُنھین دیکھ لیجیے گا آپ نے فرمایا تمنے قرآن مین نہین پڑھا (وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا) - اللہ فرماتا ہی گمراہ کرانیوالون کو مین اپنا بازو نہین بناتا یعنے اپنے بندون پر حاکم نہین کرتا ابن ابی طالب سے نہوگا کہ اسکے عہد خلافت مین ابن ابی سفیان دمشق مین ایک گھونٹ پانی بھی پی سکے والا مین خدا کو کیا جواب دونگا مغیرہؓ نے کہا مین اس باب مین کل عرض کرونگا جب دوسرے دن حاضر ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی راے کا وہی عالم پایا کہ معزول کرنے پر آمادہ ہین جب بات چلتے نہ دیکھی ہان مین ہان ملا کر کہنے لگے جو آپ کی راے ہی مستحسن ہے معزول کر دیجیے یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے - اتنے مین حضرت عبد اللہؓ ابن عباس تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ابن ابی سفیان کے باب مین میری تو یہ راے ہی کہ معزول کر دون مغیرہؓ کل کچھ کہ گئے آج کچھ کہا تم کیا کہتے ہو فرمایا مغیرہ نے کل خیر خواہی کی راہ سے عرض کیا تھا آج دب کر آپ سے موافقت کر گئے سردست معزول کرنا تو میرے نزدیک مناسب نہین ہے ہان بیعت کے واسطے بلوا بھیجے دیکھیے اسکا کیا جواب ملتا ہی آپ نے اس راے کو پسند فرمایا - نامہ لکھا گیا جواب آیا کہ ہم آپ سے بیعت جب کرین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل ہمارے حوالہ ہو جائین اسپر طرفین سے زیادہ گفتگو کی نوبت پہونچی اور آپس کی تحریرین دو سو سے زیادہ متجاوز ہو گئین جسکا مفصل حال اسجگہ بوجہ طوالت ہم قلمبند کرنا نہین چاہتے ہان اتنا ضرور کہین گے کہ دمشق مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے آپکا پیراہن خون آلود وہ ہر جمعہ کو ممبر پر رکھتے

تھے اور آپکی مظلومی کے واقعہ بیان کیا کرتے تھے گو دمشق والون کے دلون مین یہ بات پایہ ابن ابی سفیان
جمائی گئی تھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل باشارہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہوا ہی اہل دمشق امیر معاویہ کے ساتھ
محبت قلبی رکھتے تھے وہ اسوجہ سے کہ معاویہ انکے ساتھ تالیف قلوب کرتے رہتے تھے جب اہل دمشق نے
جان لیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر معاویہ کو معزول کرنا چاہتے ہین فوراً آمادہ فساد ہوگئے اور لڑائی کی ٹھہرادی
جب امیر معاویہ نے دیکھا کہ اہل دمشق میرے ساتھ ایکدل ہین اور پورا میرا اُنکے اوپر تسلط ہی فوراً حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کو لکھ بھیجا کہ آپ یا قاتلان عثمان کو حوالہ کیجئے یا لڑائی کا سامان کیجیے یہان کیا دیر تھی جنگ کی
تیاریان ہونے لگین حکم ہوا دمشق پر چڑھ چلو ادھر سے امیر معاویہ دمشق و شام سے لشکر لیکر بمقام صفین جو کوفہ
سے کئی منزل پر واقع ہی روانہ ہوئے اسّی ہزار پیادہ و سوار آدھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ چالیس ہزار
اُسی سرزمین پر جسکا نام صفین ہی آپہونچے مگر شام والے پہلے آئے اور آتے ہی فرات کی ایک شاخ جو وہان بہتی
تھی اپنے قبضہ مین کرلی دوسرے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لشکر ظفر پیکر وہان پہونچا کئی میل اُسطرف ٹھہرا
وہان پانی نہ تھا پانی لینے گئے پانی کو شامیون کے تصرف مین پایا وہ لوگ مانع ہوئے اور کہنے لگے تمنے تو بھی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ پر چھ دن تک پانی بند رکھا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے امیر معاویہ سے کہلا بھیجا کہ ہمارا تمھارا
جھگڑا پانی پر نہین ہی بہتر یہ ہی کہ پانی کو مشترک رکھو اور جس بات مین نزاع ہی اُسکا فیصلہ کرلو ورنہ ہم تم مین اول
قتال پانی پر ہوگا- امیر معاویہ نے جواب دیا میرا اسمین کچھ اختیار نہین ہی دمشق والے اس رائے پر متفق ہوگئے
ہین آپ کو اختیار ہی حضرت علی نے اپنے لشکر کے سردارون مین سے دس آدمی چنکر سو سو سوار اُنکے ساتھ کرکے
فرمایا جاؤ پہلے پانی ہی پر اُنسے فیصلہ کرلو- جب یہ لوگ پہونچے اور مقابلہ ہوا دشمنون پر غالب آئے پانی لے لیا اور
پانی پر سے دمشقیون کو ہٹا دیا اور پانی کی روک کرلی جب حضرت علیؓ کو اطلاع ہوئی فرمایا پانی حلال ہی ہم کسیکو
نہین روکتے اسکا اذن عام ہی جسکا جی چاہے لے چنانچہ طرفین سے ہر شخص سیراب ہوتا رہا جب ایکماہ کامل
آپس کی گفتگو مین گذر گیا آخر لڑائی کی نوبت پہونچی نوّے مقابلہ ہوئے ہزارون آدمی طرفین کے قتل ہوگئے ہر مقابلہ
مین لشکر مرتضوی غالب آتا تھا پچھلا مقابلہ رات کے وقت ہوا اس رات کو لیلۃ الہریر کہتے ہین ہریر کے معنی تلوار
کا چھنا ٹا پس یہی مقابلہ سخت ہوا کہ ایک ہلے مین حضرت علی نے اپنی تلوار سے چار سو آدمی قتل کیے آپکا دستور
تھا کہ پورے وار کے ساتھ تکبیر زبان سے نکلتی تھی برابر چار سو تکبیرین گنی گئین غرض صبح تک کشتو نکا حد و
حساب نہ تھا پشتے لگے ہوئے تھے جب دمشق والون نے دیکھا کہ کام ہاتھ سے جا چکا ہم حضرت علیؓ سے

کسیطرح نہین بڑھ سکتے تو یہ تدبیر نکالی کہ اپنے لشکر سے نو سو جلد قرآن مجید کی آفتاب سے پہلے نیزون پر باندھکر صفون کے سامنے باندکر دین اور پکار کر کہنے لگے ای اہل عراق ہم تم ایک کلمہ پڑھتے ہین خونریزی ہم مین اور تم مین ہوئی ہی اگر ایکبار ایسی اور ہوگی تو انجام یہ ہوگا کہ ہماری تمھاری سبکی عورتین بیوہ اور بچے یتیم رہجاینگے اور یہود و نصارا اُن سبکو لونڈی غلام بنائینگے بہتر ہی کہ خونریزی سے ہاتھ روکو یہ قرآن جسکی نو سو جلد نیزون پر ہین ہمارے تمھارے درمیان ہین انکے حکم کے موافق تم بھی عمل کرو ہم بھی عمل کرینگے اور اسی پر فیصلہ ہی لڑائی موقوف حضرت علیؓ نے سنکر فرمایا یہ دمشق والون کا فریب ہی ہم نہ مانینگے مسلمانو جسطرح لڑتے ہو لڑے جاؤ تھوڑی دیر کی اور بات رہی ہی اب فیصلہ ہوتا ہی مگر آپ کے لشکر مین اختلاف پڑگیا بعض کی راے ہوئی کہ لڑائی موقوف کیجیے اور قرآن کی اہانت گناہ ہی یہ لوگ سچ کہتے ہین بعض کی راے حضرت علیؓ کی راے کے مطابق ہوئی آخر اس دودلی مین لڑائی ملتوی رہی۔ بعد گفتگو بسیار آخر یہ راے قرار پائی کہ دونون جانب سے ثالث مقرر ہوجائین اور وہ جو فیصلہ کردین دونون فریق مان لین اور اسی پر فیصلہ ہی جب اس بات کو فریقین نے مان لیا تو یہ شرط ٹھہری کہ ایکطرف کا ثالث دوسری طرف والونکی اجازت و رضامندی پر منحصر ہی شام والون نے اپنا ثالث پیش کیا تو کون عمرو عاص جنکی نسبت حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایسا ایک شخص اور ہوتا تو عراق و حجاز ایک لکڑی سے ہانکے جاتے عمرو عاص کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر والون نے بے تکلف منظور کرلیا اب ادھر سے جو ثالث پیش ہوا تو شام والے منظور نہین کرتے آخر تھک کر شام والون سے کہا تم جسکو کہو ہم ثالث مقرر کردین شام والے اس بات کو دل سے چاہتے تھے اُنھون نے ثالث مقرر کیا تو کون حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ۔ جو ایک سیدھے سادھے سچے مسلمان تھے۔ اور جو دنیا کے نشیب و فراز سے بے خبر تھے انکا نام آتے ہی حضرت علیؓ کے لشکر والے جان گئے کہ بات بگڑگئی اب کیا ہوسکتا ہی معاہدہ کے خلاف ہو نہین سکتا چار و ناچار مان لینا پڑا اور قرار داد ہوگئے کہ جو فیصلہ یہ دونون کردین دونون طرف والے مان لین۔ قرار داد کے بعد ثالثون مین جو گفتگو ہوئی وہ یہ ہی عمرو عاص نے ابوموسی اشعریؓ سے کہا تم جانتے ہو کہ جو ہزارہا مسلمان قتل ہوگئے اُنکے باعث کون ہین حضرت علیؓ اور معاویہؓ ہین۔ ابوموسی اشعریؓ نے کہا ہان۔ فرمایا کیا صلاح ہی کہا یہ دونون معزول کردیے جائین مسلمانون کا کوئی اور سردار مقرر کیا جائے۔ ابوموسی اشعریؓ نے کہا ٹھیک ہی اس گفتگو کے بعد ثالث اپنے اپنے قیام پر آئے گو طرفین کو یہ گفتگو معلوم ہوگئی تھی حضرت علیؓ کے لشکر والے حضرت ابوموسیؓ کو سمجھاتے رہے کہ پہلے صبحکو تم ممبر پر نہ چڑھ جانا عمروؓ و عاص کو پہلے اپنی راے ظاہر کرلینے دینا۔ مگر

عمرو عاص ایک جاننے والا شخص تھا صبحکو پہلے ہی ابو موسیٰ اشعری کو ممبر پر چڑھا دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری نے جاتے ہی ممبر پر کہدیا کہ مین نے حضرت علیؑ کو معزول کیا اسکے بعد عمرو عاص ممبر پر پہونچا اور کہا کہ مسلمانو مین نے معاویہ کو قائم کیا یہ کہتے ہی لشکر مین غوغا پڑگیا اور قریب تھا کہ تلوار چل جاوے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لشکر والون کو روک دیا کہ معاہدہ کے خلاف ہونا خلاف ہے - جب تحکیم پر جنگ صفین کا فیصلہ ہو چکا تو نہروان مین لڑائی ہوئی حضرت علیؑ فتحیاب ہوے اُنکے چار ہزار مین سے تین ہزار نو سو اکانوے ۳۹۹۱ قتل ہوئے نو بھاگ گئے حضرت علیؓ کے لشکر مین سے کل نو شخص شہید ہوئے باقی آپکے فضایل و محامد سے تمام کتب سیر لا لامال ہین جو صاحب حال دیکھنا چاہین کتب سیر ملاحظہ فرمایئن اور آپکی شہادت کا حال بھی اظہر من الشمس ہے کہ عبدالرحمٰن ابن ملجم کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے مرقد مبارک نجف اشرف مین ہے - آپکی شہادت کے بعد شیعان علیؓ نے امام حسن ابن علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ باپ کی جگہ مسند خلافت پر بیٹھے چونکہ مذہب اہل سنت کے نزدیک بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تینتیس ۳۳ برس زمانہ خلافت رہا اور اتنی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میرے بعد خلافت تینتس ۳۳ برس رہیگی بعدہ سلطنت ہو جائیگی چنانچہ اُس زمانہ تینتیس ۳۳ برس مین حضرت علیؑ کی شہادت تک تینتیس ۳۳ سال چھ ماہ گذرے تھے صرف چھ ماہ باقی رہ گئے تھے وہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت نے پورے کر دیے - لکھا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی طبیعت لڑائی کی جانب مائل نہ تھی جب لوگون نے دیکھا کہ یہ اسطرف توجہ ہی نہین کرتے - آہستہ آہستہ لوگ امیر معاویہ کی طرف چلنے لگے اور عبداللہ ابن عباسؓ سا شخص بھی امیر معاویہ کی طرف مایل ہو گیا جب امام حسنؓ نے دیکھا کہ لوگون کا رخ پھر چلا اور حضرت علیؓ کے ساتھ جو لوگون نے سلوک کیے تھے اُنھین سوچا آپ نے خود امیر معاویہ کے پاس پیام صلح بھیجا اور شرط یہ ٹھہرائی کہ حضرت علیؑ کو کوئی بُرا نہ کہے - امام حسنؑ کے مدینہ جانے مین کوئی مزاحمت نکرے - حضرت علیؓ کے اہل بیت تعداد مین زیادہ ہین اُنکو فقر و فاقہ سے بچانیکی غرض سے عراق اور کوفہ کا خزانہ جسکی مقدار پانچ ہزار درم سے زیادہ ہو امام حسن ساتھ لیجایئن اور بصرہ کے قریب جو ایک شہر (داراب کرد) ہے اُسکا خراج سالانہ گذر اوقات کے لیے امام حسنؑ کو برابر ملتا رہے - امام حسنؑ نے یہ خواہش اسوجہ سے ظاہر کی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ورثا کے لیے کوئی مال و دولت نہین چھوڑا تھا امیر معاویہؓ نے اس صلح کو بہت جلد قبول کر لیا اب اس بحث کو ہم یہین پر ختم کرتے ہین اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتے گو مورخین کو اسمین کلام ہے مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور یہی بڑا شرف

ہی جو اُنکو حاصل ہوا اور فتح مکہ کے روز اُنکا گھر اور خانہ کعبہ دارالامان کیا گیا گردش گردون سے اُنکا گھر ویران ہوگیا مگر خانہ کعبہ قیامت تک دارالامان رہیگا اور ایسا ہی واقعہ کربلا جناب سید الشہدا کا ماتم قیامت تک رہیگا جو یزید ابن امیر معاویہ بن ابی سفیان کے باعث ظہور مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھایا اور روح مرتضیٰؑ و فاطمہؓ کو تڑپایا۔

اختلاف بیعت

اہل سیر کے یہان اسپر اتفاق ہی کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وفات تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت نہین کی اور زبیرؓ۔ عتبہ بن ابی لہب خالد بن سعید بن العاص۔ مقداد بن عمروؓ سلمانؓ فارسی۔ ابوذرؓ۔ عمار بن یاسرؓ۔ براء بن عازبؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ یہ سب کے سب حضرت علیؓ کی خلافت کی طرف مائل تھے اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے مخالف تھے۔ عتبہ بن ابی لہب نے اس باب مین ذیل کے اشعار مین بنی ہاشم اور خصوصاً حضرت علیؓ کی طرف اپنے میلان کو ظاہر کیا ہے۔

ما كنت احسب ان الامر منصرف	عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن
عن اول الناس ایمانا و سابقة	و اعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهدا بالنبی و من	جبریل عون له فی الغسل والكفن
من فیه ما فیهم لا یمترون به	ولیس فی القوم ما فیه من الحسن

بعدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیعت کر لی تھی اور بعد سیدنا ابوبکر الصدیق سیدنا عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے بھی بیعت کی تھی اسیوجہ سے ترتیب خلافت حقہ مذہب اہل سنت ہی اب ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اپنے ناظرین کو ایک اور عمدہ چیز کی دعوت دین اور وہ یہ ہی کہ جب ہم اس کتاب مین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وجہ صدیق اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی وجہ فاروق اور سیدنا عثمانؓ کی وجہ ذوالنورین لکھ چکے ہین تو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وجہ ابوتراب بھی لکھین تا ہمارے ناظرین بھی خاکساری کا شرف حاصل کرین کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے اور لقبون اور نامون سے بوتراب لقب بہت پیارا تھا

تحقیق لفظ ابوتراب

روایت ہی کہ ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے مسجد مین تشریف لائے اور آپ صحن مسجد مین لیٹ گئے کہ چادر جسم اطہر سے علیحدہ ہوگئی اور آپکی پیٹھ مین مٹی لگ گئی تھی اتنے

ہین حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب سیدہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا علیؓ کہان ہین آپ نے فرمایا مسجد مین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ مسجد مین لیٹے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کی پشت مبارک سے مٹی جھاڑتے تھے اور فرماتے تھے اُٹھو ابو تراب اُسی روز سے آپکا لقب ابو تراب ہوا اور اس کیفیت کے متعلق ارباب تصوف کا خیال ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے اور مولا علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل طریقت کے اصل اور مقتدا اور مرجع اور منتہی ہین چنانچہ تحفہ مین شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ جمیع سلاسل صوفیہ آپ ہی پر منتہی اور واصل ہوتے ہین پھر اہل صوفیہ فرماتے ہین کہ تراب یعنی مٹی سے یہ خاک مراد نہین بلکہ وہ لوگ جیتے جی مرگئے اور یہ سبب نفس کشی کے خاک ہوگئے اور وہی موتوا قبل ان تموتوا کے مصداق ہین وہ آپکے فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ اور آپ اُنکے اصل اور مربی اور پیشوا ہین ۔

من حاصل این خطاب گویم + مضمون ابو تراب گویم + خاک اند جماعتے کہ مردند + ہستی بخداے خود سپردند + سر حلقۂ خاکیان علےؑ بود + سر سلسلۂ جہانیان علی بود + اور مدت خلافت آپکی پانچ برس اور شہادت آپکی شب جمعہ وقت سحر سترھوین یا اکیسوین رمضان شریف سنہ ۴۰ہجری عمر شریف آپکی تریسٹھ برس صحیح و ممتاز ہے =

خمسۂ منقبت

یا علے شیر خدا شاہِ زمن عالی وقار	زور بازو آپکا ہے دو جہان مین آشکار
جب درخیبر اُکھاڑا کچھ نہ تھا خاطر پہ بار	یہ خطاب آیا کسے اسے قوت پروردگار

لا فتے الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ہے علی شیر خدا شاہ زمن دلدل سوار	سب پہ ہے زور ید اللّٰہی کا جسکی اشتہار
باب خیبر سعبہ کلہ سے آکھاڑا ایکبار	رب سے ہے وہ ہی ملقب قوت پروردگار

لا فتے الا علی لا سیف الا ذوالفقار

جسگھڑی آئے سر میدان وسلے کردگار	کٹ گئے لاکھون ہی بیدینونکے سر مثل خیار
کفر کا لشکر ہوا سفی النّار وقتِ کارزار	یون کہا جبرئیل نے دیکھا جو حیدر کا قرار

لا فتے الا علی لا سیف الا ذوالفقار

حق نے میدان ولایت کا کیا ہے شہسوار	آپ سا ہرگز نہین دنیا مین کوئی زوردار

کفر بھاگا گلشنِ اسلام مین آئی بہار　　فتح بولی چوم کر پائے ثبات واقتدار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

شیر کے پنجہ مین سلماںؓ تھے اگرچہ دلفگار　　پر زیان پہونچا سکا ہرگز نہ وہ ایذا شعار
واہ کیا آقا ہے کیا مولا ہے اپنا نامدار　　ہیبت شیر الٰہی کیون نہ ہو ضیغم شکار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

شیر نے گھیرا جو دشت ارزنہ مین ایکبار　　کر لیا نام علیؓ سلمان نے گرد اپنے حصار
شیر پر شیر خدا کے ڈر سے تھا اک انتشار　　خود یہ کہتی تھی شجاعت اسکے قدمون پر نثار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

لفظ احمدؐ مین خدا نے حرف جو رکھے ہین چار　　ہین وہ زہراؓ و علیؓ سبطین با عز و وقار
پنجتن مین ربط لفظ و حرف ہی خود آشکار　　انہین سے حیدرؓ کے حق مین ہے یہ قول کردگار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

جب محمدؐ کے بنے روز ازل مین حرف چار　　تب سے محبوب خدا کے دوست ہین یہ چار یار
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ذی وقار　　مرتبہ افضل ہین سبکے سب ہین یہ عالی تبار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

روز پیدایش سے ہو صدیق تم اے تاجدار　　تم ہو عہد بہد سے فاروق اے اژدر شکار
انا حصر ولایت کا ہے طغرائے وقار　　ہے شجاعت مین حدیث قدسی پروردگار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

فیض ساقی سے جو مین سرشار ہون لیل و نہار　　ہے عروج نشۂ عرفان کا آنکھون مین خمار
زندگی کا ہے حصول کیف پر دار و مدار　　میرے خمخانہ مین رہتی ہے یہی ہر دم پکار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

جان و دل بھینٹ کیا کرتا ہون یا مولا نثار　　جود و بخشش کا ترے دریا ہے ناپیدا کنار
ہے شجاعت کو تری تلوار سے عز و وقار　　چوم کر قبضہ کو کہتی ہے یہ نصرت آشکار

لافتی الا علیؓ لاسیف الا ذوالفقار

باغ دل ہے انقلاب دہر سے بے برگ وبار	آتش غم نے جلایا ہے مجھے مثل چنار
مین بھی فیض عام سے یا شاہ ہون امیدوار	دست دل مین ہے یہ تیغ مصرعہ جوہر نثار
لافتے الا علی لاسیف الا ذوالفقار	
غور سے دیکھا تو دنیا ہے بہت ناپائدار	ایک عالم کہہ رہا ہے کچھ نہین اسکو قرار
خواب غفلت سے ہوا ہون اندنون مین ہوشیار	دل مین ہے حب علی لب پر مرے لیل ونہار
لافتے الا علی لاسیف الا ذوالفقار	
منفعل ہو کر مین کرتا ہون گریبان تار تار	حشر کے میدان مین یارب نکرنا شرمسار
دے مجھے عشق نبی وآل واصحاب کبار	بخشش رحمت سے رب ہے یہ ورد اسے آمرزگار
لافتے الا علی لاسیف الا ذوالفقار	
اسقدر شوق زیارت نے کیا بے اختیار	دل مرا سیماب کے مانند ہے اب بیقرار
آرزو دل مین ظہیری ہے یہی لیل ونہار	یون کہون مین چوم کر آنکھون سے وہ سنگ مزار
لافتے الا علی لاسیف الا ذوالفقار	

ذکر عمال وقضات زمانہ خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ

آپکے زمانہ خلافت مین حضرت عثمان بن حنیف عامل بصرہ تھے سنہ ۳۶ ہجری مین عبداللہ عامر حاکم سابق نے شہر انکے سپرد کر دیا اور حضرت عمارہ بن حسان عامل کوفہ تھے بسبب عدم تراضی اہالیان شہر کہ خواستگار حضرت موسی اشعری کے تھے بلا دخل پانے کے واپس آئے = اور حضرت عبداللہ بن عباس عامل یمن تھے یعلی بن امیہ حاکم سابق بیت المال کو اٹھا کر مکہ معظمہ کو چلے گئے اور حضرت قیس بن سعد عامل مصر اور سہیل بن حنیف عامل دمشق تھے =

التماس ضروری

واضح ہو کہ یہانتک رعایت کی مراتب خلفا پر پھر اعتبار کیا حروف تہجی کا چونکہ اس رسالہ مین حقیر ظہیری نے فضائل انھین اسمائے مبارکہ کو لکھا ہے جنکے زیادہ سے زیادہ فضائل کتب سیر وحدیث سے مل سکتے ہین

اگر مکمل اہل بدر کے حالات مع تحقیق رجال لکھے جائین تو یہ کتاب طول پکڑے۔ دنیا مین آجتک بہت سے رسالہ عربی فارسی اُردو حالات شہدائے بدر رضی اللہ عنہم مین لکھے گئے ہین مگر آج تک کوئی رسالہ میری نظر سے ایسا نگذرا جس سے کل حالات مع تحقیق رجال معلوم ہون مین نے بہت کوشش سے اس رسالہ کو تالیف کیا ہے خدا تعالی مجکو اور میرے والدین و اعزا و احبا اور کل مومنین اور مومنات کو ان اسماء پاک کی برکت عطا فرمائے آمین بحق ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اصحاب البدر بحرف الف

سَیِّدُنَا اِیَاسُ بْنُ اَلْبُکَیْر رضی اللہ عنہ بعض نسخون مین البکیر الف لام سے ہے۔ اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین سین مہلہ۔ اور بکیر ساتھ پیش (ب) اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ کے تصغیر بکر کی آیا ہے اور بعضون نے روایت بخاری سے بِکِّیر ساتھ زیر (با) اور تشدید (کاف) کے ضبط کیا ہے یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور اُن جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام اُنکا اور اسلام اُنکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اُنکے بھائی خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے تھے وفات اُنکی ۳۴ سنہ ہجری مین ہوئی ۔

سَیِّدُنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبِ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عقبہ ثانی مین ایمان لائے انکی شان مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرءُ امتی ابی بن کعب یعنی سب سے زیادہ قاری قرآن شریف کے ابی بن کعب ہین میری امت مین جب سورۃ۔ لم یکن الذین نازل ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ فرماتا ہے کہ اُبی کو یہ سورہ پڑھاؤ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ کہا ہے اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرا ذکر وہان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم یعنی ہان یہ سنکر حضرت ابی رضی اللہ عنہ روئے آپ کاتب وحی بھی تھے اور آپ نے وفات پائی ۱۹ سنہ ہجری مین خلافت حضرت عمر رضی اللہ مین کنیت آپکی ابو طفیل اور ابو منذر تھی حضرت ابی ابن کعب نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اپنی دعا کے اوقات مین سے مین کسقدر درود پڑھنی مقرر کرون ارشاد ہوا جسقدر چاہو کعب نے عرض کیا کہ ایک ربع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ کرو

تو بہتر ہے پھر عرض کیا کہ نصف فرمایا کہ جسقدر چاہو مگر زیادہ کرو تو بہتر ہے ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کل وقت آپکے درود کیواسطے مقرر کیا بس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب تیرے کل غم دور ہوئے اور سب گناہ معاف ہوئے ترمذی اور حاکم اور امام احمد نے روایت کی ہے =

سَیِّدِنَا اُبَیّ بْنُ مُعَاذِ النَّجَّارِیُّ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ = حضرت ابی بن معاذ اور انکے بھائی انس غزوہ بدر مین شریک تھے یہ دونون بھائی واقعہ بیر معونہ مین ماہ صفر ۴ہجری مین شہید ہوئے =

سَیِّدِنَا اُنَیْسُ بْنُ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ یہ حضرت غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے اور غزوہ احد مین اخنس بن شریق کے ہاتھ سے شہید ہوئے =

سَیِّدِنَا اَنَسُ بْنُ مُعَاذُ النَّجَّارِیُّ رضی اللہ عنہ یہ بزرگ غزوہ بدر و احد مین تھے مگر واقعہ بیر معونہ مین اپنے بھائی ابی کے صفر ۴ہجری مین شہید ہوئے =

سَیِّدِنَا اَوْسُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ حضرت اوس بن ثابت غزوہ بدر مین شریک تھے اور انکی شداد بھی صحابہ مین تھی اور اوس بن ثابت قبل ہجرت مکہ معظمہ مین جاکر ایمان لائے تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوئے انکے بھائی حسان بن ثابت بڑے شاعر مداح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے =

سَیِّدِنَا اَوْسُ بْنُ خَوْلِیِّ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ یہ بدر اور تمام غزوات مین شریک تھے اور غسل و دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سب انصار کی جانب سے شریک تھے آپ نے خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پائی =

سیدنا اوس بن الصامت الانصاری رضی اللہ عنہ یہ بزرگ بدر و احد اور تمام غزوات مین شریک تھے اور عبادہ بن صامت انکے بھائی بھی غزوۂ بدر مین شریک تھے جو شاعر بھی تھے وفات پائی آپ نے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین =

سَیِّدِنَا اَسْعَدُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ یہ بھی اصحاب بدر مین ہین =

سَیِّدِنَا الْاَرْقَمُ بْنُ اَبِی الْاَرْقَمِ الْقُرَشِیُّ رضی اللہ عنہ یہ قدیم الاسلام تھے جب مسلمان ہو چکے تو یہ ساتوین اسلام لائے انکا مکان جبل صفا پر مکہ معظمہ مین تھا قریش سے چھپ کر ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر مین دعوت اسلام فرماتے تھے جب تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور چالیس مسلمان ہوگئے اور دعوت اسلام علے الاعلان ہونے لگی ارقم نے بروز وفات سیدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ کے وفات پائی -

سَیِّدِنَا اَلْاَسْوَدُ بْنُ زَیْدِ اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ یہ اصحاب بدرین ہین اور قبیلہ بنی عبید بن عدی سے ہین

سَیِّدِنَا اَیَاسُ بْنُ وَرَقَۃَ اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ یہ انصاری خزرجی بنی سالم اصحاب بدرمین ہین اور روز جنگ یمامہ شہید ہوئے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بمقابلہ مسیلمہ کذاب ساکن یمامہ پر ۱۲ھ ہجری مین جہاد کیا تھا =

سَیِّدِنَا اَنَسَۃُ مَوْلٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ یہ حضور پیغمبر خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جو لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے تھے اُنکی اطلاع واجازت لینے کے واسطے مامور تھے اور یہ غزوہ بدر واحد مین شریک تھے اور خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین وفات پائی =

اصحاب البدر بحرف الباء

سیدنا بلال بن رباح غلام آزاد حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ - آپ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور کنیت آپکی ابو عبدالرحمن اور بعضون نے ابو عبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو عبدالکریم اور ابو عامر ہے اور مان آپکی حمامہ ساتھ زبر (حائے) مہملہ اور تخفیف میم کے ہے حضرت بلال قدیم الاسلام ہین پہلے آپ ہی نے اسلام مکہ مین ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا آپ پر نکلنا روح کا اور روایت ہے کہ عذاب دیتا تھا حضرت بلال کو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اُنکا تھا اور آخر کو مدینہ مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا قصہ اُسکا طول ہے لیکن کھینچتا تھا مالک اُنکا اُنکو لوہے کی زرہ مین اور ڈالدیتا تھا آفتاب مین اور مارتا تھا لکڑی سے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کردیا اور حکم دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو سال فتح مکہ ساتھ کہنے اذان خانہ کعبہ کے فضائل آپ کے بہت ہین اور بس ہے آپکی فضیلت مین فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سابقین چار ہین - مین سابق عرب ہون - بلال سابق حبشہ ہے - صہیب سابق روم ہے - اور سلمان سابق فرس ہے - اور تھے حضرت بلال سخت گندم گون - دراز قد - بہت بال والے - وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین - اور بعضون نے کہا اٹھارھوین سال مین - اور عمر شریف آپ کی کچھ اوپر ساٹھ اور

بعض نے کہا ستر برس کی تھی۔
سیدنا بحیر بن ابی البحیر الجہنی النجاری۔ وسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی۔ وسیدنا بسبسۃ بن عمرو الخزرجی الانصاری اول الذکر بحیر جہنی وینار بن نجار سے ہین یہ صاحب بدری اور احدی ہین اور سیدنا بحاث مع اپنے بھائی عبد اللہ بن ثعلبہ شریک بدر و احد تھے = اور سیدنا بسبسۃ بن عمرو انکو بسبس بھی کہتے ہین۔ اور ابن بشر بھی کہتے ہین یہ صاحب مع عدی رضی اللہ عنہ واسطے لینے خبر قافلہ ابو سفیان کے گئے تھے جیسا کہ غزوات مین مذکور ہے =
سیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری رضی اللہ عنہ۔ و سیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ اول الذکر بنی سلمہ سے تھے اور بدر و احد اور خندق مین شریک تھے وفات انکی سنہ ہجری مین بوجہ زہر دینے ایک یہودیہ کے خیبر مین ہوئی اور آخر الذکر سیدنا بشیر مع اپنے بھائی سماک بن سعد شریک بدر تھے خلافت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین شہید ہوے =

اصحاب البدر بحرف التاء المثناۃ

سیدنا تمیم بن یعار الانصاری رضی اللہ عنہ = سیدنا تمیم مولیٰ بنی غنم رضی اللہ عنہ و سیدنا تمیم مولیٰ خراش بن الصمۃ رضی اللہ عنہ اول الذکر غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور سیدنا تمیم غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور غلام سعید بن خیثمہ کے تھے۔ اور سیدنا تمیم مولا غزوہ بدر مین شریک ہوے اور غزوہ احد مین بھی شریک ہوئے =

اصحاب البدر بحرف الثاء

سیدنا ثابت بن الجذع الذی ہو ثعلبۃ الانصاری رضی اللہ عنہ یہ عقبہ ثانیہ مین ایمان لائے اور تمام غزوات مین شریک تھے اور وفات بماہ شوال سنہ ہجری غزوہ طائف مین ہوئی۔
سیدنا ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ یہ تمام غزوات مین شریک تھے اور بروز جنگ یمامہ شہید ہوے =
سیدنا ثابت الانصاری یہ غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور غزوہ احد مین شہید ہوئے =

اصحاب البدر بحرف الجیم

سَیِّدِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدُ اللّٰہ الْاَنْصَارِیُّ یہ انصاری سلمی ہین جملہ غزوات ہین شریک تھے اور انصار مین سب سے پہلے ایمان لائے فضائل اُنکے زیادہ ہین اس مختصر مین گنجایش نہین جو ضبط تحریر مین لائے جاوین =

اصحاب البدر بحرف الحاء

سَیِّدِنَا حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ اَلْہَاشِمِیُّ لقب آپکا سید الشہدا اور اسد اللہ ہے مان آپکی ہالہ بنتی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ خالہ زاد بھائی بھی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے نہایت شجاع اور قوی اور احوال آپکی شجاعت و دلاوریکے بہت ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہے کہ لکھے ہوے ہین وہ نزدیک خدا کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ =

سَیِّدِنَا حَاطِبْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُرَیْشِیْ کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے یہ حاضر ہوے بدر مین اور خندق مین اور تمام غزوات مین کہ آپکے ہوئے اور وفات پائی سال تیسرے ہجری مین مدینہ شریف مین اور عمر آپ کی پینسٹھ برس کی ہوئی =

سَیِّدِنَا ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قریشی رضی اللہ عنہ آپکے نام مین اختلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین آپ فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے ہین آپ نے دونون قبلون کی طرف نماز ادا کی اور آپ نے دو ہجرتین کین یعنے حبشہ اور مدینہ شریف کی طرف اور تھا اسلام آپکا پہلے داخل ہونے دار ارقم مین اور حاضر ہوے بدر مین اور اُسکے بعد کے غزوون مین شہید ہوے آپ جنگ یمامہ مین اور عمر شریف آپ کی ۵۳ یا ۵۴ برس کی ہوئی =

سَیِّدِنَا حَارِثْ بْنُ رُبَیْعِ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ ربیع ساتھ پیش (را) اور زیر (با) اور زیر یا رشدہ کے اور بعضون نے ساتھ زیر (را) اور زبر (با) اور تخفیف کے بھی ضبط کیا ہے اور صحیح اول ہے اور شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہین بیٹے سراقہ کے یعنے وقت شہید ہونے کے بیچ نظر کرنیوالون کے

اور ربیع نام اُنکی مان کا ہے اور سراقہ اُنکے باپ کا نام ہے اور تھے حارث نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنیوالون مین جیساکہ احمد و نسائی نے روایت کی ہے اور حواشی مین لکھا ہے کہ تھے وہ اُن لوگون مین سے کہ بلند جگہ کھڑے تھے کہ اوپرا احوال دشمنون کے نظر کرین اور خبر دین۔ نظارہ ساتھ زبر نون اور تشدید (ظ) کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو۔ اور یہ حارث نوجوان تھے واسطے نظارگی کے معرکہ مین کھڑے تھے کہ ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا حلق مین اُنکے لگا پس مان اُنکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین۔ اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر چاہتی تھی مین اُسکو اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھ اُسکے اگر بہشت مین گیا تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو روؤن اُسپر جتنا ہوسکے مجھسے۔ اور ایک روایت مین ہے اگر دوزخ مین ہے تو دیکھے گا خدا مجھے جو کچھ رؤونگی مین اُسپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہے کتنی ہی بہشت ہین نیچے اوپر اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہے پس کہا اُسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اُسپر۔

اصحاب البدر بحرف الخاء

سیدنا خُبَیبُ بنُ عَدِیِّ الاَنصَارِیُّ رضی اللہ عنہ خبیب ساتھ پیش (خ) معجمہ کے اور زبر (ب) پہلی کے اور جزم (ی) کے حاضر ہوے بدر مین اور قید کیے گئے غزوۂ رجیع مین سال تیسری ہجرت سے اور مکہ مین لیگئے اُنکو مشرک پس خریدا اُنکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نے اس غرض سے کہ قتل کرین اُنکو پس رہے وہ قیدی اُنکے پاس پھر سولی پر کھینچا اُنکو تنعیم مین روز اول اسلام مین سولی پر یہی کھینچے گئے ہین اور اول اُنھون نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اُسکا عجیب ہے جیساکہ مذکور ہے صحیح بخاری شریف مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ وقت قتل کے کہتے تھے کہ خداوندا مین کیسکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچا وے تو پہونچا سلام میرا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ پس جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سلام اُنکا پہونچایا یہ حدیث قتل کی پوری روایت صحیح بخاری شریف مین ہے۔

سیدنا خُنَیسُ بنُ حُذَافَۃَ سَہمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ خنیس ساتھ پیش (خ) معجمہ کے اور زبر (ن) کے اور جزم

(ی) سکے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرون مین سے تھے حاضر ہوے بدر مین بعد ہجرت کرنے کے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اپنی اور وہ خاوند تھے حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔

اصحاب البدر بحرف الراء

سَیِّدِنَا رِفَاعَہ بِنِ رَافِعُ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ رفاعہ (ر) کے زیر سے بدری ہین اور باپ اُنکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی اُنکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کے جنگ جمل اور صفین مین اور وفات پائی سال اول امارت معاویہ مین ۔

سیدنا رفاعہ بن عبد المنذر ابو البابہ الانصاری رضی اللہ عنہ یہ صاحب اوس اور سردارون مین سے تھے اور حاضر ہوے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مدینہ مین اور لگایا حصہ اُنکا اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لگایا تھا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت بدر سے اور وفات پائی آپ نے خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین اور قصہ اُنکے باندھنے کا اپنے کو ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے اُس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی اُنسے قضیہ بنی نضیر مین مشہور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین ایک ستون ہے کہ اُسکو ستون ابی لبابہ کہتے ہین اور یہ نام اُنکا اسی تفصیل سے مذکور ہوا ۔

اصحاب البدر بحرف الزاء

سیدنا زبیر بن عوام قرشی رضی اللہ عنہ ۔ عوام ساتھ زیر عین اور تشدید واو کے اور زبیر عشرہ بشرہ مین سے ہین اور جمع ہوتی ہین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت مین چار واسطے سے ان کی ماں اُنکی کہ صفیہ بیٹی عبد المطلب کی کہ جو پھوپھی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ اُنکی پھوپھی ہین اور اسماء بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی اُنکی اسلام لائی وہ اور ماں اُنکی صفیہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اُسوقت مین سولہ برس کے تھے اور بعض کہتے ہین کہ پچیس برس کے تھے اور

عذاب کیا انکو اُنکے چچا نے ساتھ دھوئین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اُنھون نے روز
ہجرت کے طرف حبشہ کی اور حاضر ہوے بدر مین اور تمام غزوات مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روز احد کے اور تلوار اول آپ ہی کی کھنچی ہے راہ
خدا مین اور تھے آپ سفید اور دراز قد سبک گوشت بہت بال والے ہلکے رخسارہ شہید ہوے روز جمل
کے ۳۶ سنہ ہجری مین اور عمر شریف آپ کی چونسٹھ ۶۴ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی السباع مین پھر
لائے گئے بصرہ مین اور قبر آنکی وہان مشہور ہے اور مارا آنکو نماز مین ابن جرموز نے کہ امیر المومنین حضرت علی
علیہ السلام کے لشکر مین سے تھا اور ابن جرموز حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ بشارت ہو
تمکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی علیہ السلام نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ اُنکے
قتل کا احادیث اور سیر کی کتابون مین مشرح لکھا ہے یہان اسی پر اکتفا کیا گیا =
سَیِّدِنَا زَیْدُ بْنُ سُہَیْلِ الْاَنْصَارِی رضی اللہ عنہ کنیت آپ کی ابو طلحہ ہے آپ حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھ
ستر نفر کے اور حاضر ہوے بدر مین اور تمام غزوات مین کہ بعد بدر کے ہوئے اور آپ اپنی کنیت یعنی ابو طلحہ
سے مشہور تھے اور آپ عشرہ مبشرہ مین ہین اور تھے آپ خاوند ام سلیم کے جو مان انس بن مالک کی ہین اور
آپ تیر اندازی مین مشہور تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو طلحہ لشکر مین بہتر ہے ایک گروہ سے
اور ایک روایت مین ہے کہ سو مرد سے اور بعض روایت مین ہزار مرد سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور ابو عبیدہ اللہ کے اور تھے آپ انصار کے سردارون مین سے اور اُنکے
تونگرون مین سے اور اُن کے فضائل بہت ہین اور وفات پائی ۳۱ سنہ ہجری مین اور عمر شریف آپکی ستر برس
کی تھی رضی اللہ عنہ =
سَیِّدِنَا زَیْدُ الْاَنْصَارِی رضی اللہ عنہ آپ صحابی ہین اُن مین سے کہ جنھون نے قرآن شریف جمع کیا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور انس رض کے چچاؤن مین سے حاضر ہوئے آپ بدر مین اور مشہور
تھے ساتھ سعد قاری کے اور آپ کے نام مین اختلاف ہے بعض نے کہا سعد بن عمیر اور بعض نے کہا
کہ قیس رض بن سکن رضی اللہ عنہ =

اصحاب البدر بحرف السین

سَیِّدِنَا سَعْدُ بْنُ مَالِکِ زُہْرِی رضی اللہ عنہ - یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے ہین اور

مالک نام ابی وقاص کا ہے ۔ آپ زہری قریشی ہین اسلام لائے سعد ابتدا اً اسلام مین حضرت ابوبکر صدیق
کے ہاتھ پر ستر برس کی عمر مین اور بعض نے کہا کہ انیس ۱۹ برس کی عمر مین اور انھون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام
ہون یعنی دو کے بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول مین نے ہی تیر پھینکا راہ خدا مین اور حاضر ہوے وہ بدر مین
اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے
لیے اپنی مان اور باپ کو روز احد کے کہ فرمایا کہ تیر پھینک مان اور باپ میرے فدا ہون تجھپر اور تھے آپ پستہ قد
اور فربہ کلان سر سخت انگلیان تھین رنگ گندم گون پشت یعنی بدن پر بال بہت تھے ۔ وفات پائی آپ نے
محل مین کہ عقیق مین تھا نزدیک مدینہ کے دس کوس پر اور لائی گئی لاش اُنکی مدینہ مین اور دفن کیے گئے جنت البقیع
مین ۵۵ھ ہجری مین یا ۵۸ھ ہجری مین عہد معویہ مین کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعض نے کہا کہ ۸۲ برس
کے اور عشرہ مبشرہ مین سے سب سے پیچھے اُنھون نے وفات پائی ہے اور فتح کی گئی اُنکے ہاتھ پر ملک عجم
کے اور کسریٰ کے اور اُنکی سعی سے بنیاد کسریٰ کے سردارون کی دور ہوئی اور مناقب آپکے بہت ہین جو احاطہ
تحریر سے باہر ہین ۔

سَیِّدُنَا سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ قُرَیْشِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ساتھ زبر (خ) اور جزم (و) کے بنی عامر بن لوی سے تھے
اور بعضون نے کہا حلیف یعنے ہم قسم اُنکے تھے اور تھے حبشہ کی ہجرت کرنے والون سے ہجرت ثانیہ
مین اور بعض نے کہا حاضر ہوے بدر مین اور وفات پائی مکہ معظمہ مین سال حجۃ الوداع کے رضی اللہ عنہ

سَیِّدُنَا سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ قُرَیْشِیٌّ رضہ ۔ ساتھ پیش نون اور زبر (ف) کے اور جزم (ی) کے
اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور یہ قریشی عدوی اور عشرہ مبشرہ سے ہین اور بہنوئی عمر بن الخطاب کے
آپ قدیم الاسلام ہین کہ اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادونین ہمراہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے وہ غزوۂ بدر مین ہمراہ طلحہؓ بن عبد اللہ کے واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے کہ
گئے تھے اور تھے آپ گندم گون دراز قد جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارھوین
پشت مین بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکھا مین نے اپنے کو کہ
باندھا تھا مجکو عمر نے اسلام لانے پر اور اسلام لائین بیوی اُنکی فاطمہ بنتی خطاب کی پہلے اپنے بھائی عمرؓ
ابن الخطاب کے اور وفات پائی عقیق مین قریب مدینۂ طیبہ کے ۵۰ھ یا ۵۱ھ ہجری مین اور عمر شریف انکی کچھ
اوپر ستر برس کی ہوئی اور اُنکے باپ زید بن نفیل نے جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا تھا اور ذبایح

مشرکون سے پرہیز کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پہلے اُترنے وحی کے اور اُنکو موحد الجاہلیت کہتے ہین رضی اللہ عنہ =

سَیِّدِنَا سَھْلُ بْنُ حَنِیْفُ الْاَنْصَارِیُ رضی اللہ عنہ یہ بدر اور احد مین اور تمام جہادون مین شریک ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت رہے اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحبت مین حضرت علی علیہ السلام کے رہے حضرت علیؓ نے اُنکو مدینہ طیبہ مین خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین ۳۸ھ ہجری مین وفات پائی اور حضرت علیؓ نے اُنپر نماز ادا کی رضی اللہ عنہ =

اصحاب البدر بحرف الشین

سَیِّدِنَا شَمَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِیُ رضی اللہ عنہ یہ بدر و اُحد مین شریک تھے اور جنگ احد مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ =

سَیِّدِنَا شُجَاعُ بْنُ اَبِیْ وَھَبِ الْاَسَدِیُ رضی اللہ عنہ یہ مع اپنے بھائی عقبہ بن ابی وہب کے شریک بدر تھے اور تمام غزوات مین شریک بدر رہے اور جنگ یمامہ مین ۱۲ھ ہجری مین شہید ہوے آپ کی عمر چالیس برس سے زائد تھی رضی اللہ عنہ =

اصحاب البدر بحرف الصاد

سَیِّدِنَا صُھَیْبُ بْنُ سِنَانِ الرُّوْمِیُ رضی اللہ عنہ ۔ حضرت صہیب بن سنان اجلہ صحابہ مین سے تھے آپکے فضائل بہت زیادہ ہین جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا اللہ اور قیامت پس چاہیے کہ وہ محبت رکھے صہیبؓ سے جسطرح مان اپنے بیٹے سے حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی کنیت ابو یحیی رکھی تھی حضرت صہیبؓ کے فضائل مین بہت احادیث ہین آپنے شوال ۳۸ھ مین مدینہ منورہ مین ستر برس کی عمر مین وفات پائی اور جنت البقیع مین دفن کیے گئے =

اصحاب البدر بحرف الضاد

سَیِّدِنَا ضَحَّاکُ بْنُ عَبْدِ عَمْرُو الْاَنْصَارِیُ رضی اللہ عنہ یہ بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر و اُحد مین مع اپنے

بھائی نعمان کے شریک تھے۔
سَیِّدُنَا الضَّحَاکِ بْنِ حارثۃ الانصاری رضی اللہ عنہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے =
سیدنا ضمرۃ بن عمرو حلیف لبنی طریق من الخزرج رضی اللہ عنہ یہ شریک بدر تھے اور غزوہ احد مین شریک تھے اور اسی مین شہید ہوے۔

اصحاب البدر بحرف الطاء

سیدنا الطفیل بن الحارث القرشی رضی اللہ عنہ یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے انکے بھائی عبیدہ وحصین بھی شرکاے بدر تھے۔ عبیدہ بدر مین شہید ہوئے باقی دو بھائیون نے ۳۲ھ ہجری مین وفات پائی =
سَیِّدُنَا الطُّفَیْلُ بْنُ مَالِکِ بْنِ خُنَاءَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ انکے والد کا نام نعمان بن خنار بھی کہا گیا ہے یہ غزوہ بدر و اُحد مین شریک تھے انکے غزوۂ اُحد مین تیرہ زخم لگے اور زندہ رہے مگر غزوہ خندق مین ۵ھ ہجری مین شہید ہوئے =

اصحاب البدر بحرف الظاء

سَیِّدُنَا ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ اور بھائی اُنکے رضی اللہ عنہ ظُہیر ساتھ زیر (ظ) معجمہ کے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر کے اور بھائی ظُہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا اُنکا ساتھ پیش کے میم اور ساتھ زیر کے (ظ) کے اور زیر (ہ) مشدد کے دونون اہل بدر سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور تمام غزوات مین کہ بعد بدر کے ہوئے رضی اللہ عنہ =

اصحاب البدر بحرف العین

سیدنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ہُذَلی رضی اللہ عنہ ہذلی ساتھ پیش (ہ) کے اور زیر (ذال) کے نسبت ہے طرف قبیلہ بنی ہذیل کے غیر قبائل قریش سے رضی اللہ عنہ =
سَیِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ زہری رضی اللہ عنہ یہ اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلاب بن مرہ مین چھ واسطے پر اور تھا نام اُنکا جاہلیت مین عبدالکعبہ۔ پیدا ہوے
دس برس بعد سال فیل کے اور اسلام لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ابتداء اسلام مین اور اُنکی ماں
بھی مسلمان ہوئین اور ہجرت کی اُنھون نے حبشہ کو اور حاضر ہوے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ثابت رہے روز اُحد کے اور پہونچے بیس زخمون سے زیادہ اور ادا کی اُنکے پیچھے
نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین اور تمام کی آپ نے نماز جو کچھ کہ باقی رہی جیسے کہ حکم مسبوق
ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی اُسکی ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کے راہ خدا مین بعد ازان
ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگون کو پانسو گھوڑون پر راہ خدا مین پھر پانسو اونٹون پر راہ خدا مین
اور خبرگیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا اکثر اموال اُنکا تجارت سے اور
مناقب اُنکے بہت ہین اور تھے وہ رضی اللہ عنہ دراز قد تنگ چہرہ سرخ و سفید لنگڑے ہوگئے تھے بسبب
تیر ونکے کہ اُنکے پاؤن مین لگے تھے اور تھے اغنیا صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنے کے مدینہ کیطرف فقیر
تھے اور یہ خیر و برکت اُنکو مدینہ طیبہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بی بیان یعنے چار بی بی رکھتے
تھے اور صلح کی گئین وہ چوتھائی یا بارھوین حصہ پر کہ حق اُنکا تھا ساتھ اسی ہزار درہم یا دینار کے یعنے بقدر
مال تھا کہ سارے ترکہ سے بیویونکو آٹھوین حصہ کے تین لاکھ اور بیس ہزار درہم یا دینار ہوتے تھے اُسمین
سے چوتھائی پر کہ اسّی ہزار ہوئے مصالحت ہوئی پس ہر ایک بی بی کو اسقدر حصہ ملا اور وصیت کی وقت وفات
کے ہر ایک کے لیے اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کے دینے کی اور تقسیم کی گئی میراث اُنکی ایک ہزار ساٹھ
نفر پر پس پہنچے ہر ایک کو اسّی اسّی ہزار درہم ملے اور جب سنی اُنھون نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے عبدالرحمن بن عوف کو کہ چاہتے ہین
بہشت مین اور بیٹھتے تھے اُسمین بطریق جلوسکے کہ لڑکون کی چال ہے سرین پر تصدق کئے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہ کے تمام قافلہ پر کہ شام سے آیا تھا ساتھ سو اونٹ پالانون اور جھولون سمیت بہ سبب شکرانہ اُس بشارت
دخول جنت کے اور تھے رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات
کے وہ بیہوش ہوئے اور جب ہوش مین آئے تو کہا کہ میرے پاس دو فرشتے درشت و سخت خو آئے اور
کہا اُسکو آگے حاکم عزیز مین کے لیجاتے ہین ہم پس دو فرشتے اور آئے اور کہا کہ اُنکو کہان لیے جاتے ہو
اُنھون نے کہا کہ لیے جاتے ہین ہم اُسکو آگے عزیز مین کے اُن فرشتون نے کہا کہ چھوڑ دو اُسکو کہ سبقت

کی ہے سعادت سنے اس مین جسوقت کہ ماںکے پیٹ مین تھا روایت کیا اُسکو ابونعیم وابن عساکر نے اور فتوی دیا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علیؓ نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاحب چشیدی و روی را نذیری مناقب آپکے بہت ہین اور آپکے اسلام لانیکا قصہ غریب ہے جو اسمار الرجال مین نقل ہے ۔

سَیِّدِنَا عُبَیْدَةُ بْنُ حَارِثٍ قُرَیْشِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبیدہ بضم عین کنیت آپکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا ابومعویہ ابوعبیدہ بیٹے حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور ہجرت کی آپ نے ساتھ دو بھائیون اپنے کے کہ طفیلؓ اور حصینؓ نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن عتبہ سے یہانتک کہ وفات پائی عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ولید کے ہاتھ سے اور مارا گیا ولید بھی اُسیروز روایت کیا اسکو علی علیہ السلام ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ۔

سَیِّدِنَا عُبَادَةُ بْنُ صَامِتُ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آپ انصار کے سردارون مین تھے آپ حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہ ایک شخص تھے اُن صحابہ سے کہ جنھون نے جمع کیا قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور تھے آپ دراز قد جسیم خوبصورت اور بھیجا آپکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام مین قاضی اور معلم کرکے پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین قدامت کی اور بمقام رملہ کے وفات پائی اور بعض کے نزدیک بیت المقدس مین سنہ ۳۴ہجری مین وفات پائی عمر شریف آپکی بہتر برس کی ہوئی اور بعض نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے

سَیِّدِنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ ہم قسم عامر بن لوی ہین آپ انصاری ہین حاضر ہوئے بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ شریف مین اور لاولد وفات پائی مدینہ مین بیچ اخیر ایام معویہ کے اور تھے آپ قدیم الاسلام اور انہی لوگون مین سے کہ نازل ہوئی اُنکے حقمین و تری اعینہم تفیض من الدمع اور دیکھتا ہے تو آنکھین اُنکی کہ جاری ہین آنسو اُنسے اور روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سے مگر ڈرتا ہون فراخی دنیا سے الخ ۔

سَیِّدِنَا عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کنیت آپ کی ابومسعود ہے اور آپ بدری ہین مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت اُنکی طرف بدر کی بسبب

سکونت کے سبب کہ وہان رہتے تھے نہ بہ سبب حاضر ہونے کے جنگ بدر مین اور وفات پائی آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے عہد خلافت مین بعض کہتے ہین بعد اُسکے سنہ ۴۱ یا ۴۲ ہجری مین رضی اللہ عنہ =

سَیِّدِنَا عَامِرْ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنَزِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ساتھ عین مہملہ اور دونون مفتوحتین کے اور (ز) کی نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ اُنکے اجداد سے تھے اور جامع الاصول مین العنزی ساتھ عین معجمہ اور واؤ کے حلیف بن عدی ہے اور اسلیے اُسکی نسبت مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا اور ہجرت کی دونون ہجرتین اور حاضر ہوے بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لاے آپ پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سنہ ۳۲ یا ۳۳ ہجری مین یا سنہ ۳۶ ہجری مین اور قول اول مشہور تر ہے اور ثانی بھی موافق تر ہے اُس مضمون کے کہ کاشف مین کہا کہ وفات پائی پہلے عثمان رضی اللہ عنہ کے =

سَیِّدِنَا عَاصِمْ بْنُ ثَابِتْ اَلْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آپ حاضر ہوئے بدر مین اور یہ وہ شخص ہین کہ نگاہ رکھا اُنکو زنبورون یعنے بھڑون نے جسوقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر اُنکا کاٹ لین بہ سبب اسکے کہ مارڈالا تھا اُنھون نے کسی سردار کو اُنکے سردارون مین سے اور اُنھون نے دعا کی تھی خداے عزوجل سے کہ ہاتھ مشرکون کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خدا تعالی نے زنبورونکو پس بچالیا اُنکو مشرکون کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک ہوا آئی اور لیگئی آپ کو اور یہ قضیہ غزوۂ رجیعہ مین ہوا اور یہ جد مادری عاصم بن عمر الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہ

سَیِّدِنَا عُوَیْمِ بْنُ سَاعِدَۃِ اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ - عویم تصغیر عام بمعنی سنہ بضم عین مہملہ و فتح واؤ و سکون تحتانیہ کے - آپ حاضر ہوئے دونون عقبون مین اور بدر مین اور تمام غزوون مین اور وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر آپکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ =

سَیِّدِنَا عِتْبَانْ بْنُ مَالِکِ اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ = عتبان بکسر عین و سکون فوقانیہ و موحدہ آپ حاضر ہوے بدر مین اور روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُنسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ اُنکے عذر کرنیکا آنے سے مسجد مین اور آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنکے گھر مین اور ادا کرنے نماز کا اُسین تو کہ اُسکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہے صحیح بخاری شریف مین اور تھے آپ خزرجی سلمی اور معویہ کے زمانہ مین آپ نے وفات پائی رضی اللہ عنہ =

اصحاب البدر بحرف الغین

سَیِّدِنَا غَنَّامْ بْنُ اَوْسِ اَلْاَنْصَارِیْ رضی اللہ عنہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے اسپر سب کا اتفاق ہے

اصحاب البدر بحرف الفاء

سیدنا فروۃ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ یہ غزوۂ بدر اور تمام غزوات مین شریک تھے ۔
سیدنا الفاکہ بن بشر الانصاری رضی اللہ عنہ اُنکے والد کے نام مین بسر بضم با و سکون سین مہملہ بھی کہا گیا ہے یہ شریک بدر تھے ۔

اصحاب البدر بحرف القاف

سیدنا قدامۃ بن مظعون رضی اللہ عنہ ساتھ زیر میم اور جزم (ظا) معجمہ اور عین مضموم کے اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے آپ قریشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کے رضی اللہ عنہم ہجرت کی آپنے حبشہ مین اور حاضر ہوے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا انکو حضرت عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہے اُنسے عبد اللہ بن عمر نے اور وفات پائی سنہ ۳۶ ہجری مین اور ۶۸ برس کی آپ کی عمر تھی رضی اللہ عنہ ۔
سیدنا قتادۃ بن نعمان الانصاری آپ صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی بصری ہین اور تھے نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ مین کہ جو سنتے تھے بھولتے نہ تھے اور یہ روایت کی گئی انس بن مالک سے اور حسن بصری اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوے عقبہ مین اور بدر مین اور اُنکے بعد کے جہادون مین اور وفات پائی سنہ ۲۳ ہجری مین اور نماز پڑھی اُنپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے آپ فضلاء صحابہ سے رضی اللہ عنہ ۔

اصحاب البدر بحرف الکاف

سیدنا کعب بن زید النجاری الانصاری رضی اللہ عنہ یہ حضرت کعب بن زید غزوۂ بدر مین شریک تھے اور واقعہ بیر معونہ مین کہ ستر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے اُن مین سے اکثر شہید ہوے اور یہ اکیلے زخمی ہو کر مقتولین مین پڑے رہے اور زندہ رہے مگر غزوۂ خندق مین ۵ھ ہجری مین شہید ہوے قصہ بیر معونہ کتب سیر مین مفصل ہے ۔

اصحاب البدر بحرف اللام

سیدنا لبدۃ بن قیس الخزرجی رضی اللہ تعالی عنہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ۔

اصحاب البدر بحرف المیم

سیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح ساتھ زبر جیم اور پیش میم کے اور آخر مین (ح) ہے اور یہ خزرجی ہین حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین یہ اور باپ اُنکے عمرو بن الجموح یہ وہی ہین کہ قتل کیا اُنھون نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابو جہل کو =

سیدنا معوذ بن عفراء اور بھائی اُنکے یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھ پیش (میم) اور زیر (عین) اور زیر (واو) مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر (غین معجمہ) اور جزم (ف) ممدودہ کے نام اُنکی ماں کا ہے اور نام اُنکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہے باعانت اپنے بھائی معاذ کے۔ اور معوذ نے بعد اسکے قتل کیا اور مارے گئے اور معاذ باقی رہے اور سب جہادون مین لڑے ہیں معوذ اور معاذ بن عفراء کہ دونون اہل بدر سے ہین اور اُنکا ایک بھائی اور ہے کہ نام اُسکا عوف ہے وہ بھی بدر مین مارے گئے

سیدنا مالک بن ربیعہ ابو السید الانصاری رضی اللہ عنہ ساتھ پیش (ہمزہ) اور زیر (سین) اور جزم (ی) کے ابو السید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہین ساتھ کنیت کے آپ حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین اور آپ ساعدی ہین وفات پائی سنہ ۶۰ ہجری مین اور عمر آپ کی ۷۷ یا ۷۸ برس کی تھی بعد نابینا ہونیکے — اور بدریون مین سب سے پیچھے آپ نے وفات پائی رضی اللہ عنہ =

سیدنا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ۔ مسطح ساتھ زیر (میم) اور جزم (سین) اور زیر (ط) کے اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو (ثا مثلثہ) کے اور عباد ساتھ زبر (عین) اور تشدید (ب) کے مسطح حاضر ہوئے بدر مین اور اُحد مین اور تمام جہادون مین کہ بعد اُنکے ہوئے اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق مین جو کچھ کہ کہا قضیہ افک یعنے بہتان مین اور دُرّے مارے اُنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون مین کہ درے لگائے انکو اور کہتے ہین کہ مسطح لقب اُنکا ہے اور نام اُنکا عوف ہے اور وفات ہوئی اُنکی سنہ ۳۴ ہجری مین اور عمر اُنکی ۶۵ برس کی ہوئی۔

سیدنا مرارۃ بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ مرارہ ساتھ پیش (میم) اور تخفیف پہلے کے اور ربیع ساتھ زبر (ب) کے مرارہ بنی عمرو بن عوف سے ہین آپ حاضر ہوئے بدر مین اور یہ اُنھین تینون مین سے ہین کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور اُنمین کعب بن مالک ہین دوسرے ہلال بن امیہ۔ اور

تیسرے یہ۔ اور توبہ قبول کی انکی حق عزوجل نے اور نازل کین آتین قرآن شریف کی انکے حق مین اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اس سورۃ کا سورۃ توبہ =

سَیِّدُنَا مَعْنِ بْنُ عَدِیِّ اَلْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ساتھ زبر (میم) اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زیر (عین) اور زیر (دال) مہملہ اور تشدید (ی) کے یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے انکو انصاری آپ حاضر ہوے بدر مین اور تمام جہادون مین کہ بعد اسکے ہوے اور حاضر ہوے عقبہ مین اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بھائی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونون معاً [illegible] کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین رضی اللہ عنہ =

سَیِّدُنَا مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو کِنْدِیْ رضی اللہ عنہ ہم قسم تھے زہرہ کے۔ مقداد ساتھ زیر (میم) کے اور کندی ساتھ زیر (کاف) اور جزم (نون) کے اور انکو مقداد بن الاسود کہتے ہین اور کندی اسی سبب سے کہتے ہین کہ باپ انکے عمرو ہم قسم کندہ کے تھے اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یغوث زہری کے سے اسی سبب سے زہری کہا ہے اور انکو ابن الاسود بھی اسی سبب سے کہتے ہین اور قدیم الاسلام تھے وہ اور بعض کہتے ہین بعد پانچ آدمیون کے چھٹے اسلام یہ ہی لائے اور بہت بزرگ اور نیک تھے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین۔ اور روایت کی ہے اور حدیثین علی ابن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نے اور وفات پائی حرف مین کہ ایک موضع ہے تین کوس مدینہ شریف سے اور [illegible] لاش انکی لائی گئی طرف مدینہ طیبہ کے اور دفن کیے گئے جنت البقیع مین ۳۳ھ ہجری مین اور عمر انکی [illegible] برس کی ہوئی اور نماز ادا کی انپر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۔

اصحاب البدر بحرف الواو

سَیِّدُنَا وَاقِدْ بْنُ عَبْدُ اللّٰہِ التَّمِیْمِیْ اَلْیَرْبُوْعِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ قبل تشریف لیجانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] مہینے ہجرت سے عبد اللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف بھیجا تھا واقد انکے ساتھ تھے عمرو بن حضرمی مشرک جو قبیلہ قریش مین تھا حضرت واقد نے اسکو قتل کیا اول جو مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا وہ عمرو بن حضرمی تھا اور اول قاتل واقد تھے

رجب کا مہینہ تھا مشرکون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ مہینے حرام مین تمھارے صحابی نے ہمارے آدمی کو کیون مار ڈالا پھر یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ = مراد اس تمام آیت سے یہ ہے کہ نکالدینا وطن سے اور فتنہ یہ تو قتل سے بڑھکر ہے تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے نہین دیا فتنہ وفساد کیا اس قتل پر مہینے کی حرمت کا لحاظ ہے وفات انکی خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوئی =

اصحاب البدر بحرف الہاء

سَيِّدِنَا ہِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یہ ایک صحابی ہین ان تین مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے اور توبہ قبول کی خداتعالی نے اور قذف یعنے بہتان زنا کیا اپنی بی بی کو یہ حاضر ہوئے بدر مین اور روایت کی ان سے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ ابن عباس نے رضی اللہ عنہم اجمعین اور وفات پائی آپ نے زمانہ حضرت عمرؓ مین جہاد قادسیہ ایران ۱۶ سنہ ہجری مین =

اصحاب البدر بحرف الیاء

سَيِّدِنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انکو صاحب سیف النصر نے بدریون مین لکھا ہے مگر کتاب استیعاب مین انکا نام نہین پایا گیا ہان معقل رضی اللہ عنہ کے ذکر مین استیعاب مین لکھا ہے کہ مع اپنے بھائی یزید بن منذر کے شریک بدر تھے =

سَيِّدِنَا يَزِيدُ بْنُ رُقَيْشِ الْقُرَشِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - کتاب استیعاب فی احوال الاصحاب مین یزید بن زمعۃ لکھا ہے کہ یزید بن رقیشؓ انکے نام مین صحیح نہین ہے اور مصنف سیف النصر نے یزید بن رقیش لکھا ہے کہ یہ غزوہ بدر مین اور غزوہ حنین مین شریک تھے ۸ سنہ ہجری مین وفات پائی رضی اللہ تعالی عنہ =

وہی ہذہ الاسماء اہل البدر رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِسَیِّدِنَا جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِسَیِّدِنَا مِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِسَیِّدِنَا اِسْرَافِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْبَاقِیْ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ الْبَدْرِیِّیْنَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ =

حَرْفُ الْاَلِفْ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا الْاَخْنَسِ بْنِ خُبَیْبٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَبِی اللَّحْمِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ اَوْسٍ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حَرْفُ الْبَاءِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا بُجَیْرِ بْنِ اَبِیْ بُجَیْرٍ

الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا الحارث بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا بسبسة بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا البراء بن معرور الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا بشير بن سعد الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا بشر بن البراء الخزرجي رضي الله عنه

حرف التاء

اللهم واسئلك بسيدنا تميم مولى بني غنم بن السلم الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا تميم مولى خراش الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا تميم بن يعار الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا تميم مولى معاذ الخزرجي رضي الله عنه

حرف الثاء

اللهم واسئلك بسيدنا ثقف بن عمرو المهاجري رضي الله عنه وبسيدنا ثعلبة بن حاطب الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن اقرم الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا ثعلبة بن عمرو الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن خالد الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن خنساء الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن هزال الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثعلبة بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثعلبة بن عنمة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت بن الضحاك الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا ثابت ابن ربيعة الخزرجي رضي الله عنه

حرف الجيم

اللهم واسئلك بسيدنا جبر بن عتيك الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا جابر بن عتيك الاوسي رضي الله عنه وبسيدنا جبير بن اياس الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا جابر بن عبد الله بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا جبار بن صخر الخزرجي

رضی اللہ عنہ وبسیدنا جابر بن عبد اللہ بن رباب الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا جبیر بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنہ

حرف الحاء

اللّٰھم واسئلک بسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا حاطب بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحصین بن الحارث المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن انس الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث ابن حاطب الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن اوس ابن رافع الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث ابن اوس بن معاذ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن حزمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن ابی حزمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن عرفجۃ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن قیس الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن عتیک الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن نعمان الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حارثۃ بن سراقۃ الشہید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حارثۃ بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حارثۃ بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن حزمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن الصمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحارث بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حریث بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الحباب بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حبیب بن الاسود الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حرام بن ملحان الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا حمزۃ بن الحمیری الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حرف الخاء

اللّٰھم واسئلک بسیدنا خالد بن البکیر المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خباب بن الارت المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خباب مولی عتبۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خنیس بن حذافۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خزیم بن فاتک المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خولی بن ابی خولی المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا خوات بن جبیر الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا

خِدَاشِ ابْنِ قَتَادَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا
خَارِجَةَ بْنِ الْحُمَيِّرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْدِ بْنِ قَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا خَلِيفَةَ بْنِ عَدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اِسَافِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حَرْفُ الدَّالِ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا ذُكَيْنِ بْنِ سَعْدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حَرْفُ الذَّالِ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا ذِي الشِّمَالَيْنِ ابْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الشَّهِيدِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا ذَكْوَانَ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حَرْفُ الرَّاءِ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا رَبِيعَةَ بْنِ اَكْثَمَ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رِبْعِيِّ بْنِ
رَافِعِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُنْجُدَةَ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى الشَّهِيدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا رَاشِدِ بْنِ الْمُعَلّٰى الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِسَيِّدِنَا الرَّبِيعِ بْنِ اِيَاسِ الْخَزْرَجِيِّ

رضی اللہ عنہ وبسیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

حرف الزاء

اللّٰھم واسألک بسیدنا زید بن الخطاب المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن حارثۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن اسلم الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زیاد بن السکن الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زیاد بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ و بسیدنا زیاد بن لبید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن المزین الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن معلا الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن ودیعۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا زید بن خارجۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ ـ

حرف السین

اللّٰھم واسألک بسیدنا السائب بن مظعون المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا السائب بن عثمان المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سالم بن معقل مولی ابی حذیفۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سبرۃ بن فاتک المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سنان بن ابی سنان المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہیل بن وہب المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سویبط ابن حرملۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد مولی حاطب المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن خولۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن خیثمۃ الشہید الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن معاذ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن عبید الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن زید الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سلمۃ بن ثابت الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سلامۃ بن سلمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سلمۃ بن اسلم الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سالم بن عمیر الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہل بن حنیف الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہل بن عتیک الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہل بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہل بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سہیل بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا سعد بن

سُہَیْلِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُفْیَانَ بْنِ بِشْرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ کَعْبِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُبَیْعِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سُلَیْطِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ صَیْفِیِّ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ رِزْنِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِیَّۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ

حَرْفُ الشِّیْنِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْأَلُکَ بِسَیِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَھْبِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا شَرِیْکِ بْنِ اَنَسِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ

حَرْفُ الصَّادِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْأَلُکَ بِسَیِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ وَھْبِ الشَّھِیْدِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا صُھَیْبِ بْنِ سِنَانِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا صُبَیْحٍ مَوْلٰی اَبِی الْعَاصِ الْمُھَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا صَیْفِیِّ بْنِ سَوَادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ـ

حَرْفُ الضَّادِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْأَلُکَ بِسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ حَارِثَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا ضَمْرَۃَ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف الطاء

اللّٰھم واسالک بسیدنا طلیب بن عمیر المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا الطفیل بن الحارث المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا الطفیل بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا الطفیل بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ

حرف الظاء

اللّٰھم واسالک بسیدنا ظہیر ابن رافع الاوسی رضی اللہ عنہ۔

حرف العین

اللّٰھم واسالک بسیدنا عاقل بن البکیر الشہید المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث الشہید المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر بن ابی وقاص الشہید المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر بن عوف المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبد اللہ بن جحش المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبد اللہ بن سہیل المہاجری رضی اللہ عنہ و بسیدنا عبد اللہ بن سراقۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبد اللہ بن مخرمۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبد اللہ بن مظعون المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عیاض بن زہیر المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عثمان بن مظعون المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عتبۃ بن غزوان المہاجری رضی اللہ عنہ و بسیدنا عقبۃ بن وہب المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عکاشۃ بن محصن المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عامر البکری المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عامر بن ربیعۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عامر بن فہیرۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمار بن یاسر المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن الحارث المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن سراقۃ المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن ابی سرح المہاجری رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن معاذ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر بن معبد الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا

عامر بن یزید الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمارۃ بن زیاد الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عویم
بن ساعدۃ الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عباد بن بشر الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبید بن
ابی عبید الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبید بن اوس الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبید بن
التیہان الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبدالرحمٰن ابن جبر الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا
عبداللہ ابن جبیر الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبداللہ بن شریک الاوسی رضی اللہ عنہ و
بسیدنا عبداللہ بن سہل الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبداللہ بن سلمۃ الاوسی رضی اللہ
عنہ وبسیدنا عبداللہ بن طارق الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عاصم بن قیس الاوسی رضی
اللہ عنہ وبسیدنا عاصم بن عدی الاوسی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عاصم بن ثابت الاوسی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وبسیدنا عوف بن الحارث الشہید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر بن
الحمام الشہید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمیر
بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمارۃ بن حزم الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبیدۃ
بن ابی عبید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبید بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبداللہ
بن حق الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی الخزرجی رضی اللہ عنہ و
بسیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن الجد الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عبداللہ بن الحمیری الخزرجی
رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن ایاس الخزرجی
رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن طلق الخزرجی رضی
اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن الجموح الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عمرو بن ثعلبۃ الخزرجی رضی
اللہ عنہ وبسیدنا عامر بن سلمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عامر بن امیۃ الخزرجی رضی اللہ
عنہ وبسیدنا عامر بن مخلد الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عامر بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وبسیدنا عائذ بن ماعص الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عاصم بن العکیر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وبسیدنا عصمۃ بن الحصین الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عصمۃ بن الاشجعی الخزرجی رضی
اللہ عنہ وبسیدنا عبس بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عقبۃ بن عامر الخزرجی رضی
اللہ عنہ وبسیدنا عباد بن قیس بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ وبسیدنا عباد بن قیس بن عبسۃ

الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبادة بن الخشخاس الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبادة بن الصامت الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله ابن الربيع الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن عبد مناف الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن كعب الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن عمير الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن قيس بن صيفي الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن قيس بن خلدة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن رواحة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن عرفطة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن زيد بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن زيد بن عاصم الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن عامر الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عبد الله بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا العجلان بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عتبان بن مالك الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عتبة بن ربيعة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عتبة بن عبد الله الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عقبة بن عثمان الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عقبة بن وهب الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا علي بن أبي الرغباء الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عطية بن نويرة الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا عنترة مولى سليم بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه۔

حرف الغين

اللهم وأسألك بسيدنا غنام بن أوس الخزرجي رضي الله تعالى عنه

حرف الفاء

اللهم وأسألك بسيدنا الفاكه بن بشر الخزرجي رضي الله عنه وبسيدنا فروة بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه۔

حرف القاف

اللّٰهمّ واسئالك بسيّدنا قدامة بن مظعون المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا قتادة بن النعمان الاوسي رضي الله عنه وبسيّدنا قطبة بن عامر الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا قيس بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا قيس بن محصن الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا قيس بن مخلد الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا قيس بن السكن الخزرجي رضي الله عنه۔

حرف الكاف

اللّٰهمّ واسئالك بسيّدنا كعب بن جماز الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا كعب بن مالك الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا كعب بن زيد الخزرجي رضي الله عنه وبسيّدنا كثير بن عمرو رضي الله عنه

حرف اللام

اللّٰهمّ واسئالك بسيّدنا لبدة بن قيس الخزرجي رضي الله عنه۔

حرف الميم

اللّٰهمّ واسئالك بسيّدنا مهجع بن صالح الشهيد المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مالك بن ابي خولي المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مالك بن عمرو المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مدلاج بن عمرو المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مصعب بن عمير المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا معمر بن الحارث المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مرثد بن ابي مرثد المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا المقداد بن الاسود المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مسطح ابن اثاثة المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا مسعود بن ربيعة المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا محرز بن نضلة المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا معتّب ابن عوف المهاجري رضي الله عنه وبسيّدنا معن بن يزيد المهاجري

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّہِیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُطَہِّرِ بْنِ
رَافِعِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُرَارَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ
الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ
مُحَمَّدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ قُدَامَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا
مَالِکِ بْنِ نُمَیْلَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیِّ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ
بِسَیِّدِنَا مُعَتِّبِ ابْنِ قُشَیْرِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُغِیْثِ بْنِ عُبَیْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَبِسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ الْحَارِثِ
الشَّہِیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا
مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ
بِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ الرَّبِیْعَۃِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ رِفَاعَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ الدُّخْشُمِ
الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ
بْنِ اَوْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا
مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ
بِسَیِّدِنَا الْمُجَذَّرِ بْنِ زِیَادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عَبَّادِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَیْسِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا مُلَیْلِ ابْنِ وَبَرَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حَرْفُ النُّوْنِ

اَللّٰہُمَّ وَاَسْأَلُکَ بِسَیِّدِنَا نَصْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ ابْنِ عَصَرٍ
الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ خَزْمَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ

بْنِ سِنَانٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ الْاَعْرَجِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا نُعَیْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ

حَرْفُ الْوَاوِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِسَیِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَعْدٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا وَدِیْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا وَدَقَةَ بْنِ اِیَاسٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ

حَرْفُ الْهَاءِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِسَیِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِیَارٍ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا هُبَیْلِ بْنِ وَبْرَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰی الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حَرْفُ الْیَاءِ

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ رُقَیْشٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ ابْنِ الْحَارِثِ الشَّهِیْدِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ خِذَامٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

اَلْكُنٰی

اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِسَیِّدِنَا اَبِيْ سِنَانِ بْنِ مِحْصَنٍ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَبِسَیِّدِنَا اَبِيْ مَرْثَدٍ

حصین المهاجری رضی الله عنه وبسید نا ابی مخشی بن مخشی المهاجری رضی الله عنه وبسید نا
ابی کبشة مولی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم المهاجری رضی الله عنه وبسید نا ابی سلمة
بن عبد الاسد المهاجری رضی الله عنه وبسید نا ابی سبرة بن ابی رهم المهاجری رضی الله
عنه وبسید نا ابی حذیفة بن عتبة المهاجری رضی الله عنه وبسید نا ابی عقیل بن ثعلبة
الاوسی رضی الله عنه وبسید نا ابی الهیثم ابن التیهان الاوسی رضی الله عنه وبسید نا
ابی ملیل بن الازعر الاوسی رضی الله عنه وبسید نا ابی لبابة ابن عبد المنذر الاوسی رضی
الله عنه وبسید نا ابی حنة بن مالك الاوسی رضی الله عنه وبسید نا ابی حنة بن ثابت الاوسی
رضی الله عنه وبسید نا ابی ضیاح بن ثابت الاوسی رضی الله عنه وبسید نا ابی شیخ بن ثابت الخزرجی رضی
الله عنه وبسید نا ابی دجانة بن خرشة الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی طلحة بن سهل الخزرجی رضی الله
عنه وبسید نا ابی الحمراء مولی الحارث الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی الاعور بن الحارث الخزرجی رضی الله عنه
وبسید نا ابی ایوب ابن زید الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی حبیب ابن زید الخزرجی رضی الله
عنه وبسید نا ابی قیس بن المعلا الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی خالد بن قیس الخزرجی
رضی الله وبسید نا ابی خارجة بن قیس الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی صرمة بن قیس
الخزرجی رضی الله تعالی عنه وبسید نا ابی خزیمة بن اوس الخزرجی رضی الله تعالی عنه وبسید نا
ابی قتادة بن ربعی الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی داود بن عامر الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا
ابی المنذر بن عامر الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی سلیط بن عمرو الخزرجی رضی الله عنه
وبسید نا ابی حسن بن عمرو الخزرجی رضی الله عنه وبسید نا ابی الیسر بن عمرو الخزرجی رضی
الله عنه وبسید نا ابی مسعود ابن عمرو الخزرجی رضی الله عنه ان تقضی حاجاتی ومهماتی کلها
بفضلك وکرمك یا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین ویا خیر الناصرین

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد و نعت عاشقان حالات بابرکات احمدی کو مژدۂ طرب افزا اور طالبان آثار پر انوار محمدی کو نوید
مسرت انتمادی جاتی ہی کہ اگرچہ مدت مدید اور زمان بعید سے الی یومنا ہذا صدہا کتابین حالات انبیاے
سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین مین تصنیف ہوئین اور اکثر انمین سے معرض طبع میں آکر ملاحظہ ناظرین
میں گذرین۔ لیکن آج تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہ ہوئی تھی جسمین تفصیلی حال حضرت سرور کائنات
علیہ اکمل التحیات خصوصًا جنگ بدر کا حال بالتفصیل لکھا ہو اور جو جو صحابہ جنگ بدر میں شریک تھے
اور جو بدرجہ شہادت فائز ہوے اُنکے اسماے گرامی بالتحقیق مندرج ہوں۔ سچ ہی ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء۔ اس زمان برکت اقتران مین صاحب حالات سنیہ مالک مقامات علیہ ماہر علوم ربانی
مطرح فیوض یزدانی اُسوۃ العلماء ظہیر الشعراء حافظ حکیم ظہیر احمد شاہ صاحب المتخلص بہ ظہیری
سہسوانی دام نبیل الامانی نے ایک کتاب متضمن حالات مذکورہ بالا بڑی عرقریزی و جانکاہی اور نہایت
تحقیق ایلق سے تصنیف فرمائی اور اُسکا نام گرامی البدر رکھا حقیقت میں اگر اس کتاب مستطاب
کو گلدستۂ ازہار گلستان معرفت و ایقان کہین تو بجا ہی اور اگر دستنبوے ریاحین چمنستان حقیقت و
ایمان کہین تو روا ہی۔ جب یہ کتاب آقاے نامدار مالک مطبع اودھ اخبار دام اقبالہ کی نظر اقدس سے
گذری نہایت پسند فرمائی اور بنظر ملاحظۂ صاحبان شوق اس گوہر گرانمایہ کو بمعاوضۂ مبلغ خطیر و ہمہ شکریۂ
کثیر حضرت مصنف بالقابہ سے حاصل فرماکر حکم طبع دیا۔ پس الحمد للہ کہ یہ کتاب فیض مآب مطبع نامی
و گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب زاد
اجلالہ مالک مطبع موصوف بماہ دسمبر ۱۸۹۸ء مطابق ماہ رجب المرجب ۱۳۱۶ھ بصحت حضرت مصنف
ممدوح بار اول حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر حمائل گلوے مشتاقان ہوئی۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔